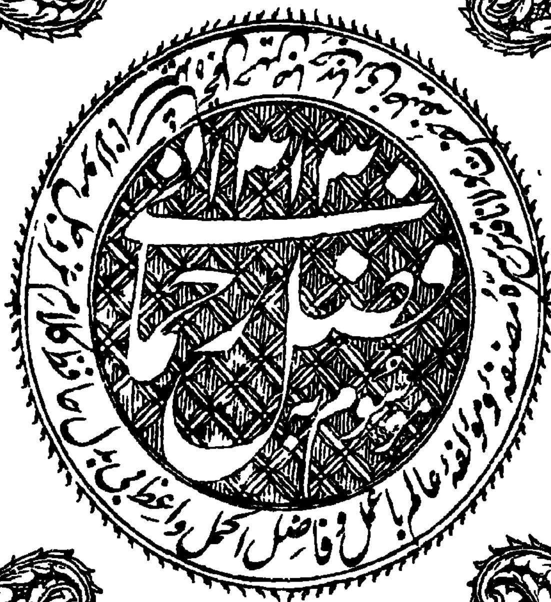


فہرست کتاب فضل رحمانی

ع
لفظ اعلحضرت سے
اس کتاب مین
مراد امام الطریقہ
حضرت شاہ محمد آفاق رضی
اللہ تعالی عنہ ہین
اور لفظ حضرت قبلہ
سے مراد مجدد العصر
حضرت مولانا شاہ
فضل رحمن صاحب
قبلہ قدس اللہ سرہ
ہین ۱۲

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاۤءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

الحمد للہ کہ ملفوظات بابرکات حضرت قبلۂ عالم و عالمیان سیدنا و مولانا شاہ فضل رحمٰن رضی اللہ عنہ



باہتمام فطانت دستگاہ متانت آگاہ منشی حافظ کرامت اللہ مہتمم مطابع ریاست

در مطبع شاہجہانی واقع بھوپال طبع شد

نقل عبارت از حضرت قبله قدس سره که بر پیشانی کتاب از دست خود نوشته اند

اللهم انی اسألك من فضلك ورحمتك فانه لا یملکها الا انت

هر که این دعوات ورد نماید بفضله تعالی انجام او بخیر شود

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی انزل الشرائع والاحکام والصلوٰة علی النبی الامی الذی فصل بین الحلال والحرام وعلی آله الذین امران یتمسك بهم الانام واصحابه الذین اوجب اقتداءهم علی الخواص والعوام. اشعار نعتیه

تو بدین جمال و خوبی بر طور گر خرامی
ارنی بگوید آنکس که بگفت لن ترانی

اختر انیکه بشب در نظر ما آیند
پیش خورشید محال ست که پیدا آیند

همچنین پیش وجودت همه خوبان عدم اند
گرچه در چشم خلائق همه زیبا آیند

ما نداریم غم دوزخ و سودای بهشت
هر کجا خیمه زدی اهل دل آنجا آیند

فرمودهٔ حضرت قبله قدس سره

یک بت چین بصورت آن نازنین نگاشت
چین یکطرف ز کلک جهان آفرین نگاشت

پاس ادب ببین که بکوی شهید عشق	باہیئتی تپید که گرد از زمین نخاست

اشعار متعلق توحید

عجب ست باوجودت که وجود من بماند	تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند
دوست نزدیکتر از من بمن ست	وین عجب تر که من ازوی دورم
ایکه در دیر و حرم مست کرم می آئی	دل چه دارد که درین غمکده کم می آئی

مثنوی مولانا روم علیہ الرحمہ

خالق افلاک و انجم بر علا	مردم و دیو و پری و مرغ را
آب را و خاک را بر ہم زدی	زاب و گل نقش تن آدم زدی
نسبتش دادی بجفت و خال و عم	با ہزار اندیشه و شادی و غم
حافظ ہر چیز و ہر کس ہر مکان	رازق ہر جانور اندر جہان
ہم نگہدارندۂ ارض و سما	ہم پدید آرندۂ گل از گیا
مطلع او بر ضمیر بندگان	حاکم و جبار بر گردنکشان
اوست بر ہر بادشاہی بادشا	حکم او را یفعل اللہ ما یشا
بعضی بعضی را رہائی داده اند	واز غم و شادی جدائی داده اند
ای خدا ای فضل تو حاجت روا	بی تو یاد ہیچکس نبود روا

تین باتون نے اس کتاب کے لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ پہلا اصرار جناب مولانا محمد علیصاحب کانپوری کا ہوا کہ تمہارے پاس ملفوظ تو جمع ہین کیون نہین چھپوا دیتے

دوسرا سبب یہ ہی کہ گویا اسکو مین حکم حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کا خیال کرتا ہون کہ اشارتاً اشاعت کا حکم ہوا تہا اصل پرچہ کی پیشانی پر حضرت قبلہ قدس سرہ نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا تہا ہر کہ این دعوات وردنماید بفضلہ تعالی انجام او بخیر شود - تیسرا بہت بڑا باعث یہ ہوا کہ جب مین بہوپال پہونچا تو نواب نور الحسن خان عرف نور میان بہت مصر ہوئے کہ آپ اس کتاب کو فراہم کیجیے یعنے تکمیل کو پہونچائیے مین ضرور چہپوادونگا - اور نام اس کتاب کا **فضل رحمانی** رکھا گیا

ز نسیم جانفزایت دل مردہ زندہ گردد	بکدام باغی ای گل کہ چنین خوش است بویت

اب یہ کتاب پانچ باب اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے **مقدمہ** ثبوت توحید وجود باریتعالی کے بیان مین ہی وہ یگانہ ہی وہ یکتا اوسے کون دیکہہ سکتا + جو دوئی کی بو بہی ہوتی تو کہین دوچار ہوتا نہین جانتے ہم وجود و شہود + یہ باتین ہین ہوا اور خدا ایک ہی ہے جلوہ گاہ ذات مین ور منظر ایوان دل + عرش سلطان محبوب این کرسی امکان دل + **نقل** حضرت جنید یا شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو وعظ کے لیے مریدون نے بہت کہا کہ جامع مسجد مین وعظ فرمائیے آپ منبر پر کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ ای لوگو لا الہ الا اللہ کے کہنے والے بہت ہین مگر دل سے کہنے والے بہت کم ہین **شعر** بیخودی میگفت در راہ خدا + کای خدا آخر درے برمن کشا + رابعہ آنجا مگر بنشستہ بود + گفت ایغافل

کے ایندر بستہ بود + در کشادست ای پسر لیکن تو رو + سوی ایندر کن بیا در جستجو +

دل درِ و صلش ہمیزد تا کہ بکشاید مگر	دیگیم	اندرون آمد ندا کین در ز بیرون بستہ اند

تقریر عقلی

ای حضرات مسلمان ہونا مرید ہونا سب اسپر موقوف ہی کہ دل مین جمائے کہ خدا ہی اور ایسا جمائے کہ نصوص تصدیق ہو جائے چونکہ انسان کی عادت چشم ظاہر سے دیکھنے کی ہی اور یقین بغیر اسکے نہین لاتا ہی اسلیے ذات حق باری تعالی کو بھی اسی چشم ظاہر سے دیکھنا چاہتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ یعنے بن دیکھے ہمارے نبی سے سنکر ایمان لائے ہین یہ حصہ حضرات صوفیۂ کرام کو نصیب ہے کہ ریاضت کر کے یقین ذات حق پر کرتے ہین اور اوسکے فراق مین تڑپتے ہین۔ مخفی نرہے کہ خود انسان ہر چیز کو مخلوق مین سے نہین دیکھتا ہے بلکہ بعض کو ہاتھہ سے چھو کر کے یقین لاتا ہے کہ گرم ہے یا سرد کبھی چکھتا ہے تو جانتا ہے کہ ترش ہے یا تلخ ہے کبھی سونگھتا ہی تو یقین لاتا ہے کہ خوشبو ہے یا یہ بدبو ہے آنکھہ انسانی کثیف ہو کر اللہ لطیف کو کیونکر دیکھہ سکتی ہے ہان قلب خاص اللہ کے دریافت کے لیے آلہ بنا ہوا ہے درویشون کی صحبت سے البتہ حاصل ہوتا ہے اور اپنی بو سے مست کر دیتا ہی مثنوی

تن ز جان و جان ز تن مستور نیست	لیک کس را دید جان دستور نیست

مطلب اس شعر کا یہ ہی کہ باوجود قرب بدن اور روح کے بدن روح کو نہین دیکھہ سکتا ہی

ہوا کو دیکھیے کہ سنتے ہین اور دیکھتے نہین ہین مگر ہوا پر میرا یقین ہے ہم بولتے ہین لوگون کے کان سنتے ہین اور دیکھتے نہین ہین ہم بدنصیبون کا معاملہ حضرت حق سے دیکھیے کب درست ہوتا ہے اصل یہ ہے کہ دل ہمارا خود بیمار ہی شعر

سرمۂ عشق بوالہوس را ندہند	سوز دل پروانہ مگس را ندہند
جمال دوست بہر شش جہت تماشا کن	خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن
نہ کوئی حاجب نہ کوئی دربان نہ چہرہ اوسکا نقاب مین ہے	نظر جو اپنی نہین ہو یخبتی تو ہم یہ سمجھے حجاب مین ہے

بیان قدرت کا یعنی تجلی افعالی کا

ایک روز حضرت قدوۃ السالکین مولانا فضل رحمان قدس سرہ کے سامنے ایک شخص آئے اور اونہون نے مسئلۂ توحید دریافت کیا بلکہ اوسمین اپنے مرض کو ظاہر کیا کہ دل جمتا نہین کہ خدا ہے آپنے زور سے چیخ ماری کہ گو مین اونکو نہین دیکھتا ہون مگر اونکی قدرت کو ضرور دیکھتا ہون فرمایا کہ دیکھو میان تحمل حسین اس چھوٹی سی آنکھ مین سارا آسمان زمین سماجاتا ہے حضرت مولانا کی نگاہ جب عوام پر پڑتی تھی تو گھبراکر جلد رخصت کرتے تھے اور جب عاشق مزاجون کا سامنا ہو جاتا تھا تو نہایت خوش ہو ہو کر اشعار پڑھتے تھے ایک مرتبہ جب شروع مین مین گیا تب یہ شعر پڑھا

دل کسکی چشم مست کا سرشار ہوگیا	کسکی نظر لگی جو یہ بیمار ہوگیا

قرآن شریف کا نزول ہونا دلیل اوسکی قدرت کی ہے کہ تمام اہل عرب زبان دانی

مان لیا کہ خدا کا کلام ہے امت کو خدا اور پیغمبر کے ثبوت کے لیے
بہت کافی ہے اولیاء اللہ یعنی سچے عاشقان خدا کی حیات حیات
ابدی تا بقیامت ہوتی ہے اونکی زندگی مین مخلوق الہی اونپر جان
دیتی ہی بعد مرنیکے اونکے مزار پر میلہ رہتا ہے ؎ ہر کہ گوید بندہ ام
سلطان کند + بلکہ در گفتن نیاید آن کند + یہ سب نشانیان رب کی ہین
مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسے می آید که ز انفاس خوشش بوی کسی می آید
انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے قوم اجنہ کو اور ہوا کو اپنا مطیع بنایا۔
جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام اور بادشاہون پر فتحیابی پائی جیسے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ فرعون سے مقابلہ کیا فتح پائی۔ حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے نائبون نے بڑی بڑی
سلطنتین سلاطین سے چھین لین باوجودیکہ انکے پاس جنگ کے لیے
نہ مال تھا نہ اسباب مگر خوف ان بزرگون کا سب بادشاہونکے دلونپر
غالب تھا ؎ ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید + ترسد ازوی جن و انس و ہر کہ دید
نقل فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عَرَفْتُ رَبِّيْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ

عاقلان از بیم ادبہای خویش	باخبر گشتند از مولای خویش

حکایت عبد الرحیم دہری

جناب سید صاحب اور مولوی اسمعیل صاحب علیہما الرحمہ جب کلکتہ پہونچے تو

مولوی عبد الرحیم سے وجود باری تعالی مین گفتگو ٹھہری مولوی اسمعیل صاحب نے کہا کہ مین اور تم دونون شاگرد شاہ عبد العزیز صاحب کے ہین گفتگو مین کوئی ہاریگا نہین مگر دو دو باتین ہمسے تمسے ہو جاوین۔ بہلا ہم پوچھتے ہین کہ تم وجود باری تعالی کے قائل نہین ہو اگر قیامت ہے اور خدا بھی ہے اوسوقت اگر نماز وغیرہ تمسے طلب ہوئی اور تمہارے پاس کچہ نہین ہوا نہ نماز ہے نہ روزہ ہے نہ توحید ہے کیا حال تمہارا ہوگا۔ اور اگر نہ قیامت ہے نہ خدا ہے تو فقط ہماری نماز وغیرہ عبادتین ضائع ہوئین

دوسری حکایت ایک بزرگ سے کسی نے شبہہ بیان کیا کہ ہمکو یقین نہین ہوتا ہی کہ خدا ہے آپنے فرمایا کہ آپکو بڑا بہاری مرض ہے آپ کسکے صاحبزادے ہین اونہون نے بتایا کہ میان خدا بخش صاحب کے بیٹے ہین اون بزرگ نے فرمایا کیونکر آپکو یقین ہے کہا کہ تمام دنیا ہی کہتی ہے فرمایا کہ اہل دنیا کو کیسے یقین ہوا کہ میان خدا بخش صاحب کے آپ لڑکے ہین آخر آپکی والدہ نے کہا ہوگا اسلیے کہ مان کیطرف سے آدمی یقینی ہوتا ہے باپ کیطرف سے ظنی ہوتا ہے۔ بعد اسکے اون بزرگ نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار نبی آئے لکھوکہا معجزے دکہائے ملک کا ملک مسلمان ہوگیا آپکو اونکے بیان پر یقین نہین ہوا کہ اونہون نے بیان کیا اور رنڈی سی مانکے کہنے پر یقین ہوا

اوس شخص سنے توبہ کی یہ دولت جنکو نصیب ہو مثنوی

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است	من نہ گنجم ہیچ در بالا و پست
در زمین و آسمان و عرش نیز	من نہ گنجم این یقین دان ای عزیز
در دل مومن بگنجم ای عجب	گر مرا جوئی دران دلہا طلب

حکایت دیگر ایک روز دہریون نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو گھیرا کہ آپکو شہید کرینگے اگر جواب عمدہ نہ دینگے فرمایا کہ پوچھو دہریون نے کہا کہ وجود خدا کا کہانسے ثابت کرتے ہو اور کیا دلیل ہے کہ وہ موجود ہے فرمایا کہ ایک بڑا دریا ہو اور طوفان سخت ہو اور ہوا مخالف ہو ایسی حالت مین کشتی بغیر ملاح کے سیدھی جاسکتی ہے دہریون نے کہا کہ نہین اسپر امام صاحب نے فرمایا کہ اتنی بڑی دنیا اسکو کون چلاتا ہے کبھی بادشاہ سے رعیت بگڑ جاتی ہے سنبھالتے نہین بنتا ہی سوای خدا کے کسکا کام ہے کہ کرورہا خلقت صاحب قوت کو ایک ضعیف بادشاہ کے مطیع کر دیتا ہے شعر

یارب بے پردہ ہی آنکھون پہ پڑی ہین پردے
پوچھتا ہے درِ جانان پر یہ گھر کسکا ہی

اشعار اردو و فارسی

جامی بزیر خرقہ خود یافت دوست را	زان رو کشید پای بدامان و سر بجیب
گرچہ گاہے نظر نمے آئے	لیکن از دل بدر نمے آئے
چہ کنم باکہ توان گفت کہ او	در کنارِ من و من مہجورم

ایضاً از زبان حضرت قبلہ قدس سرہ

ملنے نملنے کا تو وہ مختار کار ہی | پر چاہیے تجھے کہ نہ تنگ و دو لگی رہے

ایضاً از زبان حضرت قبلہ قدس سرہ

اونکے آنیکا بندھا رہتا ہی دہیان | بیٹھے بٹھلائے اوٹھا کرتے ہین ہم
ایک بلبل ہے ہماری راز دان | ہر کسی سے کب کھلا کرتے ہین ہم
یہ نہ سمجھو کہ آہ کرتا ہون | دل لگانے کی راہ کرتا ہون

ارشاد حضرت قبلہ قدس سرہ

ایک مرتبہ ہمنے زمانۂ ابتدا مین مولانا و مرشدنا نور اللہ مرقدہ سے شکایت وسوسہ کی کی کہ خطرات قلب پر برے آتے ہین کہ وہ خلاف توحید ہین آپنے فرمایا کہ اگر تمکو برا معلوم ہوتا ہے تو نشانی ایمان کی ہی فرمایا کہ تمنے لکھا پڑھا سب چوپٹ کیا تمنے حدیث مین نہین پڑھا ہے کہ صحابہ کو وسوسہ ہوتا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ یا رسول اللہ ایسے خطرات آتے ہین کہ ہم کویلا ہو جاتے تو بہتر تھا آپ تشفی دیتے تھے تقریر راقم حضرت قبلہ قدس سرہ کی غرض یہ تھی کہ بشریت جبتک ہی خطرہ آنا ضرور ہے بشرا اسکی طرف متوجہ نہو سمجھے کہ دل ایک سڑک ہی کہ جسپر سب طرحکے لوگ چلتے ہین کافر مسلمان علاوہ اسکے سب جال ہین سمجھے کہ اوسیکی طرف سے ظہورات شیونات کی تجلی ہے جب لطف آوسے اور ذوق تو سمجھے کہ وہ متوجہ ہوا اور جب غفلت

اور خطرات آوین تو سمجھہ لے کہ اسوقت خالق میرا متوجہ نہین ہے

دلم فکر درو دربان ندارد	نگہبان خانۂ ویران ندارد

ایضاً از نور میان صاحب سلمہ

خطرونکا بھی گذر نہ ہی دلکی آس پاس	کیا انتظام ہی تری منزل کے آس پاس
رہی مدنظر ای بدگمانی آبرو دل کی	نہ آنا دل مین خطرہ کا ہی تہذیب اوسکی محفل کی

ایضاً در حالت بیخودے

بیخود ہون کچھہ ایسا کہ نہین اپنی خبر آج	بیڈہب کسی بدمست نے بہکی ہی نظر آج
کی مشق تماشا جو رخ مہر پر اک عمر	مدت مین ہوئی قابل دیدار نظر آج
منظور لبھانا ہے ستم کا ہی بہانا	کچہ صلح کا پہلو ہی کہ لڑتی ہی نظر آج
رہنے نہین دیتا کہین دیوانہ پن اپنا	کافی ہے ترے گوشۂ دلمین وطن اپنا
آنیکا ثمر ہی یہی گلزار جہان مین	ہوجاے کسی طرح سے وہ گلبدن اپنا

ایضاً بیان اوسکی قدرت کا

وَفِيٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ارشاد ہوا کہ مجھی کہان ڈہونڈہتے ہو اپنے آپ ہی مین مجھکو دیکھہ لو کہ صدہا ہزارہا قدرتین اسی جسم مین موجود ہین ایک زبان ہے کہ جسمین تمام رات دن مثل دریا کے پانی روان ہے چٹنا بہنا ہوا اور سلونا پیسا ہوا کہاتے جایئے اور وہ اوس پانی مین سونتا چلا جاتا ہے دل ہے کہ اختیار ہی مین نہین ابہی کسی سے دوستی ہے ابہی فورًا بگاڑ ہے

پوچھیے تو کوئی وجہ نہین سوای اسکے کہ خدا اوسسے راضی نہین ہے ایک وقت ہی
کہ تمام مخلوقات اوسکو سلام کرتی ہے دوستان زمانہ سلام با دای محبت کرتے ہین
پھر خدای برتر جو اوس سے کنارہ کش ہوا تو سب کنارہ کش ہین حکیمون سے
انسان کی سب قدرتونکا حال پوچھیے کہ بدن مین کیسی کیسی رگ اور کیسی کیسی ہڈی
و گوشت کس کس نفع کے لیے بنائی ہے بچہ مانکے شکم مین کس طرح سے پرورش
پاتا ہے اور ایسی تنگ جگہہ سے کیونکر خود بخود اپنے زور سے باہر ہوتا ہے

بیان قدرت علمی

آدمی گو ایک ہی صورت کے سب ہین اور اوسی کتاب کو سبنے پڑھا مگر ایک
کی طبیعت وہ غضب ہے کہ قوت اجتہادیہ اوسکو حاصل ہے ہزارہا نکتہ بول رہا ہی
اور دوسرا طالب العلم ایسا غبی ہے کہ معمولی بات اوسکے ذہن مین نہین
آتی ہی وہ صاحب تصنیف کب ہوگا صنعت کا خصوصًا اس زمانہ مین یہ حال ہی
کہ ہر سال نئی ایجاد ولایت سے آتی ہے معلوم ہوا کہ دل تو ایک ہی مگر تجلی کا
فرق ہے کیسکے دلپر صنعت کی تجلی ہوئی کہ تار برقی ریل کلین وغیرہ بنا کر ایجاد
کر رہا ہے دوسرا صنعت علمی دکھلا رہا ہی کہ طرح طرح کی تصانیفات مین
دست اندازی کر رہا ہے شعر چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین بیان رزاقی مین دیکھا گیا ہی
کہ اوسمین کسی قسم کی لیاقت عربی فارسی کسی بات کی نہین ہی مگر کوئی ایسا

سبب پیش ہوا کہ اوسکو کوئی بڑا عہدہ ملگیا یا کسی بادشاہ یا امیر کی توجہ ایسی ہوئی
کہ وہ بڑا امیر کبیر ہوگیا اور پہر ایسی آفت آئی کہ دم بہر مین خاک ہوگیا **مثنوی**

خواجہ میداند کہ روزی دہ دہد	این نمی داند کہ روزی دہ دہد
شاہ ما رادہ دہد منت نہد	رازقِ ما رزق بے منت دہد
بناداں آنچنان روزی رساند	کہ دانا اندران حیران بماند

بیان معجزۂ قرآن مجید

قرآن بہیجکر اشتہار دیا قُلْ وَلَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا
اسکا مطلب یہ ہی کہ اگر جنات اور انسان سب جمع ہوکر چاہین کہ ایک آیت قرآن
شریف کی بناوین ہرگز نہین بنا سکتے ہین اگرچہ ایک دوسرے کی مدد کرین **مثنوی**

خشک تار و خشک چوب و خشک پوست	از کجا می آید این آوازِ دوست

حضرات آپ جب اس قرآن شریف کو عرب مین بچون کے مونہہ سے لحن مصری
مین سنیے تب اس شعر مثنوی کا مطلب آپ پر کھلے **نقل** حضرت
مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ یون تو چارون کتابین آسمانی
ہین مگر قرآن کو کلام الٰہی کہنا چاہیے کہ اسکی بلاغت سے تمام عالم حیران ہے
بقیہ کتب آسمانی کو زبان فرشتہ سمجھنا چاہیے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

بیان اطمینان قلب کا

بڑی نشانی رب کی یہ ہی کہ کسی طرح سے رنج وغم ہو مگر جب اللہ کا ذکر بندہ کرے جس قاعدہ سے کہ صوفیون نے ظاہر کیا ہی بیشک سب رنج وغم جاتا رہیگا اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ترجمہ یاد رکھو کہ مومن کی یاد مین دلکو آرام ہوجاتا ہے

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی	کہ یکدم با خدا بودن بہ از تخت سلیمانی

پہر ارشاد ہوا کہ ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اوتارا اللہ نے سکینہ کو اپنے پیغمبر کے اور مسلمانونکے دلونپر اللہ تعالی اپنی نوازش کو صحابہ پر بیان کرتا ہی سکینہ کے معنے یہ ہین کہ بیفکر ہوجانا مثل شب اول دولھا دولھن کے یعنی ذاکرین خدا کا یہ حال ہوجاتا ہے کہ جب اوسکی یاد مین خلوص نیت سے گوشۂ تنہائی مین بیٹھکر مشغول ہوتے ہین تب غم دنیا ومافیہا سے فارغ البال ہوجاتے ہین پس یہ سب نشانیان ہین رب کی گروہ صوفیہ کے لیے باقی عوام کے لیے بہت نشانیان ہین منجملہ اوسکے مسخر ہوجانا جانورونکا مثل ہاتھی اور گھوڑے وغیرہ کے۔ اشعار مذاقیہ مضمون بالا پر مثنوی

ہیچ کنجے بے دد و بیدام نیست	جز بخلوتگاہِ حق آرام نیست

اردو کا شعر

مجھے کیا کہ ہزارون چمن ہون ہرے مجھی کیا کہ ہزارون ثمر ہون بھرے
میرے غنچۂ دل کو شگفتہ کرے وہ نسیم نہین وہ صبا ہی نہین

بیان علاج قلب کا

دنیا مین جھگڑنیسے دل ایسا بیمار ہو جاتا ہے کہ بعضے مجنون ہو گئی یعنی خبط ہو گئے کہ کسی دنیا کے حکیم سے اونکی صحت نہین ہو سکی خواہ علما کا باہمی جھگڑا ہو خواہ دنیادار عوام یا خواص کا تھکم فضیحتی ہوتی ہوا اوسکے باب مین ارشاد ہوا وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ اس آیت کا خلاصہ یہ ہوا کہ لوگونکی کج بحثی سے تمہارے سینہ مین جو تنگی و تکلیف آگئی ہے تو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑہ لیجیے اور عبادت کی انتہا یون تعلیم فرمائی کہ جبتک تمکو یقین اپنے رب پر نہ آجائے جسکو مقام نبوت اور ولایت کہتے ہین مخفی نرہے کہ تمام دنیا کی سلطنت اوسا اونکی دربار نیست نابود ہو گئی مگر اللہ والون کا قانون مثل اذان و نماز و وظیفہ و مساجد کہ یہ سب قیامت تک باقی رہین گے صدہا برس سے خانقاہ چشتیہ نقشبندیہ قادریہ وغیرہ باقی ہے اور رہیگی مناجات

ای خدای قادر بیچون و چند	از تو پیدا شد چنین قصر بلند
من بعصیان صرف وقت خود کنم	بینی و از حلم می پوشی برم
جرم ہا بینی و ستخشمے ناورے	ای بقربانت چہ نیکو داورے
گر مرا این بار ستاری کنے	توبہ کردم من زہر ناکر دنے

یار و خویشانم مرا بگذارد ند
زار در دست غمم بسپار دند

جملہ می بینی نگیری انتقام
از در حِلم و کرم آئی مدام

قطرۂ دانش کہ بخشیدی ز پیش
منصل گردان بدریاہای خویش

این قدر ارشاد تو بخشیدۂ
تا بدین پس عیب ما پوشیدۂ

بیان معراج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بو العجبی

نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۞ ترجمہ پاک ذات ہی وہ جو لے گیا اپنے بندے کو راتی رات ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک جسمین ہمنے خوبیان رکھین تا کہ دکھاوین اوسکو اپنی قدرت کے نمونہ وہی ہی سنتا دیکھتا شعر

ز سر سینہ اش جامی الم نشرح لک بر خوان
ز معراجش چہ میپرسی کہ سبحان الذی اسری

حکایت معراج کی پوری حالت سورۂ والنجم مین ہے یہان اسقدر ذکر ہے کہ اللہ تعالی لیگیا اپنے حبیب کو مکہ سے مسجد اقصے تک یعنی بیت المقدس تک اور پہر وہان سے آسمان پر لیگیا جب ابوجہل کو خبر پہونچی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس جانیکا دعوی کرتے ہین اور وہان سے آسمان پر تب کہا کہ اس لڑکے نے بیت المقدس کبھی نہین دیکھا ہے کیونکہ ایام طفلی سے بسبب قرابت قریبہ کے مین خوب جانتا ہون کہ نہین گئے ہین پھر جاکر حضرت سے پوچھا کہ بیت المقدس کی مسجد کو تو آپنے دیکھا ہوگا فرمایا کہ ہان پہر ابوجہل نے پوچھا کہ محراب کے پاس اور فلان ستون کے پاس کس قسم کا نقشہ اور پہول ہین آپکو تامل ہوا کہ شب کو دیکھا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام بحکم خدا مسجد اقصے کو مسلم اوٹھا کر لے آئے اور حضرت کے سامنے رکھدیا اب جو سوال اوسکی عمارت مین ہوتا ہی اوسکا جواب آپ دیتے ہین

شعر جناب مولوی محمد کامل صاحب مدظلہ

سکھی رین سہاون دھوم مچی	دلہن آوت ہین پیا کی نگری
کرنا رسنگار طیار ہین	اور نچیاری بھئی سئیان کی نگری

مثنوی

گفت معشوقے بعاشق کای فتا	تو بغربت دیدۂ بس شہر ہا
پس کدامین شہر زانہا خوشترست	گفت آن شہر یکہ در وی دلبرست

دیگر اشعار

ای صدر ایوان رسل وی شمع جمع انبیا	خورشید برج سلطنت جمشید تخت کبریا
طٰہٰ ویس نام تو انا فتحنا کام تو	قرآن ز حق پیغام تو ای آفرینش را بہا
ہم صدر بدر عالمی ہم تاج فخر آدمی	ہم انبیا را خاتمی ہم مجتبا و مقتدا
نور دل آدم توئی کام ہمہ عالم توئی	ہر خستہ را مرہم توئی ای درد دلہا را دوا
جنت سرای یار تو رضوان امانت دار تو	وی از گل رخسار تو فردوس اعلی را بہا

بیان سیر آسمان کا

آپ جب آسمان پر تشریف لیگئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام ساتھہ تھے بتاتے چلے گئے طرفین سے سلام علیک ہوئی۔ اور انبیا علیہم السلام نے بلفظ اخ صالح کے کہا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بلفظ ابن صالح کے کہا اللہ تعالی نے مقام قرب مین بلاکر باتین کین اور جنت و دوزخ کو دکھلادیا۔ علما کا اسمین اختلاف ہی کہ اس چشم ظاہر سے اللہ تعالی کو دیکھا یا نہین بعض علما قائل ہین کہ نہین دیکھا اور بعض قائل ہین کہ ان آنکھون سے خدا کو دیکھا۔ احسان رب کا کہ موسی علیہ السلام کو آواز آئی کہ لَن تَرَانِي تم ہمکو نہین دیکھہ سکتے ہو کہ ا ور حضور نے اس چشم ظاہر سے دیکھا جیسے حضرت ابن عباس کی روایت مین ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آنکھون سے خدا کو دیکھا تھا کسی شاعر کا شعر ہے

ان نینن کھول کیو درشن	تب سنکھہ جوت مین جوت پڑی

فارسی کا شعر

ارنی و لن ترانی ناز و نیاز باشد		این ہر دو پیش عاشق دریای راز باشد
از فروغ رب ارنی رو جانان ساختند		لن ترانی نقد حسنش را نگہبان ساختند
دارد آن آفت جان حسن جمال عجبی		باشکوہی عجبی جاہ جمال عجبی
او بتاراج دلم مائل و من مائل او		او بفکر عجبی من بخیال عجبی
کسکی چہٹکی چاندنی اور کسکا چمکا نور	ایضاً	ذرہ جو خورشید بنا ٹہکری بنگئی طور

سورۂ والنجم سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلی درجہ کی نشانیان اپنے رب کی دیکھین جیسے عین پردہ کے پاس سے کسی پردہ نشین سے کوئی باتین کرے راقم کہتا ہے کوئی بڑی بات نہین ہے کہ آپ نے خدا کو دیکھا ہو اسلیے کہ یہی آنکھہ ہے کہ وہ دیکھہ کر کہہ رہی ہے کہ دیکھو دو چار جن ہمارے پاس کھڑے ہین اور جس پر جن مسلط نہین ہے وہ کچھہ بھی نہین دیکھتا اسی طرح سے حضور کی آنکھہ مبارک مین ایسی قوت بخشی ہو کہ آپ دیکھہ سکتے تہے

بوے جانان سوے جانم میرسد	بوے یار مہربانم میرسد +
ما بلبلیم نالان گلزار ما محمد	ما نرگسیم حیران دیدار ما محمد
قمری بسرو ناز دبلبل بگل فریبد	ما عاشقیم بیدل دلدار ما محمد

اندر تمام عمرم معراج خویش دانم	باشد شبی چو یارب مہمان ما محمد

تقریر راقم چونکہ معراج بھی ایک نشانی رب کی ہے اسلیے ذکر ثبوت وجود باری تعالی مین کیا گیا کہ حضور پر نور نے ایک سفر دور دراز فرماکر علم تصوف سیکھا اور پھر اس عالم مین مدرسي کر کے سب کو تصوف سکھایا یہانتک کہ وہ علم آسمانی ہم لوگون تک پہونچا آپکی مدرسے کے بڑے طالب العلم حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر وحضرت عثمان غنی وحضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے

پہلا باب سوانح عمری مین حضرت مولانا فضل رحمن قدس سرہ کے اور تعریف صوفی مین

مخفی نرہے کہ صوفی وہ ہی جسکے قلب مین سوا ے خدا کے کچھ نہو نقل ہے کہ عالم روحانیات مین حضرت رابعہ بصری سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیون رابعہ مجھے یاد نہین کرتی ہو اوسوقت دو شعر مین حضرت رابعہ بصری نے جواب دیا شعر

لیک در من دوستے جا کرد ورفت	شور عشقش مست وشیدا کرد ورفت
کہ ترا ہم نیست گنجایش درو	تو ہم اصلا در نے آئے درو

حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اللہ کا ہوا ہوگا اللہ اوسکا ہوا پھر سب مخلوق اوسکے تابع ہین چنانچہ ارشاد ہوا مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ ترجمہ جو ہر کو بھجے سو ہر کا ہوی شعر

سمایا ہے جب سے تو نظرون مین میرے	دلون مین سبھونکے سمایا ہوا ہون
ملامت عشقبازی کی اوٹھاوی کون تیرے مین	تر اب اسکام کا تو ہے کہ ہر کار وہ مرد سے

مقولہ ایک شخص کا ہی کہ تصوف حکیم بنکر آیا اور فقیر بنکر رہا اور پادشاہ ہوکر گیا جب آپ ایک حکیم بنکر دیکھینگے تو تصوف کو جنگ اور خونریزی سے دور اور حکمت اور فقر کی سلطنت ظاہری و باطنی نعمتونسے مالامال پائینگے کم سے کم بنا ہوا صوفی بھی ایک ایسا فقیر نظر آویگا جو ایک بادشاہی نشان کے ساتھ رہتا ہوگا اوسکی رعایا نہایت خوشی سے نذرانہ پیش کرتی معلوم ہوگی اوسکے مرید بغیر تنخواہ کی فوج سے زیادہ حکم بردار پائے جائینگے۔ اور یہ روحانی سلطنت پر قبضہ پائے ہوئے ہین اونکی آزادانہ حالتین ایسی ہی ہین کہ اون کی نسبت پابندان شریعت کو جتنا رشک ہو تھوڑا ہے مثنوی

چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت	چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت

انھین کی شان مین آیا ہے قد جاءکم بصائر من ربکم یعنی عقلین آپکو خدا کی طرف سی آئین اگر کوئی دیکھیگا تو خیر ورنہ اندھا رہیگا اسی لیے آگے ارشاد ہوا کہ فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہا

مقولہ ہندی جسکو درشن ابت نہین اوسکو ابت اندھا جانات

ہر چند تو شاہ ما گدائیم	دامن مفشان کہ مبتلائیم

از کدامی سحر و افسون مهربان سازم ترا	آنچه میخواهد دل من آنچنان سازم ترا
کرده ام خالی حریم سینه را از غیر تو	بر تمنائیکه روزی میهمان سازم ترا
خلوتی نبود ترا غیر از حریم جان من	آرزوی جان من آنست جان سازم ترا

سوانح عمری

آپ سنہ ۱۲۰۸ ہجری مین پیدا ہوے اور سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین آپکا انتقال ہوا اور بروایت جناب احمد میان صاحب سجادہ نشین دام ظلہ کے سنہ ۱۲۱۳ ہجری مین پیدایش ہوی فقیر راقم الحروف سے بہی جناب مولانا قدس سرہ نے نام اپنا تاریخی فرمایا تہا پس اوس حساب سے آپکی پیدایش سنہ ۱۲۰۸ ہجری کی ہوئی آپ کی تاریخ وصال مین یہ شعر ہے شعر

گفت ہاتف سال وصلش چون ز دنیا پا کشید	واصل حق شد ز راہ قرب آن قطب زمان
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد	روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد نور ۱۳۰۱ھ
ایضاً آن قدح بشکست و آن ساقی نماند	بزم برہم خورد و می باقی نماند

وہ جو بیچتے تھے دواے دل وہ دوکان اپنی بڑہا گئے
وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی وہ ہمین یہ روگ لگا گئے

ای آتش فراقت دلہا کباب کردہ	ایضاً سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ
چہ خوش ست عاشقی را اجلی رسیدہ باشد	ز جفا و جور یارش ستمی کشیدہ باشد
ز فراق و وصل جانان ز خودش خبر ندارد	کہ چو نیم مرغ بسمل بزمین طپیدہ باشد

شب ہجر عاشقی را اجلی رسیدہ باشد	بچہ حال مردہ باشد کہ ترا ندیدہ باشد

دیگر از مثنوی مولانا روم رحمہ اللہ تعالی

چونکہ گل رفت و گلستان درگذشت	نشنوی زین پس زبلبل سرگذشت
چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب	بوی گل جوئیم از کہ از گل آب
خوشتر از ہر دو جہان آنجا بود	کہ مرا با تو سر و سودا بود
مرحبا تو با منی من خوشدلم	گر بود در قعر گوری منزلم
بر سر تربت یہ آکر کہگئے	حشر مین اوٹہنا بہی آرام کر

بیان وقت وصال کا

آپ نے علالت مین وصیت کی تہی کہ ہمارے مرنے کے وقت بہی حدیث پڑہی جاوے کہ روح ہماری حدیث سنتے سنتے نکل جائے۔ چنانچہ بعض آدمیون نے حضور کے نزع کے وقت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہی تہی

نقل حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہ نے بہی وقت وصال کے فرمایا تہا کہ میری جنازہ کے سامنے آیت کا پڑہنا بے ادبی ہے یہ شعر پڑہنا شعر

مفلسانیم آمدہ در کوی تو	شیئاً للہ از جمال روی تو

لوگون نے پوچہا آپ کہان دفن ہونگے فرمایا کہ جہان مین بیٹہا ہون ورنہ جہان احمد میان کہین وہین دفن کردینا راقم کہتا ہے کہ جناب

احمد میان صاحب کو وارث اتم بنا گئے کہ میت کا اختیار وارث اتم کو ہوتا ہے
اور مشہور ہے کہ کاملین کی نگاہ اخیر وقت ہوتی ہے کہ جب آنکھہ بند
کر لیتے ہین پہر چلتے وقت جسکا ہاتھہ پکڑ کر اوسپر آنکھہ کہولدیتے ہین
تو نسبت اونکی اوس مین جا رہتی ہے سنا گیا ہے کہ جناب احمد میان
صاحب کے کان مین کچھہ باتین کہین اور ہاتھہ پکڑ لیا گویا چلتے وقت بیعت
لی پہر سنا ہے کہ عبد القادر خان روئے کہ ہملوگونکو آپ کس پر چھوڑے
جاتے ہین فرمایا کہ گہٹتا بہر خاک مین جا کر بہول جاؤنگا اور کئی آدمیون
سے مثل ردولی والون کے اور دوسرون کے بہی نزدیک تہے
فرمایا کہ کون مہینا ہے لوگون نے کہا کہ ربیع الاول تو فرمایا مین نہین نماز آپ پڑہ لیتا ہون[له]

بیان مین نسب نامہ کے

جناب افضل المحدثین قطب زمان مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ اولاد
مین حضرت مصباح العاشقین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ستہے جنکا مزار
اور خانقاہ جس مین ایک مسجد عالیشان ہے موضع ملانوان مین ہے
انکی وصال کو پانچسو برس کے قریب ہوئے آپ سکندر لودی بادشاہ
دہلی کے عہد مین ستہے انکے اولاد مین اکثر بزرگ ہوئے ہین سلسلہ
نسب یون تہا کہ جناب مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ بن شاہ
اہل اللہ بن شیخ محمد فیاض رحمہ اللہ بن شیخ برکت اللہ رح بن شیخ نور محمد

[له] واسکی تفصیل تواریخ مین ہے کہ جب وہ ... حضرت نے فرمایا ہم نماز جنازہ پڑہ دو اور مین خود پڑہ لیتا ہون چونکہ ہاتھہ ... اور اللہ اکبر فرمایا ہے فرمایا ...

رحمہ اللہ بن شیخ عبد اللطیف رحمہ اللہ بن شیخ عبد الرحیم
رحمہ اللہ بن شیخ الشیوخ حضرت محمد رحمہ اللہ المعروف بہ حضرت
مصباح العاشقین محمدی صدیقی چشتی اس موضع ملانوان
مین آپکی پیدائش ہے اور مدت دراز تک یہین مقیم رہی نانہیال
آپکا سندیلہ مین ہے اور اسی بستی مین حضرت شیخ حیدر علی
شاہ صاحب خلیفہ اعظم اعلے حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ
کے تھے آپکی یعنی حضرت پیر ومرشد کی عادت تھی کہ بعد فراغ
نماز صبح پہلے مزار پر حضرت جدامجد کے مراقب رہتے تھے بعد
اوسکے مزار پر حضرت حیدر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
دیر تک مراقب رہتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف
سہرندی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک سے حضرت
مصباح العاشقین رحمۃ اللہ علیہ نے شکوہ کیا کہ آپنے ہمارے
ایک لڑکے کو چھین لیا مگر تعلق چشتیت کا آپکے ساتھ ہمیشہ رہا ایک
شخص کو چشتی طریقہ مین مرید کرکے اوسکو شجرہ سلسلہ حضرت
مصباح العاشقین رحمۃ اللہ علیہ کا دیدیا تھا اسیطرح حضرت
مولانا شاہ آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مین تھا کہ آپ خلفائے
طریقہ کا شجرہ دیتے تھے اور آبائی طریقہ مین مجددیہ تھے تو آبائی طریقہ کیطرف سے بھی شجرہ دیتے تھے

بیان حالات طفلی کا

آپ ملانوان مین سڑک پر لڑکون کے ساتھہ کھیل مین مشغول تھے کہ گاڑی آئی اور آپ اوسکے پہیے کے نیچے دب گئے قدرت خدا کی کہ آپکے سارے چہرے مبارک و سر پر سے گاڑی کا پہیا چل گیا مگر حیات باقی رہی فقط اسقدر ہوا کہ ایک کان آپکا اوس پہیے سے کٹ گیا کہ جسکو سب صاحبون نے دیکھا ہے کہ ایک کان تھا آپکی قدر اپنے بزرگون مین لڑکائی سے تھی آپکے لڑکپن کی بہت سے حکایتین مشہور ہین کہ شریعت کے مطابق باتین آٹھہ برس کی عمر کے وقت سے سرزد ہوتی تہین اسلیے تمام بزرگان آپکی تعظیم کرتے تھے ایک مرتبہ آپ اپنے والد کے ساتھہ ملانوان سے چلے ہاتھہ مین آپکے والدکی ایک پنجرہ تھا جس مین طوطی تھا آپ جب کوئین کے کہیت پر پہونچے تو آپکے والد نے کونی یعنی کاکن کے درخت کا ایک خوشہ توڑ کر جانور کو پنجرہ مین دیدیا مولانا مرحوم نے منع کیا والد نے آپکے خفیف سمجھہ کر نہین مانا اور چلے گئے جب آپکے والد بیس پچیس قدم گئے تو دیکھا کہ مولانا مرحوم میرے پیچھے نہین ہین بلکہ وہین کہیت پر کھڑے ہین پکارا کہ آو کیون کھڑے ہو آپ نے فرمایا کہ جب مالک کہیت کا آویگا تو اوس سے معاف کرا کر آونگا کہ خوشہ پنجرہ مین ہمارے ہی آپکے والد نے

کم سنی کے سبب سے نہین چھوڑا اور کہا کہ لو ہم نہین لیجاتے ہین نیچرہ
ہو کر خوشہ کو پھینک دیا تب آپ وہان سے تشریف لیچلے جب آپ بڑے
ہوئے آپ کی شادی ہوئی دو بیٹے جناب میان عبد الرحیم و جناب میان
عبد الرحمن صاحب مرحوم جنکی اولاد موجود ہین ہوئے مقام ملانوان
مین مقیم ہین جب آپنے عرصہ دراز تک وہان تشریف رکھی اور سفر
دہلی کا ہوا غلبہ شریعت آپ پر بہت تہا تعزیہ مین آگ لگادی نواب
لکہنو کے یہ خبر سنکر آپکے تکلیف دینے پر آمادہ ہوئے جو دہرمان شد ملیہ
آپکو بچایا اور بڑی کوشش کی بعد نوسکے آپکی بی بی صاحبہ کا انتقال ہوگیا اور اہل
بستی نے حسب عادت قدیم ہو نیا اور اولیا کے ساتھ چلی آتی ہے
کچھ تکلیف پہونچائی آپ ملانوان کو چھوڑ کر مرادآباد مین آئے اور عقد کا
عزم ہوا آپ کی بی بی کے چچا نے کہ وہ مردم شناس تھے اپنی بھتیجی
کا آپ سے عقد کرنا چاہا مگر آپکے سالے جانی دشمن ہوگئے کہ ایک فقیر
سے شادی کرنا چاہتے ہین اور جناب احمد میان صاحب کی والدہ صاحبہ
منع کیا کہ تمہارا عقد چچا نے ایک فقیر مفلس سے کرنا چاہا ہے آپ
بھی مکدر ہوئین مگر چچا نے سمجھا کر عقد کر دیا چونکہ اس مراد آباد کی زمیندار
اور رئیس آپکی سسرالی لوگ تھے اسلیے حقیر سمجھتے رہے غربت ایسی
آپکو پیش ہوئی کہ مہینون اروی اوبال کر کے کہاتے تھے مگر نوکری

یا پیشہ نہین کرتے تہے کیونکہ مقام آپکا تارک کا تہا آخر مین فتوح بکثرت آئی جسکو سب صاحبون نے ملاحظہ کیا آپ کے بطن سے جناب احمد میان صاحب مدظلہ ہین اور اونکی ہمشیرہ صاحبہ جو بیس برس ان سے زائد ہین جنکی ایک لڑکی مولوی عبد الکریم صاحب سے بیاہی گئی ہے

بیان آپکے مسجد مرادآباد مین مقیم ہونیکا

جب آپ نے رئیسۂ مرادآباد سے عقد فرمایا تو اونکو اونکے مکان سے جدا کر کے متصل مسجد جو آج حویلی جناب احمد میان صاحب کی ہے اوس مین مقیم کیا اور طریقہ یاد الٰہی کا اون کو سکہایا۔ آپ نے صحن مسجد مین جو ایک گنبد ہے آج بہی موجود ہے قیام رکہا اسطرح پر کہ ایک چارپائی رسی یعنی بانڈہ کی بنی ہوئی بچہاون اوس پر ندارد اور اوسکی بغل مین کلوخ کے ڈہیلونکا ڈہیر اور ایک لوٹا مٹی کا وضو کرنے کا موجود رہتا تہا اور ایک تین ہاتہہ کی چوکی جسپر چٹائی کہجور کی بچہی رہتی تہی اوس مین مدت گذاری در ونکو مٹی سے بند کر دیا تہا فقط دو در کہلے رکہے تہے کواڑ نہین لگایا تہا چونکہ شام تک پیسا کوڑی اور اسباب بیش قیمتی نہین رکہتے تہے اسلیے کواڑ لگانیکی حاجت تہی پہر آپ متوجہ ہوئے مسجد مین کہ نماز باجماعت ہو تو وہان اولا کوئی نمازی نہین تہا فقط ایک موذن البتہ دو روپیہ معاش وقف شدہ

سے یا ورثہ اہل مقبرہ سے پاتا تہا کہ فقط اذان دیکر چلا جاتا تہا نماز نہین پڑہتا
تہا مسجد مین ایک طرف تعزیہ رکہا رہتا تہا آپ نے تعزیہ کو جدا کرنا چاہا خوانین
مراد آباد نے یورش کی چنانچہ متصل مسجد ایک خان صاحب کہ اسوقت نام اونکا
مجہے یاد نہ رہا لکہنؤ مین نواب وقت کے یہان شاید سعادت علی خان کا وقت تہا
کہ جاکر درخواست دی کہ مولانا فضل رحمن صاحب نے تعزیہ کو پہینک دیا ہے
اور بڑی بی ادبی کی ہے چنانچہ اسپر حکم ہوا کہ فوج سلطانی جاکر اونکو گرفتار کرلائے
تلنگے آئے اور زیادہ حصہ اونکا ملیح آباد مین رہتا آپ اوس روز ملانوان تشریف
لیگئے وہان دوڑ تلنگون کی پہونچی اور دشمنون نے وہان تلنگون کو پہونچا دیا پہر
تلنگون نے گرفتار کیا اور بیڑی لوہی کی پیر مبارک مین ڈالی اور ملیح آباد تک
چہاونی مین فوج کے لے آئے اس درمیان مین محمد جعفر خان ایک صاحب سندیلہ
کے جو اوسوقت راجہ گوالیار کے میر منشی تہے اونہون نے لکہنؤ کے نواب
سعادت علی خان یا جو شخص ہون اسوقت خوب یاد نہین اونکو خط لکہا کہ مولوی
فضل رحمن صاحب کہ ہمارے تمہارے استاد کے نواسہ ہین اونکو چہوڑ دیجئے
نواب نے منظور کرکے آپکی رہائی کا حکم بہیجا آپ ملیح آباد تک پہونچے بیڑی پیر
مبارک سے کاٹی گئی بیڑی کاٹنے والے کو آپنے پانچ روپیہ انعام دیے مخفی نرہے
کہ آپکے کسی بزرگ ننہیال سے کہ ساکن سندیلہ تہے شاگرد رشید یہ دونون صاحب
تہے یعنی انکا نام محمد جعفر علی خان تہا یا فقط محمد جعفر خان نام ہو کہ ریاست گوالیار کے

میر منشی تھے اوس زمانہ مین بطور وزیر کے عہدہ تہا اور نواب لکھنؤ بہی اسلیے انکی عظمت نواب لکھنؤ کے دلمین آگئی تہی الغرض مسجد مرادآباد کی آپکے دخل مین آئی اور جو دشمن آپکے ہوئے تہے تباہ ہوگئے پہر آپنے مدتون اوس مین بسر کی اب آپ کے کاروبار کے لیے صحن کا کنوان کہ غالباً اوسی زمانہ کا ہوگا بڑا شور رہتا یعنی پانی اوسکا بہت کہارا تہا خدا نے اوسکو میٹہا کر دیا ایک مدت تک یہ مسجد شکستہ بے مرمت رہی پہر جناب نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر نے مبلغ دو ہزار روپیہ واسطے درستی او رمرمت مسجد شریف کے بہیجا ازان بعد ایک اہل دل نے اوسکو دیکہکر کہا کہ مسجد کے ویرانہ پن مین بہر اینٹ مین جو نور تہا اب باقی نہین رہا اوسوقت ہزار ہا اشعار نفیس نفیس اوس پر دو دہائی سو برس سے لکہے چلے آتے تہے وہ سب مٹ گئے +

بیان اہل مزار کا جو قبہ کے نیچے ہے جہان آج مزار مولانا مدظلہ العالی کا ہے

مزار آپکا اب صحن مسجد مین جو قبہ ہے اوس مین ہے اور وہ جو دوسرا مزار اوسکے مین ہے وہ ایک بڑے بزرگ کا ہی کہ صاحب نسبت ہین حضرت ایشان رحمۃ اللہ علیہ کہ آپ صاحبزادہ حضرت قطب زمان مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اوسکے وہ اہل مزار مرید ہین شاید انکا نام شیر مرادخان ہے ان کے چار لڑکے تہے مرادآباد انہین بزرگ کے نام سے آباد ہوا یہ دیوان عالمگیر کے تہے راقم نے ایک مرتبہ حضرت مولانا مدظلہ سے سنا ہے کہ یہ مزار راقم ...

کاسے تمام عمر آپ اسی قبہ مین رہے اب آپکا خود مزار اوس مین ہے باقی تمام
قبرین پختہ جو صحن مین ہین اونکی باب مین فرماتے تہے کہ اہل دنیا کی ہین

بیان آپکے صدیقی ہونے کا

ایک مرتبہ ترجمہ قرآن یا حدیث کا ہورہا تہا کہ کسی موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا
کہ اولاد ابی بکر صدیق رض کو سید کہنا درست ہے ہمنے کمال شوخی سے عرض کیا
کہ ہمارے ایسے سید ہونگے کہ ہین اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہون پہر ارشاد
ہوا کہ اولاد ابی بکر کو بہی سید کہہ سکتے ہین اسی طرح جب پوتی کا عقد میان شاہ نیاز احمد
صاحب سے ہونے لگا تو آپنے مجہے تلاش کیا لوگون نے کہا کہ اسوقت حاضر نہین
ہین آپ نے فرمایا کہ تلاش کرو چودہری محمد عظیم صاحب رئیس سندیلہ مسجد مین
تلاش کو آئے مین سوتا تہا آخرش اوٹہایا اور حاضر خدمت شریف ہوا ارشاد ہوا
کہ تم میری چارپائی پر بیٹہو عرض کیا کہ بہتر آپنے فرمایا کہ یاد رکہو کہ مین اولاد ابی بکر
سے ہون اور پہر فرمایا کہ تم خوش ہوئے کہ احمد میان کی لڑکی کا عقد ہوا عرض کیا کہ خوش ہوئے

بیان اوقات تمام دن کا حضرت قبلہ کی

بعد فراغت نماز صبح تہوڑی دیر ذکر مین مشغول رہتے تہے پہر کچہہ دیر تک مراقب
رہتے تہے ہملوگ بہی پیچہے بیٹہکر توجہ لیتے تہے آپ نے فرما دیا تہا کہ جب میرے
حجرہ مین یا جب میرے پاس بیٹہو میرے قلب کی طرف متوجہ ہوکر بیٹہو رات تم شب
کو جاکر توجہ لیتا تہا آپ لیٹے لیٹے بہی توجہ دیتے کبہی بیٹہکر تہے ذکر اسوقت کا ہے

جب آپ خود امامت کرتے تھے اور مسجد میں نماز پڑھتے تھے اور حجرہ میں مسجد کے رہتے تھے یا مقبرہ موجودہ جو صحن مسجد میں ہے اوس میں رہتے تھے اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ طلوع آفتاب تک آپ مسجد میں مشغول رہتے تھے نماز اشراق ادا کرکے آتے تھے اور کبھی نماز پڑھ کر حجرہ میں آکر مشغول اذکار میں ہوتے تھے اور وہیں مراقب رہتے تھے جب بہت زیادہ ضعف ہو گیا تھا مسجد میں آنا موقوف ہو گیا اور باہر احاطہ مسجد کے قبلہ کی جانب بعد ازاں ایک سال سے زائد اوس میں رہے اور اپنے حجرہ میں مسجد کے متصل جو حجرہ ہے اوس میں تشریف رکھی بعد اشراق کے درس حدیث شریف کا ہوتا تھا اور دس برس پہلے فقط صحت قرآن شریف کی ہوتی تھی اور اوسمین کچھ ترجمہ ہوتا جاتا تھا یہ نکتے عجائب اور غرائب بیان ہوتے تھے اور مسائل فقہ اور حدیث کے بکثرت بیان ہوتے تھے اب آخر زمانہ میں تمام دن حدیث ہوتی تھی آپ لفظ سے فیض لیتے تھے

بیان آپکی کیفیت طاری ہونے کا

ایک بار مولانا محمد علی صاحب وغیرہ سب کا مجمع تھا قرآن شریف کا ترجمہ شروع ہوا رکوع یہ تھا کہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ؕ اسکا ترجمہ فرمایا بعد اسکے وہ آیت پڑھی گئی جو حضرت اسمعیل کے بیان میں ہے وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ترجمہ فرمایا کہ تھا اپنے رب کا پیارا یہ فرما کر آپنے چیخ ماری اور آپ پر گویا کیفیت مدہوشی کی طاری ہوئی اس واقعہ کے بعد آپ دو مہینہ

سخت علیل رہے اسیطرح ایک مرتبہ جب اس آیت کا ترجمہ پیش ہوا ءَاَنْتَ
قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنے حضرت عیسی
علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ تمنے آدمیون سے کہدیا تہا کہ ہمکو اور ہماری مان کو خدا سمجہین
اور خدا کو خدا نہ سمجہین پہر عیسی علیہ السلام کا گہبرا کر یہ فرمانا کہ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ یعنی غفور الرحیم کا موقع تہا مگر عزیز الحکیم فرمایا اوسوقت واقعہ
قیامت گویا سامنے ہوگیا اور کیفیت مصیبت قیامت کی سب پر طاری ہوئی
مجکو خیال آتا ہے کہ زیادہ حضرت نے اس آیت سے اوس آیت پر چیخ ماری کہ
سب کو پل صراط پر سے ایک روز اوترنا ہوگا غرض جس چیز کا بیان مجلس مین
ہوتا تہا پہلے آپ پر کیفیت آتی تہی بعد اوسکے بطور عکس موافق استعداد
ہر شخص پر طاری ہوتی تہی چنانچہ ایک روز حدیث ہو رہی تہی کہ خشیت صحابہ
ذکر آیا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم پر غلبہ خوف سے پسلی چٹکتی تہی اسوقت قاری
سلیق کو وسوسہ ہوا کہ عجب بات ہے آپ پر پہلے سے کیفیت طاری تہی قاری سلیق
کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ صحبت رسول سے ایسا ہی ہوتا تہا اس کلام
کے ساتہہ ہی اونپر وہی کیفیت طاری ہوئی کہ پسلی چٹکنے لگی حجرہ مین جا کر گری
تین دن پڑے رہے اور مولوی صاحب کہتے تہے کہ نور حجرہ مین معلوم ہوتا تہا

وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا یعنی ... پر چیخ ماری

بیان سبب جذب کا مولانا صاحب کی

ایک روز جناب مولانا محمد علی صاحب کو آپنے بلایا اور فرمایا کہ احمد کے معنے

زبان ہندی مین جانتے ہو فرمایا کہ حضور ہی فرماوین ارشاد ہوا کہ و لہ یلہ سے اللہ مشتق ہے اسکے معنے من موہن کے ہوئے یعنے دل کا موہنے والا اور یہ فرماکر چیخ ماری کہ سب حاضرین لوگون پر کیفیت طاری ہو گئی اوسپر مولوی صاحب کو شبہہ ہوا کہ نقشبندیہ مین سکون او قرار ہے پہران کو جذب اور اضطراب کیسا ہے اوسپر یہ قصہ فرمایا کہ ہمارے سلسلہ خاندان مجددیہ مین سے حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ تین سال تک ایک مجذوب کے ساتھہ ساتھہ دامن کو دو غیرہ مین پہرا کیے اوسیکا اثر تہا کہ جذب آجاتا تہا اور حضرت مولانا فضل رحمن قدس سرہ اکثر اوقات آہ آہ فرماتے تہے

نقل مشہور ہے کہ بعد انتقال خلیفہ اول یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپکے مکان پر تشریف لیگئے جب اوس حجرہ کو جا کر دیکہا جس مین آپ رہتے تہے دیکہا کہ چہت اوسکی سیاہ ہو گئی ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ آپ کی آہ سے یہ دہوان نکلا گئی تو چہت سیاہ ہو گئی

شعر

یہ نہ سمجھو کہ آہ کرتا ہون + دل لگانے کی راہ کرتا ہون

بلبل برگ گل خوش رنگ در منقار داشت
واندران برگ و نوا خوش نالہ ہای زار داشت

گفتمش در عین وصل این نالہ و فریاد چیست
گفت مارا جلوۂ معشوق در این کار داشت

ہنشین حافظ زیر بام قصر آن حور سرشت
شیوۂ جنات تجری تحتہا الانہار داشت

بڑھے فرقت مین بجز انجام کر	ایضاً	درد دل تو ہی دواکا کام کر
ہجر مین کیا یاد مجکو آگیا		رہگیا مضطر کلیجا تہام کر

بیان اوقات شب مین مولانا رضؓ کے

بعد نماز مغرب اذکار و اشغال سے فرصت فرما کر حجرۂ مسجد مین کچھ دیر مراقبہ مین رہتے تھے اکثر مراقبہ محبت کا فرماتے تھے اور کبھی دوسرا مراقبہ بھی فرماتے تھے اسلیے کہ بعض مریدون سے ارشاد فرمایا کہ مراقبہ محبت یحبھم ویحبونہ کا کرتا ہون پھر آپ حویلی مین جاکر طعام تناول فرماتے تھے آپ کے کھانے مین اکثر باجرہ کی روٹی کہ بہت محبوب ہوتی تہی اور کبھی مونگ کی یا ماش وغیرہ کی دال بہی ہوتی تھی قلیل سا کھا لیتے تھے اور کبھی کھچڑی اور گوشت نہین کھاتے تھے اتفاقاً کبھی کھا لیتے ہون مگر ہمنے نہین دیکھا بلکہ آپ جب سنتے تھے کہ فلان مشائخ گوشت کہاتے ہین تو آپ افسوس کرتے تھے ایک مرتبہ مولانا محمد علی صاحب کانپور سے مرادآباد آئے تو پوچھا کہ کیا جی شاہ عبدالحق بہت گوشت کہاتے ہین کیونکر فقیری کرینگے آپکی غرض یہ تہی کہ تلذذ نفسانی نہو مٹی کے برتن مین ہمیشہ آپ کھاتے تھے اور بوریے پر بیٹھتے تھے عشا کی نماز بہت ہی سویرے ہوتی تھی بعد ادائے نماز بورئیے پر لیٹ جاتے تھے پھر کلام نہین کرتے تھے اور ہمیشہ آپ حجرۂ درسنبان مین سوتے تھے اتفاقاً اندر حجرہ کے آرام فرماتے تھے راقم نے دریافت کیا کہ تیقظ انسب و تنسے

معلوم ہوا کہ فقط بخیال بیداری شب یہان سوتے ہین اور ہوا کی تکلیف اوٹھاتے ہین کہ شب کا اندازہ معلوم ہوتا رہے

بیان وقت تہجد کا

جب آپ ایک بجے رات کو بیدار ہوتے تھے تو پوچھتے تھے کہ اسوقت کتنی رات ہے اور کسی کے پاس گھڑی ہے سب نے کہا کہ نہین ہے اوسوقت آپ بہت خفا ہوتے تھے کہ نمازی ہوکر گھڑی نہین رکھتے ہو پہر مین نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس گھڑی موجود ہے وقت دیکھتا ہون پہر خود ہی آپ شفقتاً فرماتے تھے کہ مین وقت کہدون ہم عرض کرتے تھے فرمائیے آپ ٹھیک اوتنی ہی رات فرماتے تھے جو گھڑی مین ہوتی تھی پہر آپ تہجد اور معمولی وظیفہ پڑہ کر بیٹھتے تھے اوسوقت بہ نسبت تمام دن کی بہت خوش رہتے تھے اسلیے کہ وہ وقت وہ ہے کہ جسکی شان مین نازل ہوا یَاۤ اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ + الخ + اوسوقت ہملوگون سے فرماتے تھے کہ اسوقت جاگا کرو اور استغفار پڑہو کہ اسوقت کا جاگنا بڑی فضیلت ہی جاگنے مین آیت صریحی وارد ہوئی اور شاید یہ ہی ہے تَتَجَافیٰ جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا اور اس موقع مین جو دعا و استغفار پڑہنے کو فرمایا اوسکو باب اذکار و اشغال مین بیان کرینگے المختصر تہجد کے وقت عشاق کا مجمع آپکے پاس ہوتا تہا اور کبھی ہم تنہا ہوتے تھے اوسوقت اشعار عاشقانہ

جناب حضور خود پڑہ پڑہ کر سناتے تھے اور کبھی مضامین تصوف از قسم نصیحت یا حکایت بزرگان بیان کیا کرتے تھے کبھی توحید کا ذکر اور کبھی اذکار اشغال کا ذکر بیان فرمایا کرتے تھے اور اشعار اس قسم کے پڑہا کرتے تھے

مثنوی مولانا روم رحمة الله علیه

صحبت یک ساعتے با اولیا	بہتر از صد سالہ طاعت بی ریا
گفتۂ او گفتۂ الله بود	گرچہ از حلقوم عبد الله بود

دیگر اشعار اردو

ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کرین تجھ پر	مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہین
ارض و سما کہان تری وسعت کی سما سکے	میرا ہی دل ہے وہ کہ جہان تو سما سکے

آپ کو تہجد اور بیداری کا اسقدر اہتمام تہا کہ تمام عمر سائبان مین سردی ہو چاہے گرمی سب حالت مین وہین آرام فرماتے تھے فقط اسی واسطے تہا کہ غفلت شب کو نہو جاوے اور شب کی پہچان مین فتور نہو جاوے جب شب تمامی پر ہوتی تھی کچھ نیت کر کے بیدار ہوتے تھے اوسوقت سے اہتمام نماز صبح کے ہوتے تھے اور پھر پوچھتے تھے کہ کہو میان کچھ شب ہے یا نہین کسی نے کہا کہ شب ہے کسی نے کہا کہ نہین ہے آپ فرماتے تھے کہ اب شب نہین ہے لیکن وقت فرما دیتے تھے کہ بقدر شب کچھ ذرا سا تو طہارت مین اگر آپکو شبہ ہوتا تھا تو کسی طرح کا کپڑا ہو مگر فورا بدن پر سے ڈالی اوتار کر

غسل خانہ چلے جاتے تھے پھر صبح صادق سے کے وقت نماز صبح کی
اذان دلواتے تھے نماز موافق مذہب حنفیہ کے اول وقت جماعت
سے پانچون وقت تمام عمر ادا کی البتہ وصال سے پہلے تھوڑے دن بسبب
علالت کے اور نیز بہ سبب باہر ہو جانے احاطہ مسجد سے جماعت سے
نہین پڑہتے تھے مگر کسی کسی وقت دو آدمی آپکے ساتھہ شامل ہو کر جماعت سے
نماز پڑہ لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ مریض پر جماعت اور جمعہ سب معاف ہے

بیان آپکے رخصت کرنے کا مسافران مسجد کو

بعد طلوع آفتاب اور کبھی قبل طلوع آفتاب مسافران مسجد رخصت
کیے جاتے تھے بعض آدمی عذر بھی کرتے تھے کہ مجھے اجازت ملے
کہ مین دو چار روز ٹھہرون مگر آپ فرماتے تھے کہ اگر دو دن سب مسافرونکو
ہم روک رکھین پھر جگہہ یہان نہین ملے کہ لوگ عافیت سے رہین
چنانچہ آخر زمانہ مین یہ کثرت ہوئی کہ دس دن اور بیس دن کی راہ سے
لوگ آتے تھے اور فوراً رخصت کر دیے جاتے تھے اسلیے اس راقم
الحروف کو مونگیر کے رئیس لاتے تھے کہ جس مین تین چار دن رہنا
میسر ہو حضرت میری خاطر سے تین دن رہنے دیتے تھے فقیر کو یہ ذریعہ
آمد شد کا ایسا تھا کہ جسکے سبب سے بعض مرتبہ مہینہ مین دو بار اتفاق
جانے کا مراد آباد مین ہوتا تھا اور کبھی رمضان شریف مین اپنی ذاتی

حاجت کے لیے یعنی طلب خدا مین جب گیا ہون قریب ایک مہینہ کے
آپکی خدمت مین ٹہر کر شب و روز دریافت علم اذکار اور اشغال کا کیا
کرتا تہا ایک مرتبہ سات آٹہہ رئیس ہمارے ساتہہ گئے ارشاد ہوا کہ آج
شمار کرو کہ مسجد مین اور احمد میان صاحب کے مکان مین کتنے آدمی
ٹہیرے ہین ہمنے جا کر عرض کیا کہ قریب ڈیڑہ سو آدمی کے اسوقت
موجود ہین باوجودیکہ بہت سے آدمی رخصت کر دیے گئے ارشاد ہوا
کہ تمہارے ساتہہ کتنے آدمی ہین عرض کیا کہ آٹہہ آدمی ہین فرمایا کہ اب
اونکو رخصت کرو عرض کیا کہ ہمسے زاید چودہری نصرت علی صاحب رئیس
سندیلہ کے ساتہہ ساٹہہ آدمی ہین اسلیے کہ اونکے ساتہہ کئی
پالکیان جسمین وہ خود اور اونکے صاحبزادہ اور بہت عورتین اور رتہہ
اور گہوڑے ہین اور شاید ہاتہی بہی ساتہہ تہا اور آٹہہ سات سپاہی اور
خدمتگار اور اسی طرح بہت آدمی ہین ارشاد ہوا کہ اونکی بہی جانے کہو
مگر چونکہ وہ علیل ہو گئے تہے اسلیے حضرت احمد میان صاحب نے اونکو اپنا
میہمان کر لیا مولانا نور اللہ مرقدہ نے جو واسطے تحقیقات تعداد مسافرین
کے مجکو معین کیا فقط اسمین یہ مصلحت تہی کہ مجکو آگاہ کرنا تہا حقیقت مین
میری اوس خطرہ کے جواب تہا جسمین مجکو خیال آتا تہا کہ مسافر کیون اسقدر
جلد جلد رخصت کر دیے جاتے ہین مخفی نرہے کہ قبل علالت کے آپکی عادت تہی

کہ دروازہ مسجد تک مسافرونکو پہونچانے آتے تہے اور بعض بزرگان دین
کو بستی سے باہر تک بہی پہونچانے جاتے تھے۔ ایک بزرگ جنکی
ضعیف صورت ڈاڑہی اونکی بڑی بڑی مسجد کے حجرہ سے اونکو
پہونچانیکو لیچلے بہت زار زار روتے تھے کہ اونکی ڈاڑہی پر آنسو
بہتے تہے اور مولانا صاحب اشعار بکثرت اون بزرگ کی رخصت
کیوقت سناتے جاتے تہے اوسمین سے ایک شعر راوی نے بیان کیا
عاشقان را روز محشر با قیامت کار نیست + کار عاشق جز تماشای
جمال یار نیست + مولانا جان علیصاحب محدث فرماتے تہے
کہ جب مین مرادآباد گیا تو مولانا صاحب نے میری بہت خاطر کی
اور مجکو مرادآباد کی ندی تک پہونچانے آئے اور فرماتے تھے
کہ مین مرید بہی ہوگیا اور بوقت رخصت صالحین کو اس قسم کی رباعی پڑھتے تہے

آنانکہ خواص درگہ تکریمند	دہشت زدگان عالم تسلیمند
نومید مشو کہ ناامیدی کفرست	مغرور مشو کہ خواجگان در بیمند

اور بوقت رخصت جو چیز آپکے پاس موجود ہوتی تہی جیسے کپڑا
یا برتن یا کہانیکی چیز مسافرون کو دیتے تہے ایکمرتبہ فقیر بہی
رخصت ہونیکو حجرہ مین گیا تو میری زبان سے یہ شعر نکل آیا شعر

نہو دیدار میسر تو نہو نہ ہو	در جانان کی زیارت ہی سہی

تہو قسمت مین مرے ساغر می	ترے میخانہ کی خدمت ہی سہی

آپ اوسوقت مشغول اذکار اشغال مین تہے آپ نے سر اوٹہایا کچہہ آیت پڑہ کر سینہ پر دم کر دیا اور یہ شعر فرمایا شعر

دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست	تانہ پنداری کہ تنہا میروی

اور فرمایا کہ بس اب جاؤ مجکو دو کوس تک غلبہ محبت آلہی مین گریہ تہمتا نہین تہا اور بیخودی از حد طاری تہی چونکہ قبل طلوع آفتاب کے مین رخصت ہوا اسلیے آپ حجرہ سی باہر نہین ہوئے ورنہ دروازہ سے باہر ہوکر اپنے سامنے سوار کراتے تہے اور تعلیماً اسباب مسافرت پر تجسس فرماتے تہے تمہارے پاس لوٹا اور ڈوری بچہاون تینون چیزہی یا نہین ہمارے پاس تو بفضلہ تعالے ہمیشہ رہتا تہا مگر مولانا عبدالغنی مرحوم کے پاس نہ ڈوری تہی نہ لوٹا یا شاید اونکے پاس لوٹا تہا ڈوری نہین تہی آپ بہت خفا ہوئے اور اپنے پاس سے منگا کر ہمراہ کی اور فرمایا کہ نمازی آدمی کو سب اسباب نماز اور طہارت کا ہونا چاہیے اور کسی کو چلتے وقت لوٹا اور دری عنایت فرماتے تہے اور جسکے پاس خرچ راہ نہین ہوتا تہا تو آپ خرچ راہ اپنے پاس سے دیتے تہے اور مخفی نرہے کہ جو لوگ مخض طلب خدا مین آتے تہے جلدی اپنی زبان سے نہین فرماتے تہے کہ چلے جاؤ بعض وقت بلکہ کتنی مرتبہ ہمنے خود رخصت ہونا چاہا آپ

فرماتے تھے کہ جلدی کیا ہے ٹھیر و حدیث ابوداود شروع ہوئی ہے
اور کبھی پہونچنے کے ساتھہ ہی آپ بہت خوش ہوکر مجھسے فرماتے تھے
کہ اچھا ہوا کہ تم آئے حدیث شروع ہوئی ہے اور ایک مرتبہ عرصہ
ہوا کہ ہم حاضر خدمت ہوئے اوسوقت بہی فرمایا کہ اچھا ہوا کہ تم آئے
مولوی عبدالکریم بہی آئے ہوئے ہین ہمنے عرض کیا کہ کیا پڑہنے کو
آئے ہین ارشاد ہوا کہ پڑہنے سے کیا ہوتا ہے صحبت مین رہنے کو آئے ہین
راقم الحروف کہتا ہے کہ فی الحقیقت صحبت عجیب صفت ہی کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ
اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
باوجود صفت علمی کے مشہور ساتھہ صفت صحبت کے ہوئے یعنی صحابی
کہلائے اور مولانا مولوی ابوبکر نہین کہلائے **شعر**

از کتر و قدوری نتوان یافت خدارا	در مصحف دل بین کہ کتابی بہ ازین نیست

حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ نے جب مولوی شاہ محمد حسین الہ آبادی کو
بعد مہمان کرنے کے جب مراد آباد سے رخصت کیا
تو حضور نے اونکے رخصت کے وقت ایک شعر پڑھا اور فرمایا
کہ اسکو پڑھا کرو وہ شعر یہ ہے **شعر**

سیاحی دل کن کہ دیاری بہ ازین نیست	دریاد خدا باش کہ کاری بہ ازین نیست

اب سنیے کہ بھوپال سے ایک بڑے محدث تشریف لائے حضرت قبلہ درس حدیث دے رہے تھے محدث صاحب نے بعد ختم کے فرمایا کہ آپ ہمارے لیے دعا کیجیے کہ قرض ادا ہو جائے اور تنخواہ بڑھ جائے آپ نے دعا کی اور تھوڑا ٹھیر کر فرمایا کہ بس اب جاؤ ہر چند اونھوں نے اپنے قیام کے لیے زور مارا مگر قبول نہوا اور رخصت کر دیے گئے تمام مسافران مسجد کو بہت حیرت ہوئی کہ ایسا بڑا محدث آدمی اور فورًا رخصت کر دیا جائے مولوی عبد الکریم صاحب نے لوگوں کی تشفی کی کہ محدث صاحب صرف دنیا کے کام کے واسطے تشریف لائے تھے اس لیے جلد رخصت کر دیے گئے۔

بیان ملاقات اور رخصت مولانا عبد الحی محدث اور مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری وغیرہ کا

جب مولانا عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپکی ملاقات کو تشریف لائے تو اتنے بڑی خوشی آپکو تمام عمر نہیں ہوئی تھی اور آپ نے اپنی چارپائی پر بٹھایا اور تعظیم کی اور فرمایا کہ مینے بوڑھا ہو کر تمھاری تعظیم بسبب علم تمھارے کے جو کی ایسی مثال ہے کہ جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعظیم کی تھی اور جناب احمد میان صاحب کو بلا کر فرمایا کہ تمکو انکے آنے سے خوشی ہوئی یا نواب

حیدرآباد کے آنے سے حضرت احمد میان صاحب نے فرمایا کہ انکے آنے
سے مین خوش ہوا حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے مکان کے دالان مین چارپائی
بچھاؤ کہ یہان مسجد مین زمین پر تکلیف ہوگی اور کہانا انکے واسطے اچھا
اچھا طیار کروا ور چونکہ حضرت کی عادت ہر علم مین چھیڑ چھاڑ کی تھی
اسلیے آپ نے عند الملاقات مولانا عبدالحی صاحب سے پوچھا بہلا
تم تو بڑے فقیہ ہو ہدایہ کا حاشیہ تمنے خوب لکھا ہے تو بتاؤ کہ تمنے راستہ
مین نماز مسافرت کی موافق مذہب حنفیہ کے کیون نہین پڑھی یعنی قصر
نماز کیون نہین کی مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے ہملوگ آٹھ نو آدمی کے
سامنے اس حکایت کو لکھنؤ مین بیان کیا تھا اوس مین کئی رئیس مونگیر مثل
شاہ احمد سعید اور شاہ محمد وغیرہ بھی تھے مولانا عبدالحی علیہ الرحمۃ فرماتے تھے
کہ یہ سب کشف فقط سنت پر عمل کرنے سے حاصل تھا الغرض مولانا عبدالحی
رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا نور اللہ مرقدہ کو اوس مسئلہ قصر کا یہ جواب دیا
کہ مین لکھنؤ سے سندیلہ کے نیت سے چلا تھا وہان آکر عزم ہوا کہ آپکی
زیارت حاصل کرین یہ دو سفر ہوگئے تین منزل نہین ہوئے آپ نے
اوسپر ارشاد فرمایا کہ بہائی تم تو بڑے محقق ہو مگر تحقیق مسئلہ یون ہی ہے
کہ فقہا نے اسی کو ترجیح دی ہے کہ جب دو سفر کو جمع کیا جائے اوسپر
حکم تین منزل کا ہوگا اون دونون سفر کو سفر واحد سمجھا جاوے گا

مولانا عبدالحی صاحب مرحوم فرماتے تھے کہ واقعی مین نے جو
کتابون کو دیکھا تو ترجیح اسی مسئلہ کو تھی پھر آپ رخصت ہوئے
اشعار مذاتیہ بوقت رخصت اس قبیل کی پڑھتی تھی شعر

سر سبز ہو جو تیرا پائمال ہو	ٹھہرے تو جس شجر کی تلے وہ نہال ہو
ہجوم داغ نے پھیری یہ گلفشانی کی	کہ اوس نے آپ تماشے کو مہربانی کی
دل مین سو سو بار وان جانا مجھے	اس مین سودائی کہا یا کوئی دیوانہ مجھے

جب مولانا احمد علی صاحب علیہ الرحمۃ تشریف لائے انکے آنے مین بھی
آپ نے بہت خوشی کی اسلیے کہ آپ مولانا شاہ اسحاق صاحب رحمۃ
اللہ علیہ کے شاگرد تھے جناب مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بخاری شریف چھاپ کر بہت عمدہ خوشخط ایک جلد آپ کی لیے تحفہ لائے
چونکہ آپکی عادت شریف تھی کہ جو کتاب مطبع سے لوگ نذر لاتے تھے اوسکی آپ
چند ورق ادھر ادھر کے اولٹ کر غلطی بتا دیتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ جیسے پہلے دیکھہ رکھا ہو غرض اس بخاری شریف مین کئے جگھہ ورق
بلا اندازا اولٹ دیے اور فرمایا کہ یہ غلطی ہے اور وہ غلطی ہے اوستادی
حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث علیہ الرحمۃ بہت متعجب ہوئے کہ
مین آٹھہ برس سے اس کتاب کو درست کر رہا ہون غلطیان نظر نہین آتی تھین
آخر پھر غور کر کے کئے ورق کا غلط نامہ بخاری شریف مین چھاپکر لگایا گیا

پہر آپکو بہت خوشی سے باعزت رخصت کیا اسی طرح سے مولوی
امیر احمد صاحب سہسوانی جب تشریف لائے اور یہ اوستاد ہین مولانا
عبدالکریم صاحب کے جو مقیم مراد آباد ہین حضرت آپکے آنے پر بہی بہت
خوش ہوئے چونکہ علم ادب مین انکا زیادہ شہرہ تہا اسلیے بوقت سبق
بخاری شریف کے کہ بڑا حلقہ اہل علم کا تہا مولوی امیر احمد
صاحب سے جابجا لغت وغیرہ استفسار فرماتے رہے مولوی صاحب موصوف
بتاتے گئے مولانا نور اللہ مرقدہ آپ سے بہت خوش ہوئے اور کیون نہو
کہ یہ پرانی مدرس تہے پہر آپ تنہائی مین جاکر مرید ہوئے اور کہا کہ آج سے ہم
مقلد ہوتے ہین اور ہلوگون سے کہا کہ ہم مقلد ہوئے ہین مولوی صاحب موصوف
نے ہلوگون سے یہ بہی کہا کہ آپ لوگ طبقہ اولے کے فقہا کے تابع رہیے کہ اونکے
مسائل مین گنجایش مخالفت کو گفتگو کی نہین ہے اور اصول مستنبطہ امام
ابو یوسف صاحب رح اور امام محمد صاحب رح کہ طبقہ ثانی کے فقہا ہین جنکی
کتاب کیسانیات اور ہارونیات ہے کہ یہ سب امام اعظم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے اصول سے مستنبط ہوئے ہین اونکے فروعات
مین گو اختلاف ہو مگر اصول مین سب امام متفق ہین راقم کہتا ہے کہ
جیسے تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جزئیات مین اختلاف ہے
مگر امور کلی مین اتفاق ہے بالآخر مولوی امیر احمد صاحب رخصت کیے گئے

اس طرح پر کہ مولوی عبد الکریم صاحب کئی برس سے مسجد مین معتکف تہے اور احاطۂ مسجد سی باہر نہین ہوئے تہی مگر اوس روز اونکو حکم ہوا کہ مولوی عبد الکریم صاحب بستی کے باہر تک اپنی اوستاد کی ساتہہ پہونچانیکو جاوین ایکبار مولوی امیر احمد صاحب نے مولوی عبد الکریم صاحب کو خط لکہا تہا مولوی عبد الکریم صاحب کا دستور تہا کہ کوئی کام بے اجازت حضرت قبلہ کے نہین کرتے تہے وہ خط حضرت کی خدمت مین پیش کیا حضرت نے فرمایا کہ اس کے جواب مین لکہدو

ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم	الا حدیث دوست کہ تکرار می کنیم

اسیطرح مولانا سعادت حسین صاحب مدرس کلکتہ اوستاد مولوی ابراہیم صاحب وغیرہ کے کہ اونکے ہزارہا شاگرد ہوئے ہین یہ جب مراد آباد تشریف لیگئے اونکے ساتہہ مولوی اکرم صاحب محدث بہی ہمراہ تہے تو حضرت قبلہ اوسوقت چادر اوڑہ رہے تہے آپ نے پوچہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑہتے وقت کون دعا پڑہتے تہے کئی علما تہے مگر کسی کو یاد نہین تہا اون عالمون نے کہا کہ اسوقت یاد نہین آپ نے فرمایا کہ مجہی ساٹہہ برس ہوئے کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑہی تہی بعد اوسکی آپ نے ڈیڑہ ورق کے قریب کئی حدیث مع راویون کے سلسلہ وار بیان کرکے

دعا چادر اوڑہنی کی پڑہی سب لوگ حیران ہوئے مولوی سعادت حسین صاحب نے اپنے مجمع مین بیان کیا کہ اس قدر ادعیات اور معمولات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو یاد نہین ہے بیشک مولانا فضل رحمن صاحب قبلہ کو بہت حفظ ہے فقط محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات حاصل ہے بعض اہل علمون سے قراء سبعہ کے اختلاف قراءۃ لفظی کو پوچہتے تہے بعض وقت مجہسے بہی سوال فرماتے تہے کہ اس لفظ کو قرآن کی کس کس طرح سے پڑہنا آیا ہے مثلاً مالک یوم الدین یا ملاک یوم الدین غرض کہ علم قرآن جس کے متعلق اختلاف قراءۃ اور ترجمہ لفظ کا زبان ہندی وغیرہ سلیس اردو مین اور عجائب عجائب نکتہ قرآن شریف کے فرمانا آپ پر ختم تہا۔

بیان آمد مجذوبون کا

دس پندرہ برس پہلے جب آپکو خود بہت جذب تہا اوس وقت مجذوبون کو نہ رنے نہین دیتے تہے چنانچہ ایک مرتبہ دوپہر کا وقت تہا کہ ایک مجذوب اندر گہس آئے اور آپ گنبد کے نیچے جہان آج مزار مبارک ہے تشریف رکہتے تہے ایکبار آپ نے شور مچایا کہ چور گہس آیا سپاہی کو بلواؤ ہم اور مولوی عبد الکریم صاحب اور ایک بزرگ اطراف ردولی کے رہنے والے تہے مسجد سے دوڑے دیکہا کہ ایک

مجذوب صفت آپکے درکے سامنے چت پڑے ہوئے ہین اور اونکا
لوٹا مٹی کا نوٹا پڑا ہی اور آپ اونکو بار بار پیر مارتے اوٹہاتے ہین
اور دہمکاتے ہین مگر مارتے نہین ہین آپ نے ہاتہہ پکڑا اور ہم سب
آدمیون نے کسی نے ہاتہہ اور کسی نے پیر پکڑا اور اونکو اوٹہائی ہوئی
بطور مردہ کے سڑک پر ڈال آئے پہر جب حضرت آکر بیٹہے تو امام علی
مرحوم خادم سے فرمایا کہ کواڑ بند کروا وسوقت مسجد مین مسافرون مین
ہم فقط دو آدمی ستہے خادمون مین سے فقط امام علی تہے اور تیسرے
مسافر جو اوسوقت وہان حاضر تہے وہ باہر مسجد کے ٹہیرے ہوئے تہے
اوس زمانہ مین کوئی تین منٹ سی زیادہ نہین ٹہرتا تہا مگر چند لوگ بالآخر
تہوڑی دیر کے بعد امام علی سے پوچہا کہ وہ مجذوب کیون آئے تہے
کیا چاہتے ہین امام علی خود مجذوب الحال تہے اوس سے کچہہ ادا نہین ہوتا تہا
تو آپ اونپر بہت خفا ہوتے تہے امام علی کئی مرتبہ کی آمد شد مین کچہہ پیام
مولانا صاحب کی نزدیک لائے پہر اوس مجذوب کو آپ کی کہانا کہلوا دیا
اور لوٹا جو اونکا لوٹ گیا تہا دلوا دیا اور رخصت کیا آخر زمانہ مین جب
جذب آپکا مغلوب ہو گیا تہا اور سلوک غالب تہا تو پہر مجذوبون کو
آپ شب بہر ٹہیراتے تہے چنانچہ ایک مجذوب صاحب آئے حضرت
نے اونکی بہت خاطر کی اور مقبرہ مین ٹہیرایا اور رہلو گون سے

کہا کہ انسے چہیڑ چہاڑ نکرو یہ مجذوب ہین کسی وقت کی نماز مجذوب صاحب نی نہین پڑہی مگر حضرت نی اون سے کچھہ نہین کہا بلکہ ہنس ہنس کر باتین کرتے تہے جب صبح ہوئی تو چلتے وقت کئی جوڑی کپڑی نئی دسیے آنحضرت کو مجذوب صاحب نی چیخ ماری اور یہ غزل پڑہی غزل

یہ منادی ہے کشور عشق مین اب	کوئی بوالہوس اس مین رہا نکرے
جو رہے تو صاحب درد رہے	کوئی درد کے اوسکی دوا نکرے
دل زار ہو گرچہ برنج تعب	اوسی کامل عشق مین جانو نگا تب
کہ ہزار جفا کرے غیر سبب	کبہی یار کا اپنے گلہ نکرے

چند بار جناب حاجی وارث علی شاہ صاحب تشریف لائی اور اونکی ساتہہ ڈیڑہ سو آدمی نعرہ لا الہ الا اللہ کا مارتی ہوئی داخل مراد آباد ہوئے اور سب کی سب پیادہ پا گو یا حقیقت مین وہ احرام مکہ شریعت کا باندہی ہوئے تہے ایک بار عجب اتفاق ہوا کہ نماز کا وقت تہا کہ شاہ صاحب موصوف تشریف لائی تو حضرت مولانا صاحب نور اللہ مرقدہ نے فرمایا کہ ہمنی سنا ہی کہ تمنے نماز خدا کی چہوڑ دی حاجی صاحب نی فرمایا کہ جی نہین پڑہتا ہون پہر حاجی صاحب نی مسجد مین وضو کیا اوسوقت مولانا صاحب امام ہوئے اور حاجی صاحب نے آپکے پیچہے نماز ادا کی۔

بیان نصارے کی آمد کا

آپکی خدمت مین دوبار لفٹننٹ گورنر صاحب آئے ایک ابتدای ولایت
مین آپکی جسکو قریب پچاس برس کی عرصہ ہوا اور ایک مرتبہ حال مین آئے
تھے پہلی مرتبہ جو آئی تو غالباً چودہری صاحبان سندیلہ بہی ساتہہ تھے حضور سے
پوچہا ہماری سلطنت سی آپ خوش ہین فرمایا کہ ہان خوش ہون تمنی سڑکین
عمدہ بنوائین لوگونکو چلنے مین آرام ہی دوسری کچہری عدالت بنوائی جسمین
مظلوم وبیوہ لوگ اپنی حق کو پہونچتے ہین تیسرے شفا خانہ تمنی دوائی
مفت تقسیم کرنیکو بنوایا پہر پوچہا کہ آپ کسی بات سے ناخوش بہی ہین
فرمایا کہ ہان تمہارے عہد مین رشوت بہت ہی اسکا انتظام کرو اور قریب زمانہ
وصال کی جو لفٹننٹ گورنر صاحب آئے تو فقط آپکی عمر کا حال دریافت کیا اور
نیز روشنی چشم کا حال دریافت کیا آپنی فرمایا کہ مین بفضلہ تعالی چاندنی رات
مین عبارت پڑہ لیتا ہون ڈاکٹر جو ساتہہ تہی مونڈہے سے اوترکر آپکی
آنکہہ کو کہ آپ چارپائی پر بیٹہے تہی دیکہنے لگی بہت تعجب کیا پہر آپکی تصویر کہینچنے
کا ارادہ کیا تو آپ راضی نہین ہوئے پہر دریافت کیا کہ آپکے بعد کون
گدی نشین ہوگا بڑا لڑکا یا چہوٹا لڑکا آپ نی سکوت کیا مگر ایک رئیس نے
حضرت احمد میان صاحب کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ہون گی پہر مجلس خاست
ہوگئی اسی طرح کمشنر جج کلکٹر صاحبان ہمیشہ آیا کرتے تہے اونکو آپ نصیحت
فرمادیا کرتی تہی کہ دیکہو ظلم نکرنا مخلوق خدا تمہاری ماتحت کی گئی ہی اور بعضونکو

اونکی عورتون کے باہر نکلنے پر منع فرماتے تھے کہ تم بڑی بے شرم ہو انگریز
الہ آباد سے ہائیکورٹ کا افسر اس تحقیق کے لیے آیا تھا کہ آپ کے پاس مجمع
ہر ملک کے لوگونکا اسقدر کیون رہتا ہی کیونکہ اوسی زمانہ مین حیدر آباد سے
نواب خورشید جاہ حضرت کے پاس آئے تھے آپ نے فرمایا کہ توبہ کے لیے لوگ
آتے ہین ہم اونکے گواہ ہوجاتے ہین تم بھی توبہ شرک سے کرو ہم گواہ ہو جاینگے
پھر وہ انگریز بہت خوش ہوا اور کہا کہ آپکے خرچ خانقاہ کے لیے اگر فرمائے
تو ملکہ کے پاس لکھون آپ نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی ہمارے پاس خدا کے
فضل سے دو جوڑی کپڑے اور دو لوٹے مٹی کے اور دو گھڑے
موجود ہین مجھے کیا ضرورت ہی وہ انگریز رخصت ہوگیا راقم کو اتنی
خلقت کی آمد شد کے بیان سے یہ غرض ہے کہ آپ قطب الارشاد تھے اسلیے
ہر فرقہ کے لوگ آپکی طرف رجوع ہوتے تھے اور اپنی حاجت کو وقت پریشانی کے
سب پیش کرتے تھے مثنوی

ہر کہ مست عالم عرفان گشت	بر ہمہ خلق وجہان سلطان گشت

بیان آپ کے خلوت گزین ہونے کا

آپکو تخلیہ سے ہر وقت الفت تھی پہلے زمانہ مین تو خلوت محض تھی
جب آپکی درویشی کی بو مثل گلاب کے تمام عالم مین پہونچی تو مخلوق خدا
بحکم خالق ارض وسما سب محبت کرنے لگی حدیث مین آیا ہی کہ جب خدا

کسی بندہ سے خوش ہوتا ہے تب آسمان پر اور زمین پر منادی کیجاتی ہی کہ فلان شخص کو ہمنے دوست رکھا تم لوگ بہی دوست رکھو الغرض مصداق اس شعر کی ہوگئی شعر

شہر مین اپنے یہ لیلی نے منادی کر دی	کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانہ کو

بہر کیف زمانہ آخر مین آپ کو خلوت در انجمن زیادہ حاصل تھی کبھی تو لیٹ جاتے تھے اور چادر اوڑھ لیتے تھے اور جب کسی نے کچھ عرض کرنا چاہا تو خدام یا صاحب حاجت پیر دباتا تھا آپ اوٹھہ بیٹھتے تھے مگر اوس بیداری مین بہی خلوت در انجمن کا مضمون حاصل تھا اسلیے باتون مین آپ کے صاف معلوم ہوتا تھا کہ کسی دوسرے سے متوجہ ہین بہ تکلف ہماری طرف متوجہ ہین خط کے جواب مین فقط سلام و دعا پر ختم کرتے تھے اور کبھی کوئی جملہ بہی لکھدیتے تھے اور ہر وقت کے کلام مین بہی عجب انداز تھا خود آپ نے کبھی کسی بات کا سوال کیا اوسکا جواب ہمنے دیا اوسپر خفا ہوجاتے تھے کہ کیا بک رہے ہو عرض کیا گیا کہ آپ نے جو پوچھا تھا اوسیکا جواب دیا گیا فرمایا کہ ہمنے کب پوچھا تھا الغرض فنائیت اور استغراق اس درجہ کا تھا کہ بعض وقت بہ تکلف ہملوگونکو پہچانتے تھے اور فرماتے تھے کہ کون ہو کہان سے آئے ہو گویا کہ آپکو خلوت در انجمن کا مضمون حاصل تھا چنانچہ ہمنے ایک مرتبہ عرض کیا کہ جب آپ

دنیا مین مجکو باوجود نام بتانے کے نہین پہچانتے ہین اور فرماتے ہین
کہ کون تجکو پہر قیامت مین آپ کیونکر پہچانینگے اوسوقت آپنے مُکّا پیٹہہ
پر محبت اور شفقت سے مارکر اپنی طرف کہینچا اور فرمایا کہ فلان وجہ سے
اوسوقت ہمارے قلب مین نہایت خوشی ہوئی جسکا بیان تحریر سے باہر ہے
راقم نے یہ سمجہہ لیا کہ اوس عالم مین سب قسم کا حجاب اوٹہہ جاویگا
اور سب قسم کی مشغولی اس عالم کی اوٹہہ جاویگی پہر درمیان پیر و مرید
کے وہان کچہہ تکلف نہ رہیگا مثنوی

یک زمان تنہا بمانی تو زخلق	در غم اندیشہ مانی تا بحلق
این جہان خم ست دل چون جوی آب	آنجہان حجرہ ست و دل شہر عجاب
ہر کہ در خلوت بہ بینش یافت راہ	او ز دانشہا نجوید دستگاہ
با جمال جان چو شد ہمکاسۂ	باشدش ز اخبار دانش ماسۂ
چون تجلی کرد اوصاف قدیم	پس بسوزد وصف حادث را کلیم
ملک دنیا تن پرستان را حلال	ما غلام ملک عشق بیزوال
این جہان و ساکنانش منتشر	وان جہان و ساکنانش مستقر
در درون یکذرہ نور عارفی	بہ بود از صد معرف ای صفی

بیان آپ کے متوکل ہونے کا

آپکی اوقات شغل دنیا مین تمام عمر کبہی نہین رہی ہے بلکہ کلام دنیا

بہت کم کرتے تھے اور کلام دنیا بھی کس قسم کا کہ وہ عین دین تھا یعنی
یہی لکڑی دال وغیرہ کی خرید فروخت کا اہل وعیال کے لیے ونیز مسافرون
کے لیے تصفیہ کرنا اس کے سوا اور کچھہ نہین فرماتے تھے **مثنوی**

چیست دنیا از خدا غافل بودن	نی قماش ونقرہ وفرزند وزن

اشعار از سعدی رحمۃ اللہ علیہ

کس ازین نمک ندارد کہ تو ای غلام داری	دل ریش عاشقانرا نمک تمام داری
بمن اوفتادہ تنہا بکند آرزویت	ہمہ کس بسر تو دارد تو سر کدام داری
چہ مخالفت بدیدی کہ مجالست ندیدی	مگر آنکہ ما گدائیم و تو احتشام داری
بجز این گنہ ندارم کہ محب مہربانم	بچہ جرم دیگر از من سر انتقام داری
سخن لطیف سعدی نہ سخن کہ قند مصری	خجل ست ازین حلاوت کہ تو در کلام داری

آپکا توکل محض اللہ پر تھا اگرچہ آخر زمانہ مین جناب نواب صدیق حسن خان
صاحب مرحوم مغفور نے سو روپیہ مہینا بھی ریاست سے کرادیا تھا مگر کبھی
آپ نے اوس سے اپنا کام نہین چلایا بلکہ ایک مرتبہ نواب صاحب مرحوم مغفور نے
کہلا بھیجا تھا کہ سو روپیہ مہینہ آپکے پاس ریاست سے جاتا ہے آپکو ملتا ہے یا نہین
آپ نے نہایت بےتوجہی سے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ کیسا سو روپیہ آتا ہے
مجھے تو کبھی ملا نہین اور حقیقت اوسکی یہ تھی کہ چونکہ آپکے نزدیک روپیہ کی قدر
ٹھیکری کے برابر بھی نہ تھی لہذا اوسکی طرف التفات نہ تھا اسلیے لڑکے گھر کے

منی آرڈر لیکر اپنے مصرف مین لاتے تھے یعنی احمد میان صاحب کی مصرف مین آجاتا تہا ایک مرتبہ نواب خورشید جاہ حیدر آباد نے ہزار روپیہ کا نوٹ نذر کیا چونکہ ایک بنیا خادم خانقاہ دیر سے عرض کر رہا تہا کہ لڑکی کی شادی کے لیے چہ سو روپیہ چاہیے نوٹ اوسی کی حوالہ ہوا کہ چہ سو روپیہ لیکر چار سو یہان دیجاوہ بہی بنیے کو جو صبح شام آٹا دال پہونچاتا تہا اوسکو دیدیا مہینہ مین ہزارہا روپیہ نذر آتا تہا اور سب کہانا کہلانے اور دینے لینے مین خرچ ہوجاتا تہا

بیان آپکی قناعت اور سخاوت اور طریقہ معاش کا

اشعار

کاسۂ چشم حریصان پر نشد
تا صدف قانع نشد پر در نشد

گنج قناعت ست کہ دل را غنی کند
ای دل اگر غنا طلبی ترک ساز کن

آنانکہ زیر سایۂ مہرت مقام شان ست
در دل چرا تخیل بال ہما کنند

شوریدگان حسن جمال و جلال یار
تسکین دل بملک دو عالم کجا کنند

آپکے بڑے صاحبزادہ محل اول سے میان عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کہ آپکے بہت مشابہ چال چلن مین تہے گردن آپکی ایسی تہی کہ پیچہے سے کبہی تمیز نہین ہوتی تہی کہ مولانا قدس سرہ تشریف لیجاتے ہین یا صاحبزادہ جاتے ہین اور اوسی طرح کی پوشاک تہی آخر ایک روز اون سے ہمنے پوچہا کہ عمر آپکی بہت معلوم ہوتی ہے غالباً ساٹہہ برس سے زیادہ ہوگی آپ نے مولانا صاحب کو اسی طرح متوکلانہ اوقات دیکہا ہے یا مدرسی وغیرہ کرتے ہوئے

دیکھا اونھون نے فرمایا کہ ہم اپنی یاد سے اسی طرح متوکلانہ اوقات آپ کی دیکھتے ہین کہین نوکری چاکری آپ نے نہین کی **نقل** عالم ازل مین سب روحون کے سامنے ایک ایک پیشہ رکھدیا گیا سب نے ایک ایک پیشے اختیار کیا پہر جب آدمی اس عالم مین آتا ہے اوسی پیشہ کی طرف مائل ہوتا ہے پہر اوسی عالم مین ایک فرقہ تہا کہ جس نے کوئی پیشہ اختیار نہین کیا اون سے جب کہا گیا کہ تم بہی کوئی پیشہ اس مین سے اختیار کرو اونھون نے کہا کہ ہمسے کوئی پیشہ نہین ہوگا تب مقامات عبادت اون پر پیش کیے گئے اونھون نے کہا بیشک یہ پسند ہے تیری خدمت دنیا مین جاکر کرین گے حکم باری تعالی ہوا کہ اے دنیا جو تیری خدمت کرے تو اوس سے خدمت اپنی لے اور جو میری خدمت کرے تو اوسکی خدمت کر ارشاد ہوا کہ قسم ہے ہمکو اپنے جاہ جلال کی انھین دنیا دارونکو تمھارا مسخر کردونگا اور جسکی تم سفارش کروگے اوسکی سفارش ہم سنینگے حضرت قبلہ نے راقم الحروف سے بطور تعلیم فرماتے تھے کہ جب مین دہلی سے آیا تو سنا کہ فرنگی پل بناتے ہین اور دو آنہ مزدوری دیتے ہین چنانچہ ہمنے بہی ایک روز مزدوری کرلی تہی اور شام کو ہمکو بہی دو آنہ دیے تھے روزمرہ کے خرچ کا یہ قاعدہ تہا کہ بنیا مقرر تہا آپکو اودہار دیا کرتا تہا جب آپکو فتوحات آتی تہی تب اوسکا ادا کر دیا جاتا تہا اوسکی سوا کوئی بہی تہی نہ کہاتا دس پانچ بنیے دوکاندار مقرر تھے حتی کہ نقد روپیہ بہی وہی قرض دیتے تھے

مگر بغیر سود کے آپکو قرض دیتے تھے آپکو روپیہ قرض لینے کی اوسوقت ضرورت ہوتی تھی کہ عرب یا پنجاب یا ولایتی یا اسی ہندوستان کے آدمی آتے تھے اور خرچ اونکے پاس نہین ہوتا تھا تو حضور دس پانچ روپیہ دیکر رخصت کرتے تھے ہزار ہا روپیہ ماہوار کا خرچ تھا بعض مہینہ مین کچھ زائد بھی آتا تھا ارباب ملاقوان کا خرچ اور بڑی صاحبزادی صاحبہ کا خرچ بھی اسی مین سے تھا قرض لیکر بنیے سے کام کرنے مین حضرت قبلہ کی یہ مصلحت تھی کہ اگر مال مشکوک بھی مسلمان میرے پاس بھیجین گے تو بنیے کا فر سے تبادلہ ہو جاویگا تب موافق اس قول کے پاک ہوگیا یعنی تبدل ید سے تبدل ملک کا ہو گیا آپ نے یہ روش دہلی کے خانقاہون سے سیکھی تھی حضرت قبلہ ایک گھنٹہ بھی روپیہ مین رکھتے تھے جب کسی نے نذر کیا فوراً بنیے کو بلاکر دیدیتے تھے آپ کے بالکل مال مین سے لوٹا ایک دو گھڑے ایک چارپائی دو جوڑے کپڑے اسکے سوا کچھ نہین تھا

مقبرہ یعنی گنبد مین ہمیشہ قیام رہا شعر

دل خون شدہ لگ جو گیا ہے مرا یہ جو چاہو کہ جور و ستم سے چھٹے

اسے پیسے لاکھ برنگ حنا نہین دخل تمہارے قدم سے چھٹے

کبھی دیر مین تھے کسی بت پہ فدا کبھی کعبہ مین کرتے تھے جاکے دعا

ترے در پہ جو بیٹھے تو خوب ہوا کہ کشاکش دیر و حرم سے چھٹے

ایک مرتبہ ہمنے عرض کیا کہ آگ کی دہونی پر لوگ آپکے اعتراض کرتے ہین کہ حقہ

والونکی بد کرتے ہین اور یہ مکروہ ہے اور علاوہ اسکے تمام رات دن آگ جلانی ایک قسم کا اسراف بیجا ہے ارشاد ہوا کہ یہ آگ جو تمام رات دن جلا کرتی ہے حقہ والون کے لیے نہین ہے بلکہ اسلیے ہے کہ ہمارے گاون کے غریب آدمیون کو آگ نہین ملتی ہے اسلیے یہ آگ روشن رہتی ہے اور اکثر نمازی پانی گرم کرکے غسل بہی کرتے ہین آپکے پاس تحفہ ہر ملک سے صدہا قسم کی چیزین از قسم ملبوس یا غیر ملبوس آتی تہین مگر سب تقسیم ہوجاتی تہین ایکمرتبہ فقیر کے سامنے ایک ٹوکرہ مرادآبادی برتن کا آیا آپ نے بعد مغرب سب نمازیون کو برتن تقسیم کردیے دو ایک برتن تو اسے کہڑے ہوئے تہے اونکو دیدیا کہ ضیافت زائرین کو دی آؤ اور ایک گلاس اپنے لیے رکہہ لیا اوسکو بہی کسی مسافر کو شب کو دیدیا

مثنوی

بند بگسل باش آزاد ای پسر	ایضاً	چند باشی بند سیم و بند زر
گر بریزی بحر را در کوزۂ		چند گنجد قسمتِ یک روزۂ
نفس قانع گو گدائی میکند		درحقیقت پادشاہی میکند

ایک بار مجہہ سے ارشاد ہوا کہ ایک شخص کہہ گیا تہا کہ اگر مین اول درجہ کا ڈپٹی ہوجاؤن تو پانسو جلد یا تین سو جلد قرآن مجید کے آپکی خدمت مین نذر کرونگا اب تک نہین بہیجین پہر کئی روز بعد حضور کی خدمت مین قرآن شریف جسقدر وہ کہہ گئے تہے بہیجے پہر ہمنے دیکہا کہ بعض بعض جلد بڑی بیش قیمت مطلا ہے آپنے

اس طرح سے جلد جلد تقسیم فرما دیا کہ کوئی جلد باقی نرہی ایک جلد راقم کوبہی
ملی تہی اسی طرح ہمیشہ قرآن شریف یا اور کتابین اہل مطبع بہیجا کرتے تہے
دیہات کے لوگ جو جمعہ پڑہنے کو آیا کرتے تہے اون سے استفسار فرمایا کرتے
تہے کہ تمہارا لڑکا کیا پڑہتا ہے جس نے کہا کہ قرآن شریف پڑہتا ہے اوسکو
آپ دیدیا کرتے تہے شام تک کچہہ کتاب وغیرہ باقی نہین رہا کرتی تہی اسیطرح
آم کے زمانہ مین ٹوکرون آم آتی تہی اور شیرینی بکثرت آتی تہی اہل مسجد اور بستی
کے لوگون مین تقسیم ہوجاتی تہی **نقل** ایک مرتبہ جناب شاہ غلام رسول صاحب
قدس سرہ کانپوری والد جناب مولوی شاہ عبد الحق صاحب کانپوری آپکے
پاس بہ نظر ملاقات تشریف لیگئے تو کسی نے ایک عبا پر تکلف بیش قیمتی آپکو نذر
کی اور ایک جلد قرآن شریف مطلا اٹہارہ روپیہ کی بہی نذر کی حضرت قبلہ نے شاہ غلام رسول
صاحب کو دیدیا اور فرمایا کہ آپ تکلف کا کپڑا پہنتے ہین اسکو آپ ہی پہنئے
اور قرآن شریف بہی انہین بزرگ کو دیدیا شاہ صاحب موصوف بہی اس
سخاوت کو دیکہکر حیران ہوئے اور فرمایا کہ بس توکل اسکو کہتے ہین کپڑے
صدہا قسم کے آپکی خدمت مین آتے تہے لٹہا ململ شال دوشالہ کمخواب سب
طرح کی نذرین گذرتی تہین مگر آپ سب تقسیم کردیتے تہے خود دو تین آنہ
گز کا کپڑا از قسم لٹہا وغیرہ کا انگرکہا پہنتے تہے انگرکہا آپکا بطور مشائخون کے
ڈہیلا ڈہالا ہوتا تہا غرارہ یعنی ڈہیلا پایجامہ اور ٹوپی دوپلی پہنتے تہے مگر

حسن کا یہ حال تہا کہ جسوقت حضور حجرہ سے نکلتے تہے سب لوگون کی نظر آپکی صورت کی طرف ہوتی تہی اور یہی جی چاہتا تہا کہ تمام دن آپکی صورت دیکہا کرین چنانچہ ایک مرتبہ مولوی عبدالکریم صاحب سے ذکر آیا کہ آپکو ہر وقت دیکہنے ہی کو جی چاہتا ہے مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ خدا کی قدرت ہے کہ غیب سے باری تعالی نے حضرت مولانا قدس سرہ کو لباس جمیل سر سے پاؤنتک اوڑہا دیا ہے اسیکا یہ اثر ہے کہ ہر شخص کیا مسلمان کیا ہندو کیا نصارے جس نے آپکی صورت مقدس دیکہی عاشق ہوگیا

سوی زلفش نگہی کردن و رویش دیدن		گاہ کافر شدن و گاہ مسلمان بودن
نیست چیزی بکفم لائق مہمانی دوست	ایضاً	مرغ دال را بکشم بہر تو بریان سازم
غلام نرگس مست تو تاجدارانند	ایضاً	خراب بادۂ لعل تو ہوشیارانند
زین نفس جان دامنم برتافتہ است	مثنوی	بوی پیراہان یوسف یافتہ است

بیان آپکے حقہ نوش کرنے کی وجہ

آپکو ریاح کی بڑی سخت بیماری ہتی تہی اس سبب سے پاخانہ نہین ہوتا تہا علماے دہلی جو طبیب بہی تہے اور بزرگ بہی تہے بلکہ سنا ہے کہ جناب مولانا شاہ اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت حقہ پینے کی آپکو دی تہی کہ مریض کو مباح ہے اور اسی پر فتوی بہی فقہ کا ہے تاہم نیچہ کا مدار پر تکلف تحفۃً آپکے لیے لیتے آئے تہے آپ بہت خفا ہوئے کہ افسوس تم ذی علم ہوکر میرے لیے نیچہ تحفہ لے آئے ہو تم اسکی

عوض تسبیح لاتے یا ڈہیلا کہیت سے اوٹہا لاتے اوسکو ہمین لاکر تحفہ دیتے اور فرمایا کہ بزرگون کی پاس جائے تو کچہہ تحفہ ضرور لیجائے ہملوگون کے پاس جب کچہہ نہین ہوتا اور دہلی پہونچگئے تو ڈہیلے کلوخ کے لیے اپنے پیر و مرشد کے پاس لیجاتی تہے پہر فرمایا کہ مین بیمار رہتا ہون اسلیئے بزرگون نی مجکو حقہ کی اجازت دی ہے تم دعا کرو کہ خدا مجسی چہوڑا دبے ہمنے عرض کیا کہ جب بیماری ہے تو آپ معذور ہین آپنے کچہہ ایسا لفظ فرمایا جس کے معنی یہ تہے کہ ہم شارع کی طرف سے مجبور کیے گئے ہین آپ کو ہر بات مین سنت رسول اللہ صلعم کا لحاظ تہا باوجودیکہ بہت سے خدام ساتہہ ہوتی تہی مگر تہوڑا غلہ اپنے ہاتہہ مین بہی اور رومال مین مثل دال وغیرہ کے مزدور کے شامل بازار سے لاتے تہے اور ایک بڑا عصا دست مبارک مین ہوتا تہا یہ سب باتین اوسوقت مین ترک ہوئین جب آپ چارپائی پر علیل ہوکر پڑے اور انتظام طعام جناب احمد میاں صاحب کے حوالہ ہوا اور نظم مسجد و امامت

بیان آپکے تحصیل علم کا

حضرت قبلہ نے شرح وقایہ مولوی نور صاحب سے لکہنؤ مین پڑہا تہا اور جب دہلی تشریف لیگئے مرزا حسن علی صاحب محدث بنارسی اور مولوی حسین احمد صاحب اور آپ تینون صاحب ساتہہ گئے تہے پہر آپ نے علم حدیث دہلی مین شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ اور مولانا شاہ اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑہا پہر آپ سات مرتبہ دہلی تشریف لیگئے مجہے ارشاد ہوا کہ مین چہہ مہینہ تک صحبت مین مع مولانا

شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو رہا ہون مسلسل بالاولیت کی
حدیث کی سند شاہ صاحب سے آپنے لی تھی شاہ صاحب نے چار مہینہ ٹھہرنے
کو فرمایا تھا مگر آپنے معذرت فرمائی کہ والدہ صاحبہ کی اجازت نہین اور بعض
لوگون سے آپنے ایک مہینہ کا قیام ذکر فرمایا ہے مطابقت ان اقوال مین اسطرح
پر ہے کہ آپنے چونکہ سات بار سفر دہلی کیا ہے اسلیے ہر بار مختلف طور پر ٹھہرنیکا اتفاق ہوا
اور حضرت شاہ غلام علی صاحب کو بھی سند حدیث حضرت شاہ
عبد العزیز صاحب سے تھی اور شاہ ابو سعید صاحب کو بھی لہذا اس بات
سے باہم ان حضرات کے ارتباط بہت تھا اور آپکو روبرو اگر کوئی شاہ احمد سعید
صاحب سے مسئلہ مسائل کا سوال کرتا تھا تو شاہ صاحب آپکی طرف اشارہ
کردیتے تھے کہ ان سے پوچھو آپ حل فرمادیا کرتے تھے ایکبار حضرت شاہ ابو سعید صاحب
کو ایک مشکل واقع ہوگئی تھی کہ حل نہین ہوتی تھی حضرت کو معلوم ہوا آپنے اونکو
کچھہ بتلادیا وہ مشکل اونکی حل ہوگئی راقم الحروف جب مدینہ گیا تھا تو شاہ محمد مظہر
صاحب سے وہان ملاقات ہوئی اوسوقت بڑا حلقہ توجہ ہو رہا تھا آپنے بعد ہمارے
نام پوچھنے کے حضرت مولانا صاحب قبلہ کا ذکر فرمایا اوس وقت شاہ
صاحب نے بہت تعظیم سے کہا کہ اب اسوقت مین پہلے لوگون کے بزرگون مین حضرت
مولانا صاحب رہگئے ہین اور دیر تک حضرت کا تذکرہ کرتے رہے اور اسیوجہ
سے راقم کی خاطر داری بہت کرتے تھے ایسا ہی حضرت شاہ عبد الغنی صاحب بھی

آپ کو یاد کیا کرتے تھے اسی طرح ہمنے علما و مشائخان مکہ کو آپکی ساتھہ بہت
ادب کرتی ہوئی پایا چنانچہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ نے اس لفظ
سی یاد فرمایا کہ اس زمانہ مین حضرت کا ہونا نہایت مغتنمات سی ہی اور فرمایا کہ ہمارے چچا
پیر ہوئی اسلیے کہ حضرت حاجی صاحب کی پیر مرشد طریقۂ نقشبندیہ مین حضرت
مولانا شاہ نصیر الدین صاحب دہلوی علیہ الرحمہ حضرت قبلہ کے پیر بہائی
تہی ایک روز کا ذکر ہے کہ مولانا منظور احمد صاحب خلیفہ مولانا شاہ
عبد الغنی صاحب و حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمہ نے ایک جماعت چلہ کش
سی کہ جبل نور وغیرہ کی تہے خاص کر واسطے دریافت خیریت حضرت قبلہ کی
اترآئے تہی راقم سی ملاقات کروائی اور عند الملاقات اونہون نے مجھسے
خیریت حضرت قبلہ کی دریافت کی اور بیان کیا کہ ہلوگونکا قصد ہی کہ اونکی زیارت کو
ہندوستان جائین آج تک ایسی ہیبت کسی کے ملاقات مین راقم کو یاد نہین

شعر فرمودۂ حضرت قبلہ

عیش کا نام لے نہ تو ہمسے	ہمکو فرصت کہان ترے غم سے
جب سے عالم ترا نظر آیا	اوٹہہ گیا دل تمام عالم سے

بیان آپکی بیعت کا

آپنی علم سلوک حضرت شاہ محمد آفاق رح سے حاصل کیا اور اجازت و خلافت آپکو
آپ ہی سے تہی آپ زمانہ قیام دہلی مین حلقہ توجہ فرماتی تہی آپکی حلقہ مین

جناب شاہ عبد الغنی علیہ الرحمہ بھی بیٹھے تھے آپ شاہ احمد سعید صاحب و شاہ عبد الغنی
صاحب کو میاں احمد سعید میاں عبد الغنی فرمایا کرتے تھے جناب شاہ عبد الغنی قدس سرہ کے
مرید حافظ فیض اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ ایک مرتبہ مرادآباد حاضر ہوئے تو
فرمایا کہ تم میرے پوتے ہوئے شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ شاہ غلام علی قدس سرہ
کے مرید اور خلیفہ تھے حضرت مولانا صاحب قبلہ نے فرمایا شاہ عبد الغنی علیہ الرحمہ
بھتیجے ہوئے حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ ہمیشہ حضرت شاہ محمد آفاق
رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کو جایا کرتے تھے کہ آپکو اولاد مجدد صاحب سمجھتے تھے
اسلیے تعظیماً تشریف لیجایا کرتے تھے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ بھی جناب
شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی تعظیم بسبب اولاد مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہونے کے فرمایا کرتے تھے

نقل اجازت نامہ اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ بنام نامی حضرت قبلہ قدس سرہ مع مہر

(فقیر محمد آفاق احمد ۱۲۰۰)

محب الفقرا مخلص الفضلا مولوی فضل رحمٰن بعافیت باشند بعد دعوات
ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جوار فضل پروردگار خیریت و صحت
و عافیت آن محب الفقرا مدام مطلوب دیر یست کہ از حالات خیریت آیات
آن محب الفقرا اطلاع ندارد ازین باعث دل متعلق باید کہ ہموارہ بدست
آیندگان این سمت از نامجات خیریت آیات دل را خرم می کردہ باشند

شمارا اجازت است کہ ہر کہ در طریقہ علیہ نقشبندیہ و قادریہ داخل شود
اورا داخل نمایند و بدل متوجہ یاران باشند و محب علی را توجہ میدادہ باشند
و پیوستہ نویسان حالات باشند زیادہ نورچشمان درازی عمر و حیات خوانند
و بجمیع یاران و مخلصان فقیر و یاران خود را دعا رسانند از میان عزیز احمد
عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیان خانقاہ سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام
سنت الاسلام و مبارک باد خوانند از اندرون دعوات خوانند علاوہ اسکے
ایک مکتوب اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا بنام مبارک حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے
نزدیک مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی موجود ہی کہ مشتمل بر اجازت طریقہ نقشبندیہ قادریہ ہے

بیان ارادت مندان واجازت یافتگان حضرت قبلہ

آپ اس تحریر کی بعد بیعت اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کی طرف
سے لیتے تھے اور خواص اور ارادتمندون کو اجازت توبہ لینے کی یعنی مرید
کرنیکی بھی دیتے تھے اور چونکہ حضرت قبلہؓ کو لفظ مسنون سے بہت عشق تھا
اور نیز اعلیٰ حضرتؓ نے اپنی اجازت نامہ مین لفظ خلافت کو نہین استعمال فرمایا
اسلیے آپ اپنی نائبون کو بلفظ اجازت یافتہ یاد فرماتی تھی گو اجازت اور خلافت
کی ایک معنی ہین مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہین فرمایا ہے
کہ فلان صحابی کو فلان کام پر خلیفہ بنا کر بھیجا ہی اسلیے حضرت قبلہ سے جب
کوئی پوچھتا تھا کہ فلان شخص آپکے خلیفہ ہین تو فرماتی تھی نہین اجازت توبہ لینی کی

اور اللہ کے نام بتائی کی اونکو حاصل ہی شریعت مین وجود لفظ خلیفہ کا ہی
فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً
اسلیے حضرت سی جب ہمنی اتحاد معنی کو عرض کیا تو حضرت کبھی سکوت فرماتی اور کبھی
اقرار بھی فرماتی تھی ارشاد ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب اجازت یافتہ ہین
اور تمکو بھی اجازت توبہ لینے کی ہے جو کوئی توبہ کری اوس سی توبہ لو اور اللہ کا
نام [illegible] یا کرو اور وہان لڑکون کو جو تمسے پڑہتے ہین توجہ دیا کرو اور عالمون
کے لیے اجازت کی کچھہ ضرورت نہین وہ خود اجازت یافتہ اپنے پیغمبر کیطرف
ہین راقم کہتا ہے کہ کتنے لوگ ایسے تھے کہ قریب روح قبض ہونی کی ہمسے
شوق زیارت و داخل سلسلہ ہونے کا حضرت قبلہ سے بیان کیا اور وقت
اون کو حاضری خدمت بابرکت کا نہین ملا جیسے ہماری والدہ صاحبہ اور
ایک صالح شخص جو رشتہ مین ہماری سالے تھے اور بہت لوگ کہ تمنای بیعت
ظاہر کرتے تھے اسلیے فقیر نے حضرت کی طرف سی بیعت لی اور داخل سلسلہ کیا
اہل علمو نمین اجازت یافتہ جناب مولانا محمد علی صاحب قبلہ کو پوری داہم ظلہ جامع
علم ظاہر و باطن بقوت تمام ہین آپکے مرید اندازا دس ہزار آدمی ہون گے
مونگیر عظیم آباد کی علاقہ مین آپکے بہت مرید ہین سو پچاس اچھی اچھی قابل صالح
لوگ بھی مرید ہین نور میان نے ذکر کیا کہ حضرت احمد میان صاحب نے عرصہ ہوا کہ
رسالہ اثبات التراویح حضرت مولانا محمد علی صاحب کا مجھکو ارسال فرمایا تھا اور لکھا تھا

کہ یہ رسالہ تصنیف سے مولانا صاحب موصوف خلیفۂ اعظم حضرت قبلہ رضہ
کے ہے فقط اور ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ
مولوی محمد علی کی روح مثل روح متقدمین کے ہی معمولات حضرت مولانا
محمد علیصاحب دام برکاتہ مینے مولانا صاحب موصوف سے دریافت
کیا تہا کہ آپ کے معمولات جو دیر تک صبح کو پڑہا کرتے ہین کیا ہین فرمایا
کہ بعد نماز صبح کے نقشبندیہ قادریہ چشتیہ تینون طریقہ کا وظیفہ پڑہتا ہون
پہلے لا الہ الا اللہ دوسو بار اور سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی
العظیم استغفر اللہ سو مرتبہ یَا عَزِیْزُ ایک سو ایک مرتبہ یَا بَرُّ دوسو دو مرتبہ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایک سو مرتبہ یَا رَبِّ دوسو دو مرتبہ یَا رَزَّاقُ
سو بار اور بعد ہر نماز کے درود شریف سو مرتبہ فقط ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

بیان آپکی قطب الاقطاب ہونیکا ✣

سب فرقہ تو حضرت کیخدمتمین آتے جاتے رہتے تھے مگر شیعہ بھی بکثرت
دعا کروانے اور زیارت کیواسطے آتے تھے ایکمرتبہ کوئی شیعہ صاحب آئے
اور مسجد مین اقامت چاہے مسجد والون نے غل مچایا آپنے جب
سنا تو اونکو آپنے بلایا کہ تم ادہر آؤ یہان ٹہرو اور فرمایا کہ یہہ مرتضےٰ علیؓ کے
مہمان ہین بعد اوسکے شیعہ صاحب نے اپنی عقیدت حضرت قبلہ سے
ظاہر کی حضرت نے اونکو مرید کیا اس بات پر کہ ہم کسیکو برا نہ سمجھینگے بلکہ

اپنے کو سب سے برا سمجھنے کی کسید کا شعر ہے۔

نتھی عیب کی جب ہمین اپنی خبر		رہے دیکھتے اور ونکے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیون پہ جو نظر		تو نگاہ مین کوئی برا نرہا

شعر

ہر کہ در خود دید در وی کس ندید		مرد از خود رستہ را حق برگزید
مرا پیر دانا ے مرشد شہاب	دیگر	دو اندرز فرمود بر روی آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش		دیگر آنکہ بر غیر بد بین مباش

آپکی خدمتمین علما ے غیر مقلدین بھی آتے تھے اور حدیث شریف کی سند لیتے تھے الغرض حضور کیخدمتمین والیان ملک اور اونکے اعزہ جیسے نظام حیدر آباد کے عزیز ونمین نواب خورشید جاہ وغیرہ آئے انگریزونکا بکثرت آپکے پاس آنا ہنود کا آنا جانا علما اور درویش کا ہجوم ملک بنگال اور پنجاب و افغانستان و اہل عرب کی آمد و شد سے یہہ سمجھا گیا کہ آپ قطب الاقطاب ہین اولیا اللہ کے مقامات عالیہ مقام قطب الارشاد ہے اور اس سے زائد مقام قیومیت ہے بلکہ مقام انبیا علیہم الصلوۃ کا ہے بعض بعض اولیا اللہ کو بھی نصیب تھا جیسے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ایشان رضی اللہ عنہ حاصل یہ کہ رجوعات تمام عالم کی حضرت قبلہ کیطرف تھی شعر

بدر فیض تو استاد بصد عجز و نیاز	رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

آپ چھہ برس کی عمر کے تھے کہ والد ماجد آپکے اپنے پیر و مرشد مولانا عبد الرحمن صاحب لکھنوی قدس سرہ کے یہان حضرت قبلہ کو لیگئے مولانا موصوف نے اپنے لب سے لب لگا دیا اور فرمایا کہ یہ لڑکا ہندوستان کا قطب ہوگا اور قبل پیدایش کے بھی آپنے خبر دی تھی اور رسم مبارک حضور کا جواب مشہور ہے مولانا موصوف ہی نے ذکر کیا تھا فی التحقیق آپ اس صدی کے مجدد ہوے کہ تمام علما و فضلا و مشائخ عصر اپنی مشکلات آپ ہی سے حل کرتے تھے

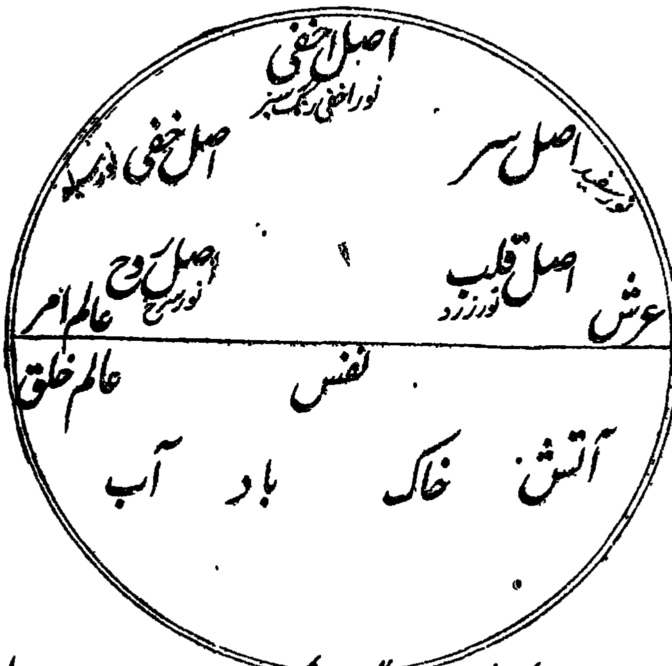
دوسرا باب اصطلاح مین نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ و چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم کے

فصل بیان مین لطائف عشرہ اور اوسکے مشغولی کے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ اور اونکے تابعون نے تحقیق کیا ہے کہ انسان مرکب ہے دس لطیفون سے پانچ عالم امر سے ہین قلب اور روح اور سر اور خفی اور اخفی اور پانچ عالم خلق سے ہین نفس اور آب آتش خاک باد عالم امر اوسکو کہتے ہین کہ بمجرد امر کن کے ظہور مین آیا اور عالم خلق بتدریج پیدا ہوا اور دائرۂ امکان شامل ہے ان دونون عالم کو نصف دائرہ جو بالاے عرش ہے عالم امر ہے نصف عرش سے فرش تک عالم خلق ہے جب اللہ تعالی نے ہیکل جسمانی انسان کو پیدا کیا تب لطائف عالم امر کو چند جگہہ پر اس جسم انسان مین بطور ودیعت کے تعلق اور تعشق بخشا اوسوقت یہ لطائف اپنے کو اور اپنی اصل کو

که انوار مجرده تھے بھولکر اس جسم ظلمانی کے تلذ ذمین فریفتہ ہوکر ایسے پھنسے که که کبھی بھولے سے بھی اپنے وطن اصلی کو اور اپنی اصل اور قرب آلہی کی لطف کو یاد کرکے متوجہ نہیں ہوتے ہیں ؎ گدائی در جانان بسلطنت مفروش کسی ز سایہ این در بآفتاب سد ۔ اسلیئے ذکر شغل نکالا گیا ہے کہ تزکیہ او تصفیہ سے ظلمت جسمانی دفع ہو پھر راہین اوس عالم کی نظر آوین ؎

آن وطن شہر یست کانرا نام نیست	آن وطن ملک عراق و شام نیست
گفت معشوقی بعاشق کای فتا	تو بغربت دیدهٔ بس شہرہا
پس کدامی شہر زانہا خوشترست	گفت آن شہری که در وی دلبرست

دائرهٔ امکان



قلب بائین پستان کے نیچے دو انگلی کے فاصلہ پر ہے روح داہنی پستان کے

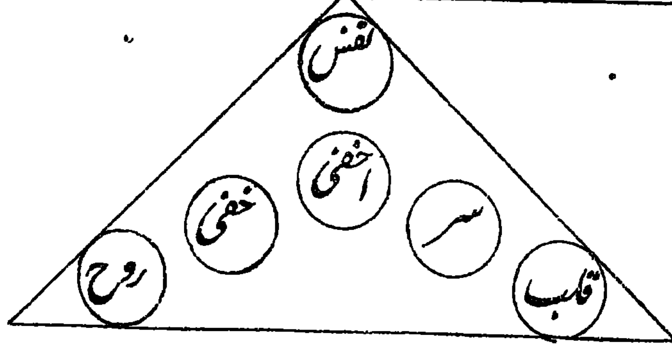
نیچے دو انگلی کے فاصلہ پر ہے سر مابین پستان کے برابر دو انگلی کے فاصلہ پر سینہ کیطرف مائل ہے اور خفی داہنی پستان کے برابر سینہ کیطرف دو انگلی کے فاصلہ پر ہے اخفی بیچ سینہ مین علاقہ اور جگہ اپنی رکھتا ہے جب کسی بندہ پر اللہ اپنا فضل کرتا ہے تو اوسکو کسی دوست کی پاس پہونچا دیتا ہے کہ وہ بزرگ ریاضات اور مجاہدہ سے تزکیہ اور تصفیہ باطن کا کر کے اوسکو اپنی اصل کیطرف متوجہ کر دیتے ہین چونکہ ہمت طلبہ کی بالفعل قاصر ہے اسلیے ہر چیز مین مشائخ نے اعتدال اختیار کیا ہے اور اپنے طالب کو اتباع سنت اور اجتناب بدعت کا حکم فرمایا ہے اسی لیے ذکر خفی کو ذکر جہری پر اختیار کیا ہے کہ ستر درجہ زائد فضیلت ذکر خفی کی ذکر جہری پر ہے ؎

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	کان سوختہ را جان شدہ آواز نیامد

اور اس طریقہ مین تین شغل کا معمول ہے پہلا شغل ذکر ہے اسم ذات ہو یا نفی اثبات ہو اسم ذات اسطرح پر کہ زبان کو تالو مین لگائی اور دلکو وسوسہ اور حدیث النفس سے خالی کرے اور صورت اوس بزرگ کی کہ جس سے تلقین ذکر کی پائی ہے بڑے ادب سے اپنے خزانہ خیال مین رکھے یا دلمین رکھے اور دل کی زبان سے کہ محل اوسکا بائین پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلہ پر ہے اللہ اللہ کہے اور اس اسم مبارک کی تعریف کو کہ ایسی ذات جو صفات کاملہ کے ساتھہ موصوف ہے اور منزہ ہے جملہ نقایص سے

کہ او سپر ہم ایمان لائے ہین لحاظ رکھے اور تمام اوقات رات دن مین اس فکر پر مواظبت کرے یہانتک کہ قلب ذکر سے جاری ہو جاوے بعد اوسکے لطیفہ روح سے ذکر کرے بعد اوسکے لطیفہ سر سے بعد اوسکے لطیفہ خفی سے پھر لطیفہ اخفے سے اللہ اللہ کرے پھر لطیفہ نفس سے کہ محل اوسکا بینائی ہے پھر لطیفہ قالبیہ سے ذکر کرے کہ محل اوسکا تمام بدن ہے تاکہ ہر رگ و پا سے ذکر جاری ہو اور اسکو سلطان الاذکار کہتے ہین

اندر تگ و پوی و جست جوی دگرند	شعر	ہر کس بقدرت در آرزوے دگرند



مخفی نرہے کہ تصور صورت شیخ جسکو عرف مین تصور شیخ کہتے ہین دفع وسوسہ مین بہت مفید ہے اور اسیکو انکے یہان رابطہ کہتے ہین ذکر بغیر رابطہ کے مفید نہین ہوتا ہے اور طریقہ ذکر نفی اثبات کا یہ ہے کہ پہلے سانس کو ناف کے نیچے روکے پھر مقام ناف سے لفظ لا کو خیال سے دماغ تک کہینچکر لاوے پھر آلہ کو داہنے مونڈھے پر لاوے اور لفظ الا اللہ کو دل پر مارے اسیکو ضرب لگانا کہتے ہین پھر اسطرح ضرب لگاوے کہ اوسکا اثر دوسرے لطیفون پر پہونچے اور لفظ محمد رسول اللہ کو سانس کے چہوڑنے کیوقت خیال سے کہے

اگر حبس نفس ضرر کرے تو بغیر حبس کے کرے حبس نفس شرط نہین ہے ذکر نفی اثبات مین لحاظ معنے کا کرے مثلاً لفظ لا کے کہنے کیوقت خیال کرے کہ کچھہ مقصود ہمکو نہین ہے سوا ے ذات حق کے اور تمام ہستی کے نفی کرے یعنی اپنی ہستی کی نفی کرے اور تمام موجودات کی نفی کرے اثبات کیوقت ذات حق سبحانہ تعالے کا لحاظ رکھے دوسرا شغل رابطہ ہے یعنی مرشد کی صورت اندر دل کے یا مقابل دلکے خیالمین رکھے اپنی صورت کو صورت شیخ سمجھے اور جب یہ تصور یعنی رابطہ غالب آتا ہے ہر چیز مین صورت شیخ کی نظر آتی ہے اسکو فنا فی الشیخ کہتے ہین الغرض محبت شیخ بھی رابطہ ہے تیسرا شغل مراقبہ ہے کہ وہ نگہبانی دلکی ہے خطرونسے اور نگرانی فیضان آلھی کی ہے بدون ذکر اور بدون رابطہ مرشد کے اور بعضون نے یہ تعریف کی ہے کہ مراقبہ انتظار فیض کا مبدا فیاض سے کرنیکو کہتے ہین اور لحاظ وارد ہونیکا اوس فیض کے اپنے مورد پر کرنا چاہیے اسیواسطے

ہر مقام مین مراقبات جدا جدا مقرر فرمائے ہین ؎

چو دل با دلبرے آرام گیرد	ز وصل دیگرے کے کام گیرد
ہمنشین جب ہی ایام بھلے آوینگے	بن بلاے مرے گھر آپ چلے آوینگے
گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہے	بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہے
ہر رنگ مین جلوہ ہی تیری قدرت کا	جس پھول کو سونگھتا ہون بو تیری ہے
عقل کے مدرسہ سے چلن عشق کی میکدہ مین آ	جام شراب بیخودی اب تو پیا جو ہو سو ہو

مراقبہ احدیت یہ ہے کہ سر جھکا کر آنکھہ بند کرکے خیال کرے کہ اوس ذات جامع الکمالات کا فیض میرے قلب مین آتا ہے یہ مراقبہ دائرہ امکان مین کرتے ہین مبتدی کو پہلا مراقبہ اسیکا بتاتے ہین مراقبہ معیت علما معیت علمی کے قائل ہین اور صوفیہ معیت ذاتی کے بس اسجگہ اختلاف سے قطع نظر کرکے یون لحاظ کرنا چاہیے کہ جو معیت اوس تقدس و تعالی کو لایق ہے ذاتی ہو خواہ صفاتی اور جس معیت سے قرآن شریف ناطق ہے اور ہمکو اوسکے ساتھہ ایمان ہے وہ ذات ہمارے ساتھہ ہے اور ہر ذرہ ذرات عالم کے ساتھہ ہے جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ اللہ معکم اینما کنتم یہ مراقبہ دائرہ ظلال اسما و صفات مین کہ ولایت صغری اوس سے عبارت ہے کرتے ہین



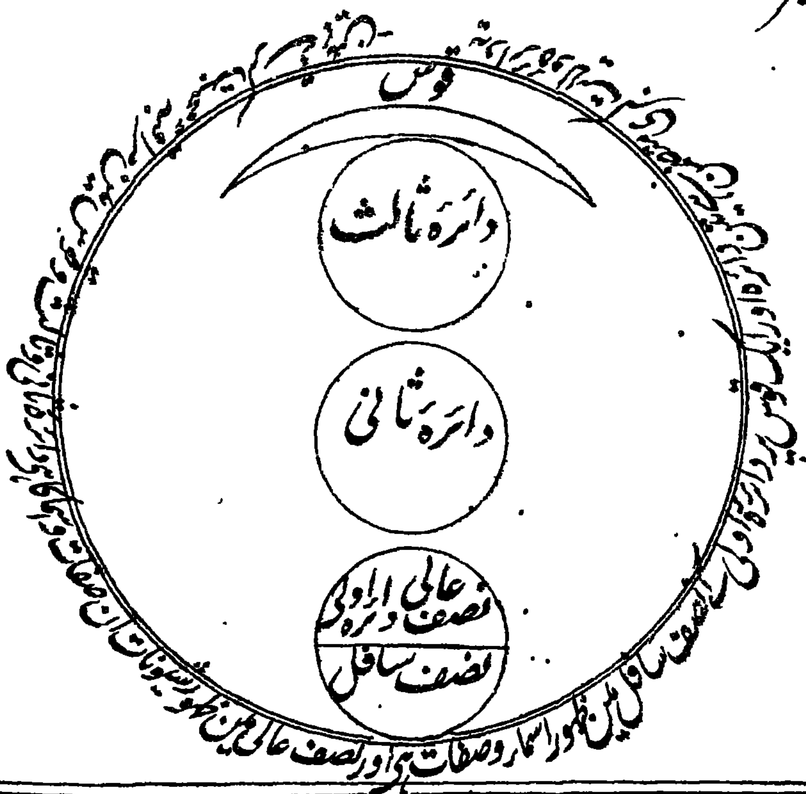
اس معیت کی مثال بزرگان دین نے یون لکھی ہے کہ جب غبار اوٹھتا ہے تو اوسمین فقط گرد اور تنکا نظر آتا ہے جب ہوا جاتی رہتی ہے تنکا اور گرد زمین پر گرجاتی ہے تو اس جگہہ مسئلہ نیست ہست نما اور ہست نیست نما کا یاد آیا ہوا جو اوسمین ہے خاک کو بصورت بگولا لیے پھرتی ہے وہ نیست نما ہے اور خاک اور تنکا ہست نما ہے مگر واقع مین نیست ہی اسیطرح

ہمکو آپکو اوسکی قدرت لیے پہرتی ہے جب اوسکا ارادہ ہمسے کنارہ ہوا ہم کچہہ نتہے

شعر

ای زاہد ظاہر بین از عشق چہ می پرسی	او در من و من در وی چون بو بگلاب اندر
درین دیار بآن زندہ ام کہ گاہی	نسیم عاطفتی زان دیار مے آید

مراقبہ اقربیت سطر جیر کرتے ہین کہ وہ ذات کہ زیادہ قریب ہے میری شہرگ سی اوسکا فیض آتا ہے جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نے نحن اقرب الیہ من حبل الورید یہ مراقبہ دائرہ ولایت کبری مین معمول ہے ؎ دوست نزدیکتر از من بمن ست وین عجب تر کہ من از وی دورم ✤ ہر کہ بوئی بشنوم از بوی او ✤ مست رفتم بیخبر در کوی او ✤



مخفی نرہے کہ علاوہ اسکے اور مراقبات بہت ہین یہانتک کہ تمام عالم
تمام معانی قرآن مراقبہ ہے غرض یہ ہے کہ جس چیز مین تفکر کرے مراقبہ ہی ہے
کتاب کے طول کا خوف ہی شائقین کو چاہیے کہ رسائل و کتب خاندان
مجددیہ وغیرہ سے معلوم کرین ازانجملہ مراقبہ اسمی الباطن ہی اور مراقبہ کمالات
نبوت اور مراقبہ کمالات رسالت اور مراقبہ کمالات اولوالعزم اور مراقبہ
حقیقت کعبہ اور مراقبہ حقیقت قرآن + شعر (از نور میان) کہلا جب سے
عقدہ کیسکے دہن کا × ہوئے راز مخفی عیان کیسے کیسے + تجلی سے اوسکی
ہوئے ہین شگفتہ × گل و غنچہ و بوستان کیسے کیسے + اور مراقبہ حقیقت صلوٰۃ
اور مراقبہ معبودیت صرفہ اور مراقبہ خلت اور مراقبہ محبت ذاتی اور مراقبہ
محبت ممتزجہ با محبوبیت اور مراقبہ محبوبیت صرفہ اور مراقبہ حب صرف
و مراقبہ لاتعین بیان تعریف توجہ مین معمول حضرات مشایخون کا
اسطرح پر ہے کہ اول توجہ القاے ذکر کے لیے لطائف مین طالب کے
فرماتے ہین اور طریقہ توجہ دینے کا اسطرح پر ہے کہ شیخ اپنے قلب کو طالب
قلب کے سامنے رکھکر جناب الٰہی مین التجا بواسطہ مشایخ کرام کے یون
کرے کہ انوار ذکر جو میرے قلب مین جانب پیران کبار سے پہونچے ہین
قلب مین اس طالب کے آوین اور توجہ اور ہمت صحیح اوسکے قلب کے
طرف کرے انشاءاللہ عنایت الٰہی سے چند توجہ مین حرکت ذکر کے

قلب مین اوسکے پیدا ہوگی اور اسیطرح اپنی روح کو اوسکی روح کے مقابلہ مین رکھکر توجہ کرے کہ نور ذکر کہ لطیفہ روح مین میری روح سے پیران کبار سے پہونچا ہے روح مین طالب کے القا کرتے ہین اور اسیطرح سب لطائف کیطرف رجوع کرتے ہین

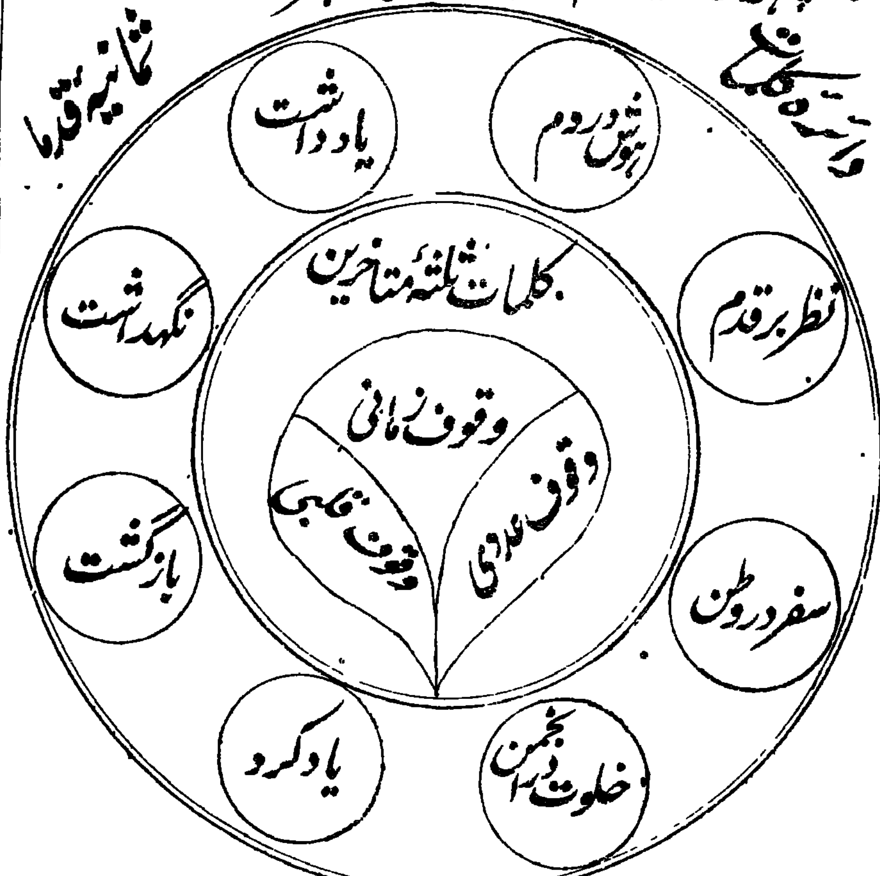
تعریف مین قطب الارشاد کے

انکا بڑا مقام ہے سب اولیا اللہ اوسکے ماتحت ہین شعر از نور میان

ہمہ را بستۂ گیسوی پریشان داری	غمزۂ خاص بہر گبر و مسلمان داری

قطب الارشاد اوسکو کہتے ہین کہ وہ اپنے زمانہ مین ایک ہی ہوتا ہے اور عالم ظلمانی نور ظہور سے اوسکے نورانی ہوتا ہے اور نور ارشاد اوسکا شامل تمام عالم کو ہوتا ہے عرش سے فرش تک جس کسیکو کہ رشد ایمان اور معرفت اور ہدایت حاصل ہوتی ہے اوسیکے ذریعہ سے ہوتی ہے بیواسطہ اوسکے کوئی شخص اس دولت کو نہین پہونچسکتا ہے نور ہدایت اوسکا مثل دریائے محیط کے تمام عالم کو گہیرے ہوئے ہے اور وہ دریا منجمد ہے کہ حرکت نہین کرتا ہے پہر جو شخص کہ متوجہ اوس بزرگ کا ہے اور اوس سے اخلاص رکھتا ہے یا وہ بزرگ متوجہ اوسکی طرف ہے توجہ کے وقت ایک روزن اوسی دریا سے کہول دیا جاتا ہے بقدر توجہ اور اخلاص کے اوس دریا سے سیر ہوتا ہے یا کوئی ذکر مین مشغول ہے اور اوسکو اس بزرگ کی خبر نہین اور انکار بہی

اوسکو نہین ہے اوسکو فیض حاصل ہوتا ہی لیکن صورت اول مین زیادہ نفع ہوتا ہی
اور اگر کوئی منکر اوس بزرگ کا ہی یا وہ بزرگ اوس سے رنجیدہ ہی ہر چند ذکر مین
مشغول ہو مگر ہدایت سے محروم رہیگا وہی انکار اوسکا سد راہ ہی بغیر اسبات
کے کہ وہ بزرگ متوجہ عدم افادہ ہووے یا ضرر کا اوسکے قصد کرے اور دوسری
جماعت کہ اخلاص اور محبت اوس بزرگ سے رکہتے ہین ہر چند کہ توجہ مذکور یا ذکر
الٰہی سے غافل ہین مگر نور رشد و ہدایت اون جماعت کو پہونچتا ہی بس یہی
مقام حضرت قبلہ کا تہا واضح ہو کہ کلمات خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ سرہم کہ بنا طریقہ اون
کلمات پر ہی اس دائرہ مین مرقوم ہوتی ہین طالب کو انپر عمل کرنے سے ترقی ہوتی ہے



ہوش در دم کے معنی یہ ہین کہ سالک اپنی ہر سانس کی آمد وشد کو خیال کرے کہ ذاکر ہے یا غافل یہ خیال اسکو آہستہ آہستہ مقام دوام حضور مین پہونچاویگا نظر بر قدم عبارت ہے اس سے کہ سالک کو چاہیے کہ چلنے مین نظر اپنی قدم پر رکھے اور بیٹھنے مین فقط اپنے سامنے دیکھے اور دلہنے بائین چیزین نہ دیکھے اسیطرح کان کو بھی آدمیونکی آواز کیطرف کہ کوئی کیا بولتا ہے خیال نکرے اور حکایات وقصص کے سننے سے بھی احتراز رکھے کہ طبیعت ایکسو رہے سفر در وطن عبارت ہے انتقال کرنیسے صفات بشری کے صفات ملکوتی کیطرف اسطور پر کہ دریافت کرتا رہے اپنے نفس مین آیا محبت غیر اللہ کی دلمین باقی ہے یا نہین اگر باقی ہے تو توبہ کرے اور خلوت در انجمن عبارت ہے اوس سے کہ قلب سالک کا ہمیشہ یاد حق سبحانہ تعالی مین مشغول رہے ہر حال مین اور ہر وقت مین توجہ الی اللہ شعر

یک چشم زدن غافل ازآن ماہ نباشی	شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی
از درون شو آشنا وز برون بیگانہ وش	این چنین زیبا روش کم میشود اندر جہان

یاد کرد عبارت ہے اللہ کے ذکر سے اسم ذات ہو یا کہ نفی و اثبات باز گشت عبارت ہے اس سے کہ اثنائے ذکر مین دل سے مناجات حق سبحانہ تعالے سے کرتا رہے کہ آلہی مقصود میرا توہی ہے اور تیری رضا مین ترک کیا دنیا کو اور نعمت اپنی ہم پر تمام کر

نگہداشت عبارت ہے خطرہ کے دفع کرنیسے وقوف عددی
عبارت ہے رعایت عدد سے ذکر قلبی مین وقوف قلبی عبارت ہے
توجہ رکھنے سے طرف قلب کے اور قلب کی توجہ طرف اللہ کے
اور وقوف زمانی عبارت ہے محاسبہ اوقات سے واضح
ہو کہ فنا کی چار قسم ہے اول فناء خلق یعنی امید وبیم ماسوائے
خدا سے نرہے دوسری فنا سے ہوا کہ بجز حق سبحانہ تعالی کی
کوئی آرزو نرہے ؎

بچہ تسکین کنم این دیدہ و دل راکہ مدام	دل ترا میطلبد دیدہ ترا میخواہد

شعر

کسی آرزو کی دلمین نہین اب ہی سمائی	جسے کہے خواب غفلت سو وہ نیند مجکو آئی

الیضاً

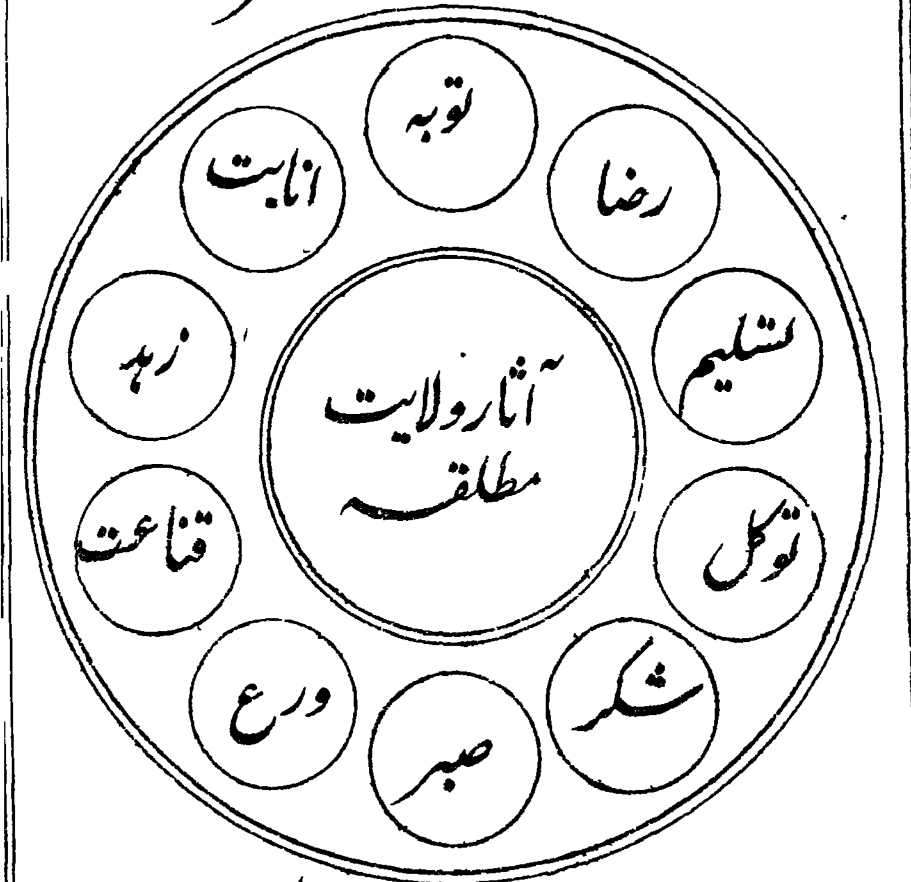
صد تمنا در دلت ای بو الفضول	کی شود نور خدا در دل نزول

تیسری فناء ارادہ یعنی کوئی ارادہ نرہے چوتھی فنا فعل کہ بے
بصر و بے بسمع و بی منطق و بی بطش و بی مشی و بی بعقل جلوہ گر ہووے ؎

علم حق در علم صوفی گم شود	این سخن کے باور مردم شود

مقام ولایت بغیر حصول مقامات عشرہ مندرجہ ذیل کے حاصل
نہین ہو سکتا ہی

دائرہ مقامات عشرہ



چونکہ مقامات عشرہ مین تمام اولیاء اللہ ہوے ہین کتب قدما سے تفصیل
معانی ہر ایک کی دریافت کرنا چاہیے اصطلاحات دیگر عالم معنی
اور عالم حقیقت ایک چیز ہے اور یہ ذات اور صفات اور اسمائے سے مراد ہے
اور عالم مثال اسکے تحت مین ہے اور یہ ظل عالم معنی کا ہے اور بعض صوفیہ
اسکو عالم نفوس بہی کہتے ہین اور خواب مین جو کچہہ دیکھتے ہین اوسکو صورت
عالم مثال کہتے ہین اور بعض جگہہ سے یون سمجہا جاتا ہے کہ عالم ارواح بہی
کہتے ہین مکاشفہ اوسکو کہتے ہین کہ ناسوت اور جبروت اور ملکوت و لاہوت

سالک پر کھل جاتے ہین اور جو واقعہ کہ دنیا مین صادر ہوں اول
حق تعالی دوستونکو اپنے مطلع فرماتا ہے تجلی ظہور وجود اور روشن
ہونا ظہور حق کا اشکال مختلفہ سے ہے قرب ساتھہ عہد ازلی کے وفا کرنا
یعنی شریعت طریقۃ حقیقۃ کو نگاہ رکھنا تلوین ایک مقام سے دوسرے
مقام پر جانا تمکین زوال بشریت کا اور مرتبہ فنا مین پہونچنا صدیق
وہ ہے کہ قوت نظریہ اوسکی مثل انبیا کے ہو اور ابتداے عمر سے
جھوٹھہ وغیرہ بولنے کی اوسکی عادت نہو اور معاملات نبوت مین اوسکی
تشویش نہو مقام میم کے فتحہ کے ساتھہ اصطلاح سلوک مین عبارت ہے
قایم ہونیسے بندہ کی عبادت مین مقام انس آرام لینا سالک مبتدی کا
ساتھہ ذکر اور طاعت کے اور منتہی کا ساتھہ ذات کے اور مشاہدات کے
تعریف فنا کی یوں ہے اپنے حالکی خبر نرکھتا ہو اور ہوش رکھتا ہو مشاہدہ
حق سبحانہ تعالی کا ممکن نہو اوسکو کہ اپنی خبر دے اور سواے ذات
حق کے اوسکو آرام ملے۔

بیان اذکار و اشغال قادریہ

فقیر نے ایکروز خواب مین دیکھا کہ ایک نور آسمان سے زمین تک دیکھا اوسمین سے آواز آتی ہے کہ تم شیخ عبد القادر
جیلانی کو کیوں نہین مانتے ہو یا یون لفظ ہو کہ تم اونکو مانو الغرض معنی اوسکے یاد ہین لفظ پورا یاد نرہا اس
خاندان مین ذکر جہری اوسط درجہ کا فرماتے ہین اور اس ذکر کی دو قسم ہین اول اسم ذات دوسرے نفی

اثبات اسم ذات کو کئی طریقے سے کرتے ہین یک ضربی دو ضربی سہ ضربی
چار ضربی دوسری قسم نفی و اثبات ہے جسمین دو زانو روبہ قبلہ ہو کر آنکھہ بند کرکے لفظ لا کو ناف سے
داہنے مونڈہے تک کہینچکر لاوے پھر الٰہ کو دماغ سے باہر کرے بعد اوسکے الا اللہ کو شدت
اور قوت سے دل پر ضرب مارے اور نفی کرنیکے وقت نفی معبودیت و مقصودیت ماسوائی
کرے دوسری قسم اثبات و نفی کی یہ ہے کہ سالک کو چاہیے کہ ہوشیار اور بیدار ہو ہر سانس کے
نکالنے پر اسطرح کہ جب سانس باہر آوے تب دل کی زبان سے لا الٰہ کہے اور جسوقت سانس اندر
جاوے الا اللہ کہے اکابر صوفیہ کے نزدیک اسکو پاس انفاس کہتے ہین پھر جب شوق
اور غلبہ محبت اور ہمت تمام فکر کی طرف پیدا ہوا اور ایثار حضرت حق اور طلب
اوسکی غالب ہوا اور حلاوت سکوت مین پاوے اور نفرت کلی کلام سے
اور مشاغل دنیاویہ سے حاصل ہوا اوسوقت مراقبہ کرے واضح رہے کہ مراقبہ
مشتق ہے مادہ ترقب سے یعنی انتظار فیض کا جانب الٰہی سے کرنا اور وہ چند قسم پر ہے
پہلے معنی کلی اوسکے بیان کرتا ہون تاکہ سب جزئیات پر صادق آوے اور وہ تلفظ
کرنا ہے آیۃ کلمہ کو زبان پر یا تخیل کرنا اوسکا ہی دلمین اور سمجھنا اوسکے معنی کا ہی
اچھی طرح سے بعد اوسکے تصور کرے کیفیت کو اوس معنی کے اور اوسکے مصداق کو پھر
جمع کرے اپنی دلکو صورت معہودہ پر اسطرح پر کہ دلمین اوسکے بجز اوس صورت کے
کوئی دوسری چیز نگذرے تاکہ متحقق ہووے اسمین نسیان ماسوا اسی اور اصل مراقبہ کی حدیث
شریف ہے کہ فرمایا حضرت جبرئیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ *

الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک

نقشہ مراقبات قادریہ

الله نور السموات والارض

الا انه بكل شيء محيط

هو الاول والآخر والظاهر والباطن

كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام

الم يعلم بان الله يرى

ونحن اقرب اليه من حبل الوريد

وظیفہ بعد نماز صبح سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ
وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ سو بار یا عزیز اکتالیس بار یا اللہ الا الہ الا انت ... لا الہ
پندرہ بار یا قیوم فلا یفوت من علمہ شیء ولا یؤدہ حفظہ ستائیس بار یہی وظیفہ بعد مغرب
کا ہے شغل اسم ذات مین ... قلب پر
لکھا ہوا تصور کرے

بیان طریقہ چشتیہ

اس فقیر کو خرقہ تبرک اور اجازت تعلیم اور صحبت حضرت شاہ امداد اللہ حنفی
چشتی صابری مہاجر مکہ معظمہ سے طریقہ چشتیہ مین ہے لیکن اس خاندان کی
لوگون کو تعلیم ذکر شغل کر سکتا ہون اس طریقہ مین مرید نہین کرتا ہون
ارشاد مرشد مصنف جناب شاہ امداد اللہ صاحب مین دیکھا ہو فقیر کو
اس کتاب کی اجازت حاصل ہے مختصر بیان کرتے ہین وظائف صبح
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان العلی العظیم وبحمدہ استغفر اللہ سو بار اور ایکسو ایک بار لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم مع بسم اللہ کے اور سو بار کلمہ طیب اور اکتالیس بار
یا حی یا قیوم لا الہ الا انت سئلک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ بعدہ رقعب
... الحروف کو بڑی کیفیت اسمین آتی ہے درود شریف سو بار
وظائف ... بعد نماز ظہر سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف
اور سورۃ انا فتحنا اور منزل دلائل الخیرات اور پانسو مرتبہ اللہ الصمد اور

[illegible] بار [illegible] وظائف عصر اور بعد عصر کے سورۂ [illegible] سیپارہ [illegible]

[illegible] آیۂ کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ؁

[illegible] وظائف مغرب بعد نماز مغرب سورۂ واقعہ اور سو بار کلمۂ طیب اور درود

[illegible] یا اللہ یا اللہ یا اللہ

[illegible] نماز عشا کے سورۂ سجدہ

یا سورۂ ملک اور سو بار کلمۂ طیب اور سو بار درود شریف اور ایکسو ایک بار

یا حی یا قیوم [illegible]

پڑھے ذکر اسم ذات و نفی اثبات مثل طریقۂ قادریہ کے ہے طریقہ مراقبہ

کا یہ ہے کہ دو زانو نماز کیطرح سر جھکا کے بیٹھے اور دلکو غیر اللہ سے خالی

کر کے حق سبحانہٗ تعالیٰ کی حضور یقین حاضر رکھے اول اعوذ و بسم اللہ پڑھ کے

تین بار اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی زبان سے تکرار کرے پھر مراقب ہوکر

اسکے معنونکا ملاحظہ کرے اور جانے کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ حاضر ناظر میری ساتھ ہے

نقشہ مراقبات چشتیہ

هو الحی القیوم

كل من عليها فان و يبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام

الله حاضري الله ناظري الله معي

اينما تولوا فثم وجه الله

الم يعلم بان الله يرى

وهو معكم اينما كنتم

كان الله عليكم رقيبا

ونحن اقرب اليه من حبل الوريد

وهو بكل شيء محيط

هو الاول والآخر والظاهر والباطن

وفي انفسكم افلا تبصرون

ف مراقبہ مشتق ہے رقیب سے اور رقیب نگہبان کو کہتے ہیں یعنی دل کو یاد ماسوا اور خیال غیر حق سے بچا دے ۱۲ ف سالک اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی کو دل میں خیال کرے اور تصور کرے حضوری اوس باری تعالیٰ کو اور اوس کی نظر کو اور معیت اوس کی ساتھ تنزیہ کے بجہت اور بیکان سے خیال کرے تاکہ استغراق اس تصور میں پیدا ہو ۱۲ ف ترجمہ وہ ساتھ تمہارے ہے جہاں کہیں تم ہو معیت حق تعالیٰ کی ہر حالت قیام میں قعود میں خواب میں بیداری میں خلوت میں جلوت میں شامل تصور کرے بالفظ مذکور کے ۱۲ منہ مدظلہ

ایکروز جناب شاہ امداد اللہ صاحب نے فرمایا کہ مین بہت مقروض تہا ہمارے
مرشد تشریف لاے اور چوکھٹ دروازہ کی پکڑ کر فرمانے لگے کہ تم بہت
قرضدار ہو مینے کہا جی ہان ارشاد ہوا کہ تم درمیان صبح کی سنت کے
اور فرض کے اکتالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑہا کرو راقم کو ارشاد ہوا کہ محبت کے لیے
یا عزیز ایکسو ایک مرتبہ یا ودود ایکسو ایک مرتبہ یا بدوح اا مرتبہ
واللہ المستعان علی ما تصفون ؎ سات مرتبہ اور درمیان پڑہنے
اس آیت کے اسم مبارک اللہ کو پیشانی پر سات بار لکہے محبت ہو جاویگی
جسکو ان اوراد کی ضرورت ہو راقم سے اجازت حاصل کرے اور طریقہ
زکوٰۃ دریافت کرلے مثنوی مولانا روم کی فقیر نے مکہ معظمہ مین آپ ہی
سی پڑہی ہے اور سب مین بہی اجازت فقیر کو ہے

باب تیسرا ارشادات وظایف مین

حضرت قطب فلک توحید فلک قطب تفرید مرکز دائرۂ کرامات دائرۂ مرکز
ولایت صاحب فضل رفیع و کشف وسیع شیخ باسرار صمدانی مرشح بانوار ربانی غیاث
الاسلام والمسلمین متخلق باخلاق رب العالمین محی سنت ماحی بدعت
اعنے حضرت افضل المحققین والمحدثین جناب مولانا شاہ فضل رحمان
حنفی آفاقی کی ہے ؎ جہان سوزی اگر در غمزہ آئی ✤ شکر ریزی
اگر در خندہ باشی ✤ فقیر کو بیعت اور صحبت اور خرقہ ارادت اور تعلیم

اور تلقین اور اجازت حضرت قبلہ سے ہے معذرت قبل اسکی جو ہمنے
حکایات بیان کی ہین بعض سمعی ہین اور بعض آنکھونکی سامنے کی بات ہے روایت لفظی کا
ذمہ دار یہ فقیر نہین ہے حتی الوسع کوشش روایت باللفظ کی کی ہے معمولاً مین
فقیر نے اکثر جو حضرت سے خود سنا ہے اوسکو لکھدیا ہے پہلا روز تہا کہ ہم
بعد مغرب مسجد مراد آباد مین پہونچے ارشاد ہوا کہ کہان آئے ہو عرض کیا کہ
تنہائی مین عرض کرینگے ارشاد ہوا کہ ابھی کہدو عرض کیا کہ ہادی کی تلاش
مین آیا ہون فرمایا کہ ہادی تو سب جگہہ ہے ہمنے کہا کہ ہادی جو عبارت
پیر سے ہے اوسکی تلاش مین نکلا ہون ارشاد ہوا کہ وضو ہے عرض کیا کہ
باوضو رہتا ہون آپ بہت خوش ہوے تکبیر ہوئی آپ امام ہوے ہم
لوگ مقتدی ہوے بعد نماز عشا گہر مین کہانا کہا کر مقبرہ مین تشریف لیگئے
اور پہر آپنے مجکو مسجد سے طلب کیا اور اشعار عاشقانہ حضرت مولانا روم کے
سنانا شروع کیے اُسوقت مجہپر کیفیت بیخودی کی طاری رہی فرمایا کہ
مثنوی پڑہا کرو کہ تین سو آدمی قطب اور ابدال ہوگئے راقم نے عرض کیا کہ
معانی کے خیال کرکے پڑہنے والے یا فقط لفظ کے پڑہنے والے ارشاد
ہوا کہ نہین فقط لفظ کے پڑہنے والے بعد اوسکے آپنے چیخ ماری اور
فرمایا کہ کتنی بڑی نسبت حضرت مولانا روم کی ہے اور پہر فرمایا کہ مثنوی
مولانا روم بہت پڑہا کرو + راقم لکھتا ہے کہ سچ ہے کہ فیضان کلام مولانا

روم ایسا ہی ہے چنانچہ فرمایا مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے شعر

مثنوی مولوی معنوی	ہست قرآن در زبان پہلوی

اوسوقت سے کہ حضرت نے یہ سب ارشاد فرمایا رفتہ رفتہ عالم ظاہر کا تعلق جاتا رہا

شعر

گیا مکتب عشق مین جب سے کہ دل مرا ہوش اب بجا نرہا
جو حروف خرد کو پڑھا تہا مین کچھ مجھی درس وہ یاد نرہا

رباعی

ہوشم نہ مصاحبان و خویشان بردند	این کاکلہان موپریشان بردند
گویند چرا تو دل بخوبان دادی	واللہ کہ من ندادم ایشان بردند

پہر مولوی عبد الکریم صاحب پیرزادے کو تشریف لائے اوسوقت مجلس کلمات عشق سے گرم تہی آپ نے فرمایا کہ میاں تجمل حسین ایسا جی چاہتا ہے کہ جنگل کو چلے جاوین مگر شریعت روکتی ہے کہ حقوق اولاد اور زوجہ کے ہمارے متعلق ہین مجلس برخاست ہوئی آپ نے خادم سے فرمایا کہ ایک مہمان کا کہانا لاو فقط ارشاد ہوا کہ شغل اسم ذات کا کیا کرو یعنی اللہ اللہ قلب سے کہا کرو پہر دوسرے سفر مین ارشاد ہوا کہ اثبات نفی کیا کرو تیسرے سفر مین ارشاد ہوا کہ مراقبہ کیا کرو چوتہے سفر مین ارشاد ہوا کہ محبت شیخ سے رکہا کرو کہ اصل چیز ہے جسکو ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہین

کہ اس طریقہ نقشبندیہ مین تین شغل ہین پہلا ذکر ہے اسم ذات ہو خواہ نفی و
اثبات ہو دوسرا شغل مراقبہ ہے تیسرا شغل رابطہ شیخ ہے یعنی اپنے
پیر سے محبت رکہنا بیان مسئلہ تصور شیخ کا ارشاد ہوا کہ اللہ اللہ
دل سے کیا کرو فرمایا رسول خدا صلے اللہ وعلیہ وسلم نے کہ بدن انسان مین
ایک ٹکرہ گوشت کا ہے کہ جب وہ بگڑا سب بدن بگڑا اور فرمایا وہ قلب ہے
جب حضرت قبلہ نے اسم ذات کی تعلیم کی جسکی تعریف باب اصطلاح
مجددیہ مین بیان ہوئی چونکہ مجددیہ کے یہان اپنے مرشد کی صورت
رکہنا سامنے شرط ہے اور استمداد روحون سے بہی شرط ہے اس بناپر اوسوقت
حکیم مولوی احمد اللہ صاحب رئیس مونگیر نے کہ ایک صالحین مین سے ہین
حضرت قبلہ سے پوچہا کہ تصور شیخ بہی کیا کرین یا نہین آپ خفا ہوے کہ
یہ ہرگز نہ کرنا ہمارے طریقہ مین نہین ہے خلوص سے اللہ کو حاضر ناظر سمجہکر
اللہ اللہ کرو مگر اونکو تسکین نہین ہوئی اور سمجہہ مین نہین آیا تب کانپور
آکر جناب مولانا محمد علی صاحب سے حضرت قبلہ کی مشرب کی تحقیق کی پہر تنہائی
مین حضرت قبلہ سے راقم نے عرض کیا کہ جب مین ذکر الہی مین مشغول ہوتا
ہون تو آپ کا خیال آجاتا ہے اور صورت آپکی بلا قصد خیال کے سامنے
آہی جاتی ہے ارشاد ہوا کہ ہائے لکہا پڑہا تمنے سب چوپٹ کیا تمکو یاد نہین
ہے کہ ایک صحابی تہے کہ اونکو اپنی بیبی سے بڑی محبت تہی نماز مین بہی اونکو

خیال اونکا آجاتا تہا شاید یہہ بہی فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی فرمائی تہی کہ جب تک تمکو محبت اپنی اہل وعیال سے زائد پیغمبر کے ساتہہ نہو گی مسلمان کامل نہوگے اوسوقت ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ مجکو آپ سے زیادہ اپنی بیبی سے محبت ہے اوسوقت یہ ارشاد ہوا کہ خلقی محبت مین انسان مجبور اور معذور ہے مگر احکام رسول کیوقت حکم رسول کو ترجیح دی اور کسی کی نمانی غرض حضرت پیر ومرشد کی یہ تہی کہ بلا ارادہ اگر صورت شیخ کی ذکر کیوقت آجاے تو مضایقہ نہین مگر طریقہ خاص سے کہ اندر ذکر کے قلب مین صورت شیخ کی عمداً رکھنا اسکو حضرت قبلہ نے منع فرمایا [۱] نقل ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا محبت وہبی ہے کسب اسمین نہین ہے تعلیم اسم ذات کی ہمارے یہان اسطرح ہے کہ زبان کو تالو سے لگاے رکہے اور دلکو تمام خیالات سے خالی کرکے دلکی زبان سے کہ جگہہ اوسکی بائین پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگلی کی ہے اسم مبارک اللہ کو کہے اور دن رات چلتے پہرتے اوٹہتے بیٹہتے اوسکی مواظبت کرے تاکہ دل مین ذکر الٰہی جاری ہو جاے

دلم چو قبلہ نما فارغ از طپیدن نیست	بعالمی کہ منم رسم آرمیدن نیست
ازجان خیال آن قد رعنا نمیرود	نقش جمال او ز دل ما نمیرود

مسئلہ نفی اثبات ارشاد ہوا کہ فقط لا الٰہ الا اللہ کو سو مرتبہ

[۱] چونکہ پہلی تعلیم مین لحاظ سنت کا اور عادات اصحاب کے مد نظر تہے اسلیے یہہ تعین خیال نہتا کہ توحید مین رخنہ آجاے بعد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیمات مین بتدریج [illegible] اختلافات ہوے خصوصاً اتباع حضرت مرزا مظہر جان جانان رحمۃ اللہ علیہ [illegible] متقدمین مجددیہ مین اختلاف تعلیم ومقامات مین [illegible] مین جو مقامات تہے انمین بعد اون مقامات کے [illegible] تعلیم دیگئی ۱۲

کہہ لیا کرو پہر بہت روز کے بعد ارشاد ہوا کہ ۱۱ سو ہم پڑہتے ہین تم ہی پڑہ لیا کرو اور فرمایا کہ مین پہلے ۱۲ ہزار لا اله الا الله پڑہتا تہا اب جب سے بوڑہا ہو گیا ہون ۱۱ سو مرتبہ پڑہتا ہون اسلیے راقم نے شمار دانہ حضرت قبلہ کا گیارہ دانہ دیکہا تہا فقیر نے عرض کیا کہ فقط لا اله الا الله پڑہتے ہوے مجہے شرم آتی ہے ارشاد ہوا کہ لا اله الا الله الله سبحانہ وتعالےٰ کا نام ہے اور کہا کہ جنکا تم شرم کرتے ہو اونہین نے بتایا ہی کہ تنہا لا اله الا الله پڑہو من قال لا اله الا الله دخل الجنة پہر ارشاد ہوا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو سیکڑے پر ایک مرتبہ محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم کہہ لیا کرو راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ طریقہ ذکر لسانی کا ہے اب ذکر قلبی اثبات نفی کا جسکو اصطلاح مجددیہ مین ہمنے بیان کیا ہے حضرت قبلہ کے نزدیک بہی اوسیطرح سے تہا یعنی لفظ لا کو ناف سے کہینچے اور دماغ تک لیجاے اور اله کو داہنے مونڈہے پر لائے اور الا الله کی ضرب دلپر لگائے اور لا اله کہتے وقت لا معبود کی نیت کرے اور طالب کبہی لا مقصود کی بہی نیت کرے مگر یہ سب خیال سے شغل کرے شعر

شکر ہے تیری محبت کا شہا	دل جو ویرانہ تہا اب آباد ہے

ضرب کیوقت یہ خیال رہے کہ جس چیز سے قلب مالوف ہے اوسی کی نفی کے لیے ضرب لگاتا ہون اور بعضون نے یون بہی لکہا ہے کہ جب

سوال جو یاد و یکسا تہا جانا یہ کہ زبان نفی کی تعلیم ... دونون کا خیال ایک وقت جمع ہو جاتا ہی ایسی تعلیم نہین کی ۱۲

لفظ لا کو دماغ تک کھینچے تو اوسوقت خیال کرے کہ ہر خیر و شر بلکہ ہر شے معدوم ہے اور الا اللہ کیوقت ذات پاک حق کو کہ عدم اوسکا محال ہے ثابت کرے آپ ذکر جہریے کو ناپسند فرماتے تھے اور ذکر خفیے کو پسند فرماتے تھے یعنی باآواز بلند لا آلہ الا اللہ کی ضرب لگانا منع فرماتے تھے اور موافق اوسکے یہ شعر پڑہتے تھے مقولہ

حضرت قبلہ

بلبل نیم کہ نالہ فغان در چمن کنم	قمری نیم کہ طوق بہ گردن گلو کنم
پروانہ نیستم کہ بیکدم عدم شوم	شمعم کہ جان گدازم و دم بر نیاورم
ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

مخفی نرہے کہ حضرت قبلہ نے فقیر کو یہ بھی فرمایا کہ اثبات نفی کرنیکے وقت اگر آفتاب و ماہتاب کیصورت نظر آوے تو مضایقہ نہین نزدو کو نقل حضرت مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایک درویش فقط اللہ اللہ کہتے کہتے بیخود ہوگئے اوسوقت شیطان آپکی خدمت مین حاضر ہوا کہ تم اسقدر اللہ اللہ کرتے ہو اسکا کچھ جواب نہین آتا ہے کہ لبیک یعنی ہان ای بندہ مین حاضر ہون پہر اون درویش نے اللہ اللہ پکارنا چھوڑ دیا حضرت خضر ع کو حکم ہوا کہ جاؤ اوسکے پاس کیون اوسنے ہمکو پکارنا چھوڑ دیا اشعار مثنوی

آن یکی الله میگفتی شبی | تاکه شیرین گردد از ذکرش لبی
گفت شیطانش خموش ای سخت رو | چند گوئی آخر ای بسیار گو
گفت آن الله تو لبیک ماست | این نیاز و سوز و دردت پیک ماست
جان جاهل زین دعا جز دور نیست | زانکه یارب گفتنش دستور نیست
بر دهان و بر لبش قفلست و بند | تا ننالد با خدا وقت گزند
عارفان کین جام حق نوشیده اند | رازها دانسته و پوشیده اند
بر دهان قفلست و در دل رازها | لب خموش و دل پر آوازها

مخفی نرہے کہ آخر وقت کا وظیفہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی اسم ذات یعنی اللہ اللہ کہنا رہگیا تہا باقی سب اذکار اشغال بسبب علالت کے چہوٹ گئی تہی اب ان دونو حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تکمیل ولایت کی اسی اسم ذات سے کتنے بزرگونکو ہوئی تمام دنیا کے مقامات و دوائر سے یہی نفع ہے کہ محبت و عشق ذات حق سے ہو مقام انس سے حاصل ہو یہی اسما اور صفات کی تجلی سے ہے حضرت قبلہ کے یہان عام لوگونکو وظایف معمولی کے بعد یہی اسم ذات اثبات نفی کو بانواع مختلف بتا کر لطیفہ قلب تک لا کر چہوڑ دیتے تہے پہر اسی سے تقوے اور محبت اور انس اتنا ہو جاتا تہا کہ نسبت عشقیہ کے ساتھہ وہ طالب متصف ہوتا تہا بہت مریدونکو حضرت سے دیکہا ہے

کہ وہ حقی ہین اونکو نسبت انتقالی حاصل ہے اور وہ فقط یہی
تین چار چیزونکو خوب اچھی طرحسے حاصل کیے ہین اسی مین مست ہین اور
جیسے دوائر اور مقامات کتب مجددیہ مین موجود ہے وہ سب اونپر کہلتے
جاتے ہین کمال یہ دیکہا گیا ہے کہ حضرت قبلہ کے یہان ظاہری شغل مین جس سے
فیض مریدون کو دیتے تہے یہ کتابین تہین اول قرآن بعدہ حدیث
بعد اوسکے اشعار بزرگان مثل مثنوی وغیرہ کے پہر یہ احاطہ تقریر مین نہین
آسکتا ہے کہ جب آپنے کوئی مضمون فرمایا گو معمولی بات مثل نیچ شرا عبارات
فقہیہ سے بیان فرماتے ہر چیز کے انوار طالب پر جو سامنے ہوتا طاری
ہوتے تہے چونکہ وہ نسبت برقی کے طور پر ہوتے تہے طالب ناقص سے
نہین ٹہرتی تہی مگر عقول بالغہ کو انوار ہر کلام کے جو مراقبہ و مقامات سے
حاصل ہوتے تہے اونکو اسی سے حاصل تہے

بیان مراقبہ کا

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ تین شغل نقشبندیہ کے ہین پہلا ذکر دوسرا
مراقبہ اسکی تعریف بہت جگہہ گذر چکی یعنی اوس بیچون او بیچگون کے
سامنے انتظار فیض مین بیٹہنا یا یاد الٰہی کے دو طریقہ ہین ایک بذریعہ لفظ
وہ ذکر ہے خواہ اسم ذات ہو یا اثبات نفی ہو اور جب معنے مین
غور اور فکر ہو تو وہ مراقبہ ہی چنانچہ سنا ہے کہ ایک صاحب نے

مولانا صاحب قبلہ سے پوچھا کہ ذکر تو معلوم ہے فکر کسے کہتے ہین ارشاد ہوا
کہ مراقبہ اقربیت اور معیت کیطرف اشارہ ہے ایکروز کسی سے آپنے
ان اللہ مع المحسنین کے معنی فرمائے احسان کیطرف
اشارہ ہے کہ ان تعبد اللہ کانک تراہ پہلی تعلیم مراقبہ احدیت کے
طالب کو اسیکی تعلیم پہلے کرتے ہین اور مراقبہ معیت کی تعلیم کرچکے ہین
ورق کہولکر اصطلاح مین دیکہلو قول حضرت خواجہ یوسف ہمدانی
رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ صحبت رکہو ساتہہ اللہ کے اور اگر نہو سکے تو
صحبت رکھو ساتہہ اون لوگونکے جنکو اللہ کے ساتہہ صحبت ہے
تو اب مراقبہ کے معنی ہوے مصاحبت آلہی وہ مراقبہ اس آیت سے نکلا ہے
وھو معکم اینما کنتم اسکی مثال نسبت ہست نما اور نیست ہست
جیسے تنکا اور خاک کو ہوا کا اوڑالانا کہ ہوا نظر نہین آتی اور فقط تنکا اور
خاک نظر آتی ہے شعر

ای زاہد ظاہر بین از عشق چہ می پرسی	او در من و من در وی چون بو بگلاب اندر

مقولہ حضرت قبلہ مسجد مراد آباد مین اس شعر کو ذوق و شوق سے فرماتے تھے

باد نسیم آج بہت مشکبار ہے	شاید ہوا کے رخ پہ کہلی زلف یار ہے

ایضاً

گلی خوشبوی در حمام روزی	رسید از دست محبوبی بدستم

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری	کہ از بوی دلاویز تو مستم
بگفتا من گلی ناچیز بودم	ولیکن مدتی با گل نشستم
جمال ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم
ز نسیم جان فزایت دل مردہ زندہ گردد	بکدامی باغی ای گل کہ چنین خوش بوی ہستی

واضح ہو کہ لطایف ستہ کی مقامات کی تعین مین اختلاف بہت ہے بطور بزرگان نقشبندیہ سابق کی ترتیب یون ہے

دماغ
نفس
قلب　سر　اخفی سبز　خفی　روح
زیر پستان راست　اور بعض مجددیہ کے نزدیک بطرز جدید یون ہے　زیر پستان چپ

اخفی — دماغ — سبز رنگ
خفی — مقام پیشانی — سیاہ رنگ
روح — سرخ رنگ — زیر پستان راست
سر — سفید رنگ — درمیان سینہ
قلب — زرد رنگ — زیر پستان چپ
نفس — مقام زیر ناف

الغرض حاصل ہر لطیفہ اور شغل کا یہی ہے کہ ؎	
دور بینان بارگاہ الست	بیش ازین پی نبردہ اند کہ ہست

بالجملہ کوئی طریقہ ہو نسبت[۱] مع اللہ ہونا چاہیے حضرت قبلہ مراقبہ یحبہم و یحبونہ کا بھی تعلیم فرماتے تھے تعریف اوسکی اصطلاح مین دیکہلو اور مراقبہ صرفہ[۲] کا بھی شغل فرمایا تھا اور باقی مراقبات مجددیہ کو استعداد سے دریافت کرلو فقیر کو بعد تعلیم مراقبات کے فرمایا کہ تفکر زیادہ کیا کرو کما قال اللہ تعالی ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون ۵ پھر ارشاد ہوا کہ زمین سے آسمان تک اوسیکا نور ہے یا یون فرمایا کہ اوسیکا یہ سب نور ہے یعنی جو اس آسمان سے زمین تک روشنی ہے اوسیکے نور سے یہ روشنی ہے الغرض اسمین تفکر کا حکم ہوا بیان کیفیت راقم ایکمرتبہ قلعہ اسلام نگر مین ایک مکان ویران مین مقیم تھا اور کوئی شغل ان سب شغلون مین سے کر رہا تھا کہ اچانک مجھپر یہ کیفیت طاری ہوئی کہ یہ عالم خلق خود بطور عکس جیسے درخت کا عکس پانی پر پڑتا ہے اسیطرح سے نظر آنا شروع ہوا پھر لطف صحبت باریتعالے کا مجھپر طاری ہوا کہ اوسوقت مین مجھمین آثارات بشری نمایان نتھے پھر ایک حالت دوسری طاری ہوئی جسمین اپنے کو یون سمجھتا تھا کہ مین ہی مالک آسمان زمین ہون جب اس مرتبہ سے تنزل ہوا تو مین نے

ف ۱ دو بیان کی حجوم ہوا کرو وزیر علی شاہ صاحب خلیفہ حضرت شاہ غلام رسول صاحب علیہ الرحمۃ سے حضرت شاہ صاحب نقل کرتے تھے جسکا جسم عنصر خاکی غالب ہے نسبت اوسکی جمالی ہوتی ہے اور جسم عنصر ہوائی غالب ہے نسبت اوسکی کشفی ہوتی ہے اور جسم عنصر آب غالب ہے نسبت اوسکی ذوقی ہوتی ہے

ف ۲ اس مراقبہ سے محبت اور انس باریتعالے سے ہوتا ہے پھر بطور عکس خلق خدا اوس سے محبت کرتی ہے ۱۲ منہ

لا حول ولا قوة پڑھو حضرت قبلہ سے عرض کیا فرمایا کہ شکر کرو یہ ایک کیفیت
تھی اور اکثر حضرت قبلہ کی عادت تھی کہ چادر یا دولائی اوڑھکر سو رہنا اور
سارا بدن ڈہانک کر ایسے جاتے تھے مگر حقیقت مین صفت حیرت اور
تحیر کی اسپر وارد ہوتی تھی پہلے آپ خلوت کر لیتے تھے اور اسوقت
ہر ایک ہی حالت مشغول تھا اور اس مصرعہ کے تو در و گم شو وصال اینست و بس
لہٰذا اسوقت مین محو رہتا تھا ہے جذبے کی حالت ہو جاتی ہے اس مقام
کا فیض اس آیت سے تھا واعبد ربك حتی یاتیك الیقین ۵
جب سالک اس مرتبہ یقین مین آجاتا ہے پڑھنا پڑھانا سب اوس سے جاتا رہتا ہے
اور یہ شغل ہی اوسپر طاری ہوتی ہے باقی اوقات شبانہ روز مین جسوقت
فرصت پاوے اگر بیکار ہو سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے مگر جب سو مرتبہ
پڑھ چکے ایک مرتبہ محمد رسول اللہ بھی کہے اور اسیطرح ازسو درود پڑھے حضرت قبلہ
درود شریف سیدنا من رسول نا کا پڑھا کرتے تھے اللہم صل علی محمد
وسلم ... علیم لك منجملہ تعلیمات حضرت قبلہ کے یہ بھی تھا کہ
ہر روز قرآن شریف بامعنی بلکہ خیال اوسکی تفسیر کا اور نکات قرآن شریف
کا کرنا جس سے عظمت قرآن شریف حاصل ہو پڑھے نصف سیپارہ
غایت ایک سیپارہ پڑھے ایکدن ارشاد ہوا کہ تمنے اللہ میان سے
بھی کبھی بات چیت کی ہے یا نہیں عرض کیا کہ نہیں فرمایا کہ تمکو جب لطف

آتا ہے تو وہی بات چیت ہے پہر ارشاد ہوا کہ جب کوئی قرآن شریف
پڑہتا ہے تو اللہ میان خود اوسکے قلب پر آکر کے بیٹہہ جاتے ہین منجملہ انکے
تعلیمات کے یہ بہی تہا کہ اکثر صحت قلب کے لیے نفس مریدان کو ذلیل کیا
کرتے تہے مرزا مظہر جان جانان رحمۃ اللہ علیہ اپنے تمام مریدون کو
ہاتہہ باندہکر جیسے نمازی نماز کے لیے کہڑا ہوتا ہے اوسطرح کہڑا رکہتے تہے
اوسپر شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب ایسا نکیجیے مشابہت
نماز کی ہوتی ہے آپنے جواب دیا کہ اونکی نفس کشی کے لیے کرایا جاتا ہے کہ
تکبر دفع ہو اور خاکساری حاصل ہو شعر

نتہی عیب کی جب ہمین اپنی خبر	رہے دیکہتے اور وںکے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیون پر جو نظر	تو نگاہ مین کوئی برا نرہا

دوسرے مرید پر ہیبت طاری ہو کہ بدون ہیبت پیر کے مرید کو فیضان
کامل نہین حاصل ہو سکتا ہے حضرت قبلہ خلوت اور انقطاع خلق کو
بہت پسند فرماتے تہے بلکہ سلوک کا ایک جز جانتے تہے جیسا کہ خدا تعالے
نے وتبتل الیہ تبتیلا فرمایا ہے مثنوی

ہیچ کنجے بی دد و بے دام نیست	جز بخلوت گاہ حق آرام نیست

خلوت مبتدی کو فرض ہے بالخصوص ناجنسون سے بعض وقت حضرت
قبلہ نے بعض مشایخ کہ وہ عالم بہی تہے اور مشہور لوگون مین سے تہے

اونسے ملنے کو بھی اجازت نہین دی بعضے وقت راقم نے ایک درویش
مجذوب سے ملنی کی اجازت حضرت قبلہ سے چاہی مگر نہین ملے
پھر جب تخلیہ ظاہری مرید کو حاصل ہو جاے اور خلق سے وحشت
اور عادت خلوت مین بیٹھنے کی حاصل ہو جاے تب طالب
سمجھ لے کہ ہم نے مقام انس آلہی مین قدم رکھا اب غرض سب
تحریر سے یہ ہے کہ بڑے نفع کا مراقبہ گمی ہے یہ اوسکو نصیب
ہوگا جسنے خلوت کی عادت کی ہے چنانچہ اکثر حضرت ذکر
لسانی کرتے کرتے فرما دیتے کہ بس اب جاؤ اور خود سر سے پیر تک
چادر لپیٹ کر سو رہتے تھے یہ مقام وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ
کا ہے کہ اس مقام مین بے شعوری حاصل ہو جاتی ہے منجملہ اور
تعلیمات کے حضرات صوفیہ کے یہان غسل کرنیکی بھی تعلیم ہوتی تھی چنانچہ
حضرت قبلہ کے یہان جاڑے مین گھڑا تمام رات دن آگ پر دھرا
رہتا تھا کہ اکثر آپ غسل فرماتے تھے اور یہی اسلیے کہ جب قبض
طالب کو ہو تو غسل کرلے یا حاجت شرعی ہو یہ مسئلہ قبض بسط کا
مشہور ہے اسلیے حضرات مشائخ عظام نے فرمایا ہے کہ سرد پانی سے
غسل کرنیسے طالب کو قبض جاتا رہتا ہے اور دوسرے فاسقونسے
ملنے سے بھی قبض ہو جاتا ہے چونکہ حضرت قبلہ تمام دن فیضان

باطنی بذریعہ قرآن اور حدیث اور فقہ کے دیتے تھے اسیلیے ہر مرید آپکا بالخصوص خلیفہ آپکا جب فیض پہونچائے تو اسی ذریعہ سے چنانچہ مجکو ارشاد ہوا کہ جب تمہارے پاس دو چار آدمی آکر بیٹھیں تو انکو نصایح اور ذکر علمی سے فیضان پہونچا دو اور شعر عاشقانہ بکثرت پڑھتے رہو اور خلوت اور جلوت میں تخلیہ خلق سے کرکے حضور [illegible] ہم صحبت رہو

اشعار مثنوی

نیست بیماری چو بیماری دل	نیست مثل ہجر غمخواری دلا

ایضاً

گر بجہل آییم آن زندان اوست	ور بعلم آییم آن ایوان اوست
گر بخواب آییم مستان وییم	ور بہ بیداری بدستان وییم
ور بگرییم ابر پر زرق وییم	ور بخندیم آن زمان برق وییم
ور بخشم و جنگ عکس قہر اوست	ور بصلح و عذر عکس مہر اوست
ما کہ ایم اندر جہان پیچ پیچ	چون الف او خود چہ دارد ہیچ ہیچ
چون الف گر تو مجرد میشوی	اندرین رہ مرد مفرد میشوی
جہد کن تا ترک غیر حق کنی	دل ازین دنیاے فانی بر کنی

بیان میں وظیفہ پنجگانہ بعد ہر نماز کے

بعد نماز ظہر ارشاد ہوا کہ پچیس مرتبہ اول آخر درود اور پانچسو مرتبہ
یا ارحم الراحمین عرض کیا کہ کونسا درود فرمایا کہ مین درود سید حسن
رسول نما ایک بزرگ دہلی مین تھے اونکا پڑہتا ہون اللھم صل علی
محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک بعد اوسکے ارشاد ہوا کہ درود صحابہ مین
جو مستعمل تہا وہ دوسرا ہے جو نماز پنجگانہ مین ہم پڑہتے ہو اور دلائل الخیرات
کی اجازت بہی فرمائی بعد ظہر کے بعد عصر حاضر خدمت ہوے عرض
کیا کہ حضور اسوقت کیا پڑہتے ہین ارشاد ہوا کہ حصن حصین کی ہمکو ہمنے
اجازت دی ہے عرض کیا کہ ہمکو معمولات حضرت کے لکہنا ہی ارشاد
ہوا کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین سو مرتبہ پڑہتا ہون اور لا حول و لا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو مرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ سو بارا اور بعد نماز مغرب کے
آیۃ الکرسی ایکمرتبہ اور رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا
تین بارا اور اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تین بارا اور چارون
قل تین تین بار پڑہے اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل
شئی قدیر دس بارا اور سورہ واقعہ ایکمرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم وبحمدہ استغفر اللہ سو بار جیسا کہ
فرمایا کہ اللہ تعالی نے فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ط

یعنی صبح شام تسبیح کیا کرو اور اللھم اجعل فی قلبی نورا وفي بصري نورا وفي سمعي نورا وعن يميني نورا وعن شمالي نورا ومن خلفي نورا واجعل لي نورا
ٹرہے ہمنے عرض کیا کہ لوگون نے پنجسورہ مقرر کیا ہے ہم بہی پڑہ لیا کرین آپ خفا ہوسے کہ ہم تمکو منع تہوڑی کرتے ہین پنجسورہ بہی تو آخر قرآن ہے ذکر اوسکا ہے کہ جسکو رسول اللہ صلعم نے پڑہا ہے پہر ختم مجددیہ کی اجازت ہوئی جسکو بزرگان دین واسطے منفعت دنیا و آخرت کے پڑہتے چلے آتے ہین اور وہ یہ ہے کہ پانسو مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ☆ اول آخر درود سو سو مرتبہ اکثر مجددیہ العلی العظیم تو سکڑی پر پڑہتے ہین حضرت سے پوچھا کہ العلی العظیم ہر مرتبہ اگر پڑہے مضایقہ تو نہین ہے ارشاد ہوا کچھ مضایقہ نہین ایکروز مین اور مولوی عبد الکریم صاحب درس قرآن مین شریک تہا جب یہ آیۃ آئی هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة الى اخر السورة تو فرمایا کہ اوسکو ایکبار ہر روز پڑہے آپنے بہت فوائد فرماے کہ اسوقت یاد نہین اور حم تنزيل الكتاب من الله العزيز العليم غافر الذنب وقابل التوب شديد العقاب الى اخر الاية ایکمرتبہ اور امن الرسول بما انزل اليه ا لخ ایکمرتبہ حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم تین بار اور دو دس بار امسينا وامسى الملك لله الخ اور صبح کو اصبحنا واصبح الملك لله ☆

پڑہنا چاہیے اور بعد نماز عشا کے ارشاد ہوا کہ لایلاف گیارہ مرتبہ پڑہ لیا کرو پھر ارشاد ہوا کہ سورۂ قل ہو اللہ سو مرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ پڑہ لیا کرو اور بعد نماز صبح کے جیسا کہ بعد نماز مغرب کے لکھہ چکے ہین عمل کرے اور صبح وشام مراقبہ احدیت ومعیت واقربیت کیا کرے

وظیفہ تہجد

ارشاد ہوا کہ تہجد کے وقت جاگنے کے صراحت قرآن سے معلوم ہوتی ہے بالنص ثابت ہے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم الخ اور نماز کی صراحت بالنص نہین ہے ارشاد ہوا کہ جو کوئی پچیس مرتبہ اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات کو پڑہے تو تمام رات کی عبادت سے افضل ہے راقم لکھتا ہے کہ اسوقت مراقبہ کرنا بہت مفید ہے ۵

چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد	با فقر گر بود ہوس ملک سنجرم
تا یافت جان من خبر از ملک نیم شب	صد ملک نیمروز بیک جو نمی خرم

وظائف متفرقہ

ارشاد ہوا کہ جب پاخانہ سے آوے تو مٹی سے ہاتہہ دہووے تاکہ بدبو ہاتہہ سے جاتی رہے اور نسائی کی حدیث فرمائی اور ارشاد ہوا کہ جب پاخانہ سے آوے تو پڑہے الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی

اور جب عورت سے صحبت کرے تو یہ پڑہے اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان فی ما رزقتنا اور انزال ہو تو یہ دعا پڑہے اللھم لاتجعل للشیطان فیما رزقتنی نصیبا ارشاد ہوا کہ جب پایخانہ جاوے تو یہ پڑہے اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث عرض کیا کہ عورت کے لڑکا ہونے کیواسطے کیا تعویذ لکہے ارشاد ہوا

کہ یہ شعر لکہدیا کرو ؎

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست	ثنایش گوہر تیغ زبانہاست

راقم نے عرض کیا کہ چورون کا بڑا زور ہے کیا پڑہے ارشاد ہوا کہ بسم اللہ کہکر کواڑ بند کرو اور دل گہبرانیکا علاج ارشاد ہوا کہ یہ آیت تین مرتبہ پڑہو فانزل السکینۃ الخ راقم کہتا ہے کہ اسکے معنی مین تفکر کری یہ مراقبہ سکینہ ہے ایکبار ہماری بستی مین آگ بہت لگتی تہی یہانتک کہ صندوق مقفل مین آگ لگ جاتی تہی ہمنے عریضہ لکہا فرمایا کہ یہان بہی شیاطین کہلیانون مین آگ لگا دیتے ہین اذان کہدیا کرو تین بار یا سات بار بفضلہ وہ بلا دفع ہوگئی خواب مین عورتین نظر آوین تو اوسکے دفع کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ باوضو آیۃ الکرسی اور آمن الرسول آخر سورہ تک پڑہ کر سورہے ارشاد ہوا کہ جن یا آسیب کے لیے یہ

شعر بہی کافی ہے ؎

عزیزیکہ از درگہش سر بتافت	بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد بعدد حسنه وجماله
اگرچہ یہ درود شاہ عبد الرزاق صاحب مرحوم فرنگی محلی سے پہونچا تھا
مگر حضرت قبلہ کو بہی سنایا تھا اللھم صل علی سیدنا محمد و عترته الخ
اجازت حضرت سے اسمین راقم کو حاصل ہے مگر ارشاد ہوا کہ صحابہ کے
وقت کا درود وہی ہے جو نماز مین پڑھا جاتا ہے اللھم صل علی محمد
الخ اس درود مین یون بہی ارشاد ہوا تہا کہ بلا لفظ سیدنا کی
ہمکو پہونچا ہے ارشاد فرمایا کہ اگر چار قل کو چار چار مرتبہ پڑہکر اسباب بیچنے کو
اوٹہاوے تو بہت فروخت ہو ارشاد ہوا کہ لا الہ الا اللہ دس مرتبہ
یا سو مرتبہ ہر مصیبت مین پڑہا کرے مصیبت دفع ہوجاویگی راقم کا تجربہ
ہوا ہے کہ کسی پرچہ مین مریض کو لکہکر دیدے کہ یجبار
اگر تو رسول اللہ کی امت ہے تو فلان بن فلان کے خون اور
گوشت کو نکہائیو اسیطرح سب نبیون کا نام لکہے اور لکہکر گلے
مین ڈالدے اچہا ہوجاویگا ارشاد ہوا کہ صحابہ کے وقت مین یہ
درود تہا اللھم صل علی محمد و علی ال محمد ارشاد ہوا کہ مرگی کے لیے یہ درود ہے
اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد بحرمت معروف کرخی

اور واسطے لڑکا پیدا ہونیکے یہ شعر فرمایا

مرا جای شد خرم مرا جای شد	تو خواہی بزا و تو خواہی مزا

بحرمت معروف کرخی اور جب طبیعت گھبراسے یہ درود پڑہے اللھم
صل علی سید الخلق محمد اور جب وسوسہ ہو تو یہ پڑہے اللہم احسن عاقبة امورنا
درود لقاے ابراہیم علیہ السلام اللھم صل علی نبیك خیر خلقك سیدنا
ابراهیم بعدد الخلائق و انفاق و اسطے الفت دو شخص کے اللھم الف بین قلوبنا
اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و مولانا محمد و بارك وسلم وصل
علی جمیع الانبیاء والمرسلین + یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع
ایک ہزار مرتبہ مصیبت مین پڑہے دفع ہو جاتی ہے اسمین حضرت سے
اجازت ہوئی اور ۱۱سو مرتبہ بھی لوگ پڑہتے ہین مگر ایک مجلس اور ایک
زمانہ مین پڑہتے ہین سورۂ الحمد کی بڑی تعریف فرمائی کہ ہمنے کوڑہی
کو دم کیا وہ اچھا ہو گیا الغرض بخار وغیرہ سب اسی سے جاتے رہتے
ہین اکتالیس بار الحمد پڑہ کر پانی پر دم کرکے اگر بخار والے کی چہرے پر
چہڑکے تو اچھا ہو جاتا ہے خیال نہین ہے کہ اسکی اجازت حضرت سے ہے
یا دوسرے سے یا مغنی ۱۱سو مرتبہ اور گیارہ بار سورہ مزمل غنای
قلب اور غنای ظاہری کے لیے بہت مفید ہے افحسبتم سات
مرتبہ آخر سورة تک مع چار قل کے اور آیت الکرسی کے تین تین
مرتبہ پڑہ کے روغن پر دم کرے اور آسیب زدہ کے یا
جس پر جن مسلط ہوا وسکے کان مین ڈال دے

انشاءالله صحیح ہوجاویگا یہ روایت دوسرے بزرگ سے پہونچی ہے
آپ نے حصن حصین کے پڑہنے کی اجازت بہی فرمائی ایکبار ارشاد ہوا کہ
جوکوئی دم کرانے آوے دم کردیا کرو سانپ کی جہاڑ
لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ط ذٰلِکَ
بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ط اور سورۃ الحمد کو تین مرتبہ یا سات
مرتبہ ایک کوڑا کپڑے کا بنا کر اوسپر دم کرکے جہاں پر سانپ نے
کاٹا ہے اوسجگہ مارے ایک صاحب رئیس سے اور کسی حاکم قوم نصاری
سے عداوت ہوگئی تہی آپنے گیارہ مرتبہ لایلاف اونکو پڑہنے کو فرمایا
اگرچہ اسوقت خوب یاد نہین کہ یہی تعداد تھی یا ایکسو گیارہ تھی
فرمایا کہ پڑہا کرین محبت ہوجاویگی راقم کا تجربہ ہوا ہے کہ یحبونہم کحب اللہ
والذین اٰمنوا اشد حبًا للہ ط تین مرتبہ پڑہکر شیرینی پر دم کرکے کہلادے
محبت ہوجاتی ہے مولوی سید آل احمد صاحب بلگرامی سے
معلوم ہوا کہ اونکے والد کو مرض استرخا ہوگیا تہا حضرت کو لکہا
آپنے لکہا کہ یہ شعر پڑہا کرو ؎

تعالی اللہ زہے قیوم دانا	توانائی دہ ہر ناتوانا

جب باب ارشادات وظایف تمامی پر پہونچا راقم کو معلوم ہوا کہ
جاورہ مین ایک خلیفہ اعلیحضرت رضہ کے تشریف فرما ہین یعنی حضرت
خواجہ حکیم بہار الدین صاحب دام برکاتہ تحریک شوق سے اوسطرف
روانہ ہوا اور اونکی زیارت حاصل ہوئی اس اثنا مین جسقدر احوال
فیض منوال اعلیحضرت رضہ اور اونکے خلفا کا معلوم ہوا مناسب جانا کہ
اس کتاب مین درج ہووے علاوہ حضرت خواجہ کے اور جسقدر روایات
دریافت مین آئین اوسکو علیحدہ ذکر کیا جائیگا واضح ہو کہ مغل پورہ
جہان آپ کا مزار اقدس ہے وہان مسجد بھی ہے اعلیحضرت رضہ ہمیشہ
شہر مین رہتے تھے اور کبھی وہان جاتے تھے اور بعض آپ کے
اقربا اوس مسجد کے جوار کے مکانات مین رہتے تھے اوس مسجد مین حضرت
محمد زبیر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا کرتے تھے یہ اونہین کے وقت کی مسجد ہے
اعلیحضرت رضہ بعد نماز اشراق کے مکان سے نکلکر بنگلہ مین بیٹھتے تھے
پھر ڈیرہ پہر تشریف رکھتے تھے اور خاص و عام اوسوقت حاضر ہوتے تھے
پھر مکان مین کہ علاقہ تھانہ ترکمان محلہ محمد امین الدین خان نیمچہ سے تھا
تشریف رکھتے تھے اور بعد نماز عصر پھر آپ بنگلہ کے ایک تخت پر
بیٹھتے تھے اور وہین نماز عصر اور مغرب اور عشا پڑھکر پھر گھر مین

تشریف لیجاتے تھے اسی اثنا مین فیض رسانی ہوا کرتی تھی معمولات اعلیحضرت
رضی اللہ عنہ مین توجہ باطنی تھی اور توجہ خاص خاص کو دینا طریقہ
آفاقی تھا اور توجہ حلقہ کرکے دینا طریقہ حضرت شاہ غلام علی صاحب رح
کا تھا اور توجہ کی چار طریقہ تھے نظری لسانی قلبی روحی اور آپ
غائبانہ بھی ہزارہا کوس تک فیض پہونچاتے تھے

گر در یمنی چو با منی پیش منے	ور پیش منے چو بی منے در یمنے
من با تو چنانم ای نگار یمنے	خود در غلطم کہ من توام یا تو منے

اور تعلیم اذکار و اشغال یون تھی کہ اول اسم ذات کا ذکر ہوتا تھا
بلا تصور شیخ ساتون لطیفہ سے یعنی لطائف خمسہ و نفس و قالب
جس سے سلطان الاذکار عبارت ہے بعد اوسکے ذکر شش جہت
یعنی لطیفہ عالم بعد اوسکے نفی اثبات حبس دم کے ساتھ با طاق عدد
ایکدم مین اکیس بار تک پہونچاے اور ذکر لسانی مین کلمہ پڑھنے کا
بہت رواج تھا مراقبات مشہورہ آپ سب کراتے تھے مگر
اوسمین کمی کا مراقبہ بھی ہوتا تھا جب سب خیال وغیرہ سے باہر
ہوجاتے تھے مصداق وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ سہ مقام مین
شعور جاتا رہتا ہے جب تک شعور باقی ہے شریعت کا پابندی
اور اس درود کا معمول تھا اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا

محمد و بارک وسلم اور بعد نماز ظہر کے دعاء حزب البحر معمولات اعلیٰحضرت
رضی اللہ عنہ سے تھے شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو جب
طوفان سمندر پیش آیا تھا تو رسول اللہ صلعم نے تعلیم فرمائی تھی
اور طریقہ زکوٰۃ کا یہ ہے کہ ماہ صفر میں یکم اور ششم اور ہشتم
کو روزہ رکھے اور تین وقت پڑھے بعد نماز صبح اور بعد نماز چاشت
اور بعد نماز مغرب پھر ہر روز بعد نماز عصر اور بعد نماز صبح کے
پڑھا کرے اور حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب نے یہ بھی ارشاد
فرمایا کہ درود تنجینا کو پڑھا کرو ہر مقصد کو کافی ہے اور اپنا شعر پڑھا

بر خدا بگذاشتم این کار و بار خویش را	میر سامان ساختم پروردگار خویش را

اور فرمایا کہ یا باسط یا وہاب پانسو بار اول آخر درود پچیس پچیس بار
واسطے ترقی دنیا اور عقبی کے مفید ہے فقط یہ شجرہ خاندان نقشبندیہ کا
کسی خلیفہ نے اعلیٰحضرت کے سامنے پیش کیا تھا اوس پر آپ خوش
ہوے لہذا نقل ہوتا ہے

ہادی آفاق و انفس مثل اصحاب نبی	آن ضیاء اللہ زبیر و نقشبند متقی
خواجہ معصوم ست احمد خواجہ باقی خواجگی	خواجہ درویش و محمد زاہد احرار ولی
خواجہ یعقوب و بہاء الدین دگر میر کلال	خواجہ بابا دان دگر میر علی رامیتنی
خواجہ محمود ست و عارف خواجہ عبد الخالق است	خواجہ یوسف ہمچنین فارمدان بو علی

بوالحسن لیس بایزید و جعفر صادق بود	قاسم و سلمان ابوبکر و رسول ہاشمی

تاریخ انتقال اعلحضرت رضی اللہ عنہ کی حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ نے فرمائی تھی ؎

از سر یاس گفت اہل جہان	شاہ آفاق رفت از دنیا

کرامات اعلحضرت رضی

ایکدن آپ کے مرید ولایتی نے آپ سے گلا کیا کہ جب آپ نماز پڑھتے ہین تو دوسری صف مین آپکی پشت کے پیچھے خلیفہ علاء الدین صاحب کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہین ہم بہت چاہتے ہین کہ آپکے پیچھے ہم بھی نماز پڑھین وہ ہمکو آپ کی پشت کے پیچھے نہین آنے دیتے آپ مسکرائے اور چپ ہو رہے دوسرے دن وہ ولایتی خلیفہ علاء الدین صاحب کو کہنیون سے سرکا کے نماز مین آپ کی پشت کی پیچھے ہوگیا پہلی رکعت مین چیخ مار کے نماز توڑ کے کپڑے پھاڑ کر برہنہ ہوکر کودنے لگا جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جا جنگل کی راہ لے وہ جنگل کو نکل گئے کبھی مہینہ بیس دن کے بعد ویسی ہی حالت سے حضور مین حاضر ہوتے تھے دونو گالو نپر اونکے اشکون سے زخم پڑ گئے تھے جب آپ پوچھتے کہ کچھ کھاوگے تو وہ سر ہلا دیتے تھے اونکے واسطے ایک دیگ پلاؤ کی جو بوزن ایک من کی ہوتی تھی

پکواتے تھے اور لگنون مین نکلواکے اونکے روبرو رکھواتے تھے وہ
سب کھاجاتے تھے اور جب حضرت پوچھتے تھے کہ کچھہ پانی ہوگئے
تووہ سرہلادیتے تھے دو دو پکھالین پانی بیچاتے تھے پھر آپ فرماتے تھے
کہ جاؤ وہ چلے جاتے تھے موسے کاکا اونکا نام تہا بارہ وفاتون کے
میلے بارہوین تاریخ قدم شریف مین جہان ہزارون لوگ جمع ہوتے تھے
وہان ادس بہیڑ مین موسے کاکا بھی اوچہلتے ہوئے گئے کہ قدم شریف کی
دروازہ پر جبہہ سائی کرون لوگون نے اونکو بسبب کشمکش کے
روکا ناگاہ اونکے منہہ سے نکلا غضب خدا قہر تین سو آدمی دفعتًا
وہان کے اوسجگہہ پر لوٹ کر مر گئے اوسوقت اعلیحضرت رضی اللہ عنہ نے
زمین پر ہاتھہ رکھکر فرمایا کہ رحم خدا رحم خدا بعد اوسکے فرمایا کہ موسی کاکا
نہین مانتا ایسی جاے پر کیون گیا بہیڑ مین کیا زمین پہاڑ اچاہتا تہا
پھر لوگون نے شہر مین آنکر یہ ماجرا بیان کیا فقط اعلیحضرت رض ہر وقت
استغراق مین رہتے تھے اور جب ہوشیار ہوتے تھے تو
پایندہ بیگ صاحب کی ہاتون سے حقہ ایک دو گھونٹ پیتے تھے
اور جب دہوان اوسکا آپکے دہن مبارک سے نکلتا تہا حاضرین
جو دس دس پندرہ پندرہ بیٹھے ہوتے تھے گر کے لوٹ جاتے تھے
ایکروز مولوی مخصوص اللہ صاحب پسر مولوی رفیع الدین صاحب

سمجھانے گئے کہ حقہ پینا چھوڑ دین اعلیحضرت رضہ اوسوقت استغراق
مین تھے وہ آکر بیٹھے اور جس نیت سے آئے تھے سب بھول گئے جب
آپ استغراق سے ہوش مین آئے بدستور پایندہ بیگ صاحب کے
ہاتھہ سے ایک گھونٹ حقہ کا پیکر جب اوسکا دہوان آپنے مونہہ سے نکالا
مولوی صاحب اور سب حاضرین بیہوش ہوکر گر پڑے جب مولوی صاحب
ہوش مین آئے اوسیوقت آپکی قدمبوسی کر داخل طریقہ نقشبندیہ آپکے ہاتھہ پر ہوئے
اعلیحضرت رضہ مغلپورہ مسجد حضرت قبلہ عالم رضہ کو گئے تھے اوسوقت ایک
فقیر آیا اور کہا کہ ایک روپیہ لونگا آپنے فرمایا کہ کسیکے پاس ایک روپیہ ہے میر
جیون صاحب نے عرض کیا کہ حضرت روپیہ تو نہین ہے پیسا ہے آپنے مٹھی
مین دباکر اوسکو دیدیا وہان اوسکے ہاتھہ مین روپیہ ہوگیا پھر آپ سے میر جیون نے
کہ مرید تھے عرض کیا کہ کوئی بوٹی ایسی ہوتی کہ سونا بنجاتا آپنے فرمایا کہ کوئی
پتی لے آؤ پتی لائے اوس سے سونا بن گیا فقط ایک دن اعلیحضرت رضہ نے
دس سیرہ رکھکر تیر لگایا اور تودہ ساٹھہ ہاتک کا تھا تیر لگانیکے وقت یہ شعر پڑہا
بندہ و بندگی ہمہ فانی ست الخ بہت تلاش کیا تیر کا پتا نہ لگا کہ کہان گیا
ایک وقت خاص مین شاہزادگان شہر و بعض علما و درویش جمع ہوتے تھے
اور موافق اپنی اپنی قوت کے سب تیراندازی کرتے تھے اعلیحضرت رضہ بھی
تیر لگاتے تھے حافظ اشرف صاحب شاعر کو ایکدن آپنے اپنی ٹوپی دیدی وہ

اوس روز سے بڑے شاعر ہو گئے۔ مولوی دائم اللہ صاحب ولایتی نے
کابل مین جسوقت اعلیحضرت رض کہین دعوت مین تشریف لیے جاتے تھے
راستہ مین آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑکر پوچھا فرمائیے کہ معراج مین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس جسم کے ساتھہ آسمان پر کیسے تشریف
لیگئے تھے جب اونھون نے اصرار کیا تو آپنے پان طلب کرکے کھایا کھانا
تھا کہ سب کے مونھہ سے اور گھوڑیکے مونھہ سے پان کی پیک سرخ نکلنے لگی
پھر جب صاحب دعوت کے مکان کے دروازے پر پہونچے دروازہ
بہت تنگ تھا مگر آپ گھوڑے سمیت اندر تشریف لیگئے جب گھوڑا
وہان سے واپس ہوا دروازہ سے نہین نکلتا تھا خادمون نے عرض
کیا کہ گھوڑا نہین نکلتا پھر خدام نے اوسکا زین اوتارا جب بھی نکل نہین
سکتا تھا پھر آپ سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ گھوڑے کو کہدو کہ بیٹھکر
جائے وہ بیٹھکر بمشکل نکل گیا حضرت نے مولوی دائم اللہ صاحب سے
کہا کہ تم مسئلہ معراج پوچھتے تھے تمنے دیکھا کہ گھوڑا کسطرح سے ہمکو سوار
لیکر اندر آیا اب دیگر روایات کہ حضرت خواجہ صاحب کے علاوہ اور
لوگونسے معلوم ہوئین درج ہوتی ہین میر صاحب علی صاحب مرحوم سے
روایت ہی کہ اعلیحضرت رض جب قبرستان کو تشریف لیجاتے تو ایک
قبر سے دوسری قبر کیطرف جلد جلد متوجہ ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ ارواح

منتظر رہتی ہین اعلیحضرت رض ایک بزرگ کے مزار پر دیر تک مراقب
رہے اصحاب نے دیر کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ ان مین عجب باقی تہا
اوسکو دفع کرتا تہا حضرت شاہ عبدالقدیر صاحب علیہ الرحمۃ خلیفہ اعلیحضرت رض کے آپکی
زندگی مین انتقال کر گئے تہے مزار شریف اونکا ایک حجرہ مین ہی اعلیحضرت اونکے
مزار پر تشریف لیگئے لوگون نے جو حجرہ کے باہر تہے سنا کہ اعلیحضرت رض کلام فرماتے
تہے اور وہ قبر مین سے جواب دیتے تہے - اعلیحضرت رض نے جب کابل
کیطرف سفر فرمایا تو اثنای راہ مین آگ نہین ملی لوگون نے عرض کیا
کہ آٹا گندہا ہوا طیار رہے لیکن آگ نہین ملتی آپنے پشت مبارک کھولدی
اوسپر روٹیان پکالین - ایک شخص آسیب زدہ کو اعلیحضرت رض کیخدمت مین لائے
وہ فوراً اچہے ہوگئے اتفاقاً اونکو سفر کابل درپیش ہوا جب سرحد کابل
مین ہوپنچے تو ایک شخص ہیبت ناک سامنے آیا اور کہا مجکو پہچانتے ہو
پوچھا تم کون ہو اوسنے کہا مین وہی جن ہون جب تمکو حضرت کے روبرو
لیگئے تو مجکو ایک نظر مین وہان سے اوٹھا کر یہان پہینکدیا اب ہندوستان
کے جانے کی اجازت نہین - دہلی شریف مین لوگ داستانگو اکثر تہے
ایک داستانگو اعلیحضرت رض کی خدمت مین حاضر ہوے لوگون نے عرض
کیا کہ یہ داستانگو ہین حضرت نے فرمایا کہ داستان کہو یہ کہکر آپ مراقبہ
مین مستغرق ہوگئے جب ہوشیار ہونے تو فرمایا کہ داستان کہانتک

پہونچی کہاکہ بے نظیر کو کنوئین مین ڈالا ہی آپ کے آنسو روان ہوئے
اور فرمایاکہ اوسکو نکالو عرض کیاکہ حضرت یہ قصہ بنایا ہوا ہی فرمایا کیا عجب
کہین ایسا ہو رہا ہو فقط۔ میر حیدر علی نے حضرت قبلہ رض سے نقل کیاکہ ایک
شخص سامنے دروازہ اعلیحضرت رض کے رہتے تھے آپنے اونکو بلاکر ابدال کردیا
فرمایا معاملہ اونکا صاف تھا۔ اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کو آخر عمر مین ضعف
بصارت ہو گیا تھا لیکن صادر و وارد کو بغیر بتلائے آپ پہچانکر فرمادیا کرتے
تھے اور فرماتے تھے کہ مجکو ویسا ہی نظر آتا ہی۔ ایک بار اعلیحضرت رض کے
قرب و جوار مین کسبی کا مجرا ہو رہا تھا آواز گانے بجانیکی آرہی تھی آپ نے
دریافت فرمایاکہ یہ کیا ہے لوگون نے عرض کیا آواز گانے بجانے کی ہی
آپ خاموش ہو رہے صبح کو آپ توجہ دے رہے تھے اوسوقت وہ کسبی
وہان سے نکلکر جارہی تھی جب آپ کے مکان کے دروازہ کے سامنے
پہونچی دیکھاکہ ایک بزرگ اور اونکے سامنے کچھ لوگ ہین اوسنے ہمراہیون
سے پوچھاکہ یہ کیا ہوتا ہے اونہون نے بیان کیاکہ پیر صاحب توجہ دے
رہے ہین فوراً اوسکو ایسی تاثیر ہوئی کہ اوسنے زیور اور وہ لباس اوتار کر
ہمراہیون کو دیدیا اور کہاکہ مین اب تمہارے کام کی نہین رہی اور حاضر
ہوکر مرید ہوئی مجذوبہ ہو گئی ایک بوریا بغل مین اور تسبیح ہاتھہ مین لیے ہوئی
تمام دہلی مین پہرا کرتی تہی فقط جناب شاہ عبد الغنی صاحب کے نواسے دامادہ

اعلیحضرت رضہ کے تہے جناب حکیم خواجہ بہار الدین احمد صاحب نے فرمایا کہ شاہ
عبد الغنی صاحب کی عمر چار پانچ برس کی تہی ایک ولایتی کے کاندہے پر
اعلیحضرت رضہ کی خدمت مین آتے تہے اور از روی شفقت بزرگانہ کی اعلیحضرت رضہ
پہلے اونکو توجہ دیتے تہے پہر خلفا کو توجہ دیتے تہے۔ ایک بار جناب شاہ احمد
سعید صاحب کے ہمراہ اونکے بڑے لڑکے شاہ عبد الرشید صاحب کہ بہت
کم سن تہے حاضر خدمت ہوئے اعلیحضرت رضہ کو اوسوقت حقہ بہروانے کی
ضرورت تہی اعلیحضرت نے فرمایا کہ لڑکے چلم درست کردو اونکو تامل ہوا
اسپر شاہ احمد سعید صاحب نے فرمایا کہ دیکہو حضرت کیا فرماتے ہین درست
کردو الغرض شاہ عبد الرشید صاحب چلم ٹہیک کر لائے بعد اوسکے پہر اعلیحضرت رضہ
نے فرمایا کہ اسکا دم کہینچکر دیکہو شاہ عبد الرشید صاحب فرماتے تہے کہ اوس
حقہ کو جو مونہہ لگا کر پینے کہینچا آج تک اوس فیض کا لطف جو میرے قلب مین
ہی توجہ مین کسی بزرگ کے نہین پایا فقط فرزندان حضرت شاہ احمد سعید
صاحب مین سے درویشی انکے مزاج مین بہت تہی اور جذب سے نعرہ مارا
کرتے تہے اعلیحضرت رضہ جب کابل کو تشریف لیگئے تو راہ مین دریا واقع
تہا تمام برف سے جما ہوا تہا کہ آدمی اور سواریان اوسپر سے گزرتی تہین
جب وہان سے آپ کا گذر ہوا تو نماز کا وقت آگیا تہا آپ دریا کے کنارے
وضو کرنے کو بیٹہے اور فرمایا کہ ای برف مین خدا کے حکم سے وضو کرتا ہون

برف پانی ہوگیا آپ نے وضو فرمایا اعلیحضرت رضؓ کی خانقاہ شریف مین جب لوگ کثرت سے جمع ہوتے تہے تو دیگ مین کھانا پکتا تہا جب دیگ طیار ہوتی خدام چادر شریف اوسپر تبرکاً رکھدیتے تہے سب لوگون کو کھانا بخوبی پہونچ جاتا تہا کم نہوتا تہا

تذکرۂ خلفا و مستفیدان اعلیحضرت رضی اللہ عنہ

چونکہ اس کتاب مین سوانح عمری وغیرہ ہمارے حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کی اول سے لکھی گیئی ہے اسمقام پر کہ تذکرۂ خلفا ہی آپ کا احوال شریف نہین لکھا اور خلفای عظام وغیرہم کا تذکرہ لکھا جاتا ہے بیشتر کا احوال حضرت خواجہ بہار الدین صاحب سے تحقیق کیا ہی اور کسی قدر اور طرق سے معلوم ہوا ہے حضرت خواجہ علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ سجادہ نشین اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے تہے خلیفہ جی کرکے مشہور تہے حین حیات اعلیٰ حضرت رضؓ مین بحکم اعلیٰ حضرت رضؓ کے تعلیم و تلقین ذکر شغل لوگونکو کیا کرتے تہے حضرت خواجہ یون فرماتے تہے کہ میرا نام نہین نہ لینا کہ ہمکو فیض فلان سے پہونچا ہے بلکہ نام حضرت کا لینا مزار شریف آپکا دہلی مین ہے سلسلہ آبائی سے اولاد امجاد حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ سے تہے اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حضرت مودود چشتی رضی اللہ عنہ کی اولاد مین تہے۔ بعد انتقال اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے

جب خواجہ علاء الدین صاحب حجرہ سے نکلے تو لوگون نے نہین پہچانا
بالکل شکل وصورت اعلیحضرت رض کی تھی مصرعہ من برنگ یار گشتم یار رنگ
ما گرفت حضرت حکیم خواجہ بہاء الدین [illegible] صاحب دام برکاتہ
فرزند حضرت خواجہ علاء الدین علیہ الرحمۃ [illegible] بیعت واجازت
اعلیحضرت رض سے ہی اور توجہات عالیہ [illegible] حضرت کے مشرف
ہوئے ہین تعلیم وتلقین اپنے والد ماجد [illegible] ہی غدر کے بعد آپ
دہلی سے جاورہ مین تشریف لائے اور حسب درخواست نواب
جاورہ کے آپنے یہان سکونت اختیار فرمائی حضرت مولوی
ضیاء الدین صاحب علیہ الرحمہ آپ حضرت [illegible]
صاحب کے بہائی تہے انتقال فرمایا حضرت خلیفہ [illegible]
صاحب علیہ الرحمۃ ہمارے حضرت قبلہ رض آپکو بڑے بہائی اعلیحضرت
کے فرمایا کرتے تہے اعلیحضرت رض نماز مین آپ کے پیچھے اقتدا فرماتے تہے
امامت نماز آپکے حوالے تہی مزار شریف آپکا پائین مزار اعلیحضرت رض کو ہے
حضرت [illegible] علیہ الرحمہ یہ اور خلیفہ اعظم [illegible] شاہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کے کسی گانو مین سکونت پذیر تہے
منشی [illegible] نے کہ ارادتمندان حضرت قبلہ رض سے تہے بیان کیا کہ ایک
جوگی وہان رہتا تہا لوگونکو تصرف سے اپنی طرف مائل کرتا تہا چنانچہ

ایک شخص زین العابدین نام اوسکے سامنے سے نکلے اوسنے اونکو مائل
کرلیا جب آپکو معلوم ہوا آپ نے دو ہندونکو کہ لکھے پڑھے تھے اپنی طرف
منجذب فرمایا ایک کو فرمایا کہ تجھکو دنیا کے لیے چھوڑ دیا اور دوسریکو
فقیر کرلیا اتفاقا ایک نوکری کی جگہہ خالی ہوئی جوگی نے زین العابدین
کے لیے ہمت صرف کی کہ ملازم ہوجائے اور حضرت موصوف نے
اوس ہندو کے لیے ہمت فرمائی جسکو دنیا کے لیے چھوڑ دیا تھا حاکم
وقت نے اوسی ہندو کو نوکر رکھہ لیا اور زین العابدین کو نہین رکھا
جب یہ تصرف آپ کا جوگی کو معلوم ہوا تو اوسنے کہلا بھیجا کہ مین حربہ
کرتا ہون آپ نماز پڑہ رہی تھے کہ ایک بڑا اژدہا سامنے سے دکھلائی دیا
آپ کی طرف چلا آتا تھا آپنے بعد سلام نماز کے اوسطرف توجہ فرمائی دفع
ہوگیا گویا کچھہ نتھا ایک قصیدہ حضرت پیر علیشاہ صاحب رح کا اونکی
مثنوی مین درج ہے یہ شعر اوس قصیدہ کا ہی تعریف درویش مین ع

بباطن قرب دارد باخدا و احمد مرسل	بظاہر گو نباشد در جہان تعظیم و تکریم مشتر

حضرت میان عزیز احمد صاحب داماد اعلحضرت رض کے تھے تعلیم و
تلقین حضرت خواجہ علاء الدین احمد صاحب رض سے پائی تھی آخر کار کابل
تشریف لیگئے وہان آپکی طرف رجوع خلق ہوا اور شکوہ ظاہری چنانچہ
اصطبل وغیرہ بہی تھا حضرت حیدر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ

خلیفہ اعلیحضرت رض کے ملانوہ مین سے تہے حضرت شاہ علی محمد صاحب مچھلی شہری علیہ الرحمہ روایت ہی کہ قریب انتقال آپکے از بس قحط پڑا تہا بارش کا پتا نہا آپنے آخری وقت فرمایا کہ میری دلیل مغفرت یہ ہی کہ جنازہ اوٹھانیکے وقت پانی برسے گا جب جنازہ اوٹھایا گیا کثرت سے بارش ہوئی حضرت شاہ عبد القدیر صاحب مچھلی شہری علیہ الرحمہ خلفای اعلیحضرت رض سے تہے اوس دیار مین کرامات وخرق عادات آپکے مشہور ہین حضرت مولوی علی کبیر صاحب مچھلی شہری علیہ الرحمہ برادر حضرت شاہ عبد القدیر صاحب علیہ الرحمہ خلفاے اعلیحضرت رض سے تہے یہ حضرات علماء ظاہر و باطن تہے متصل کلکتہ کے آپکا انتقال ہوا نعش مبارک آپکی وہان سے مچھلی شہر کو کہ مسافت دور دراز تہی لائے جسم مبارک مین ذرا فرق نہین آیا تہا آپکی ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ بہی اعلیحضرت رض کی مرید اور صاحب نسبت قویہ تہین حضرت مولوی عبد الشکور صاحب وجناب مولوی محمد ظہور صاحب علیہما الرحمہ کو بیعت و استفادہ اعلی حضرت رض سے تہا لیکن مولوی عبد الشکور صاحب مرحوم کو اجازت دوسری جگہہ سے تہی حضرت میر عیان علی صاحب علیہ الرحمۃ نسبت قوی رکہتے تہے حضرت قبلہ رض فرماتے تہے کہ رنگ اونکا سیاہ تہا جب اعلی حضرت رض کو حقہ پلاتے تہے

اعلی حضرت رضہ بہت خوش ہوتے تھے حضرت شاہ نصیر الدین صاحب مجاہد علیہ الرحمہ داماد حضرت مولانا اسحاق صاحب علیہ الرحمہ اور خلیفہ اعلیحضرت رضہ کے تھے آپ کے بعض حالات ملفوظات جناب حاجی امداد اللہ صاحب مین درج ہین حضرت عبد الصمد صاحب ولایتی علیہ الرحمہ اجازت یافتہ اعلی حضرت رضہ کے تھے اتباع سنت کا بہت خیال تھا چنانچہ شاہ احمد سعید صاحب سے شکایت کرتے تھے کہ حاجی دوست محمد قندہاری کے حلقہ مین ہوحق بہت ہوتا ہے بدعت ہی منع کیجیے حضرت شاہ محمد نیاز علیہ الرحمہ صاحب کشف وکرامت تھے کبھی شعر فرماتے تھے یہ شعر آپکا ہی

موسی کو نظر طور پر آیا تھا و گرنہ	دیکھا تو ہر ایک سنگ مین وہ ایک شرر تھا

اور منجملہ خلفاء اعلیحضرت رضہ کے حضرت خلیفہ میر رجب علی صاحب علیہ الرحمہ اور حضرت شیر اللہ خان ولایتی علیہ الرحمہ اور حضرت میر سعادت علی صاحب علیہ الرحمہ تھے حضرت پایندہ بیگ صاحب خادم اعلی حضرت رضہ کے تھے ایک روز پیشاب اعلیحضرت رضہ کا پینے کو طیار تھے اعلیحضرت رضہ نے لوگون سے فرمایا کہ چھین لو دیکھو یہ کیا کرتا ہے فقط تمام ہوا ذکر خلفاء و مستفیدان اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کا مخفی نرہے کہ حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ نے مجھکو طریقہ قادریہ مین اجازت عطا فرمائی اور شجرہ قادریہ عنایت فرمایا وہ بلفظہ درج ہوتا ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی صاحب معراجک و اشرف مخلوقاتک و افضل موجوداتک و اکرم انبیائک و علی آلہ واصحابہ اجمعین محبوب حضرت رب الارباب حضرت رحمۃ للعالمین رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حضرت امیر المؤمنین علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ حضرت خواجہ حسن بصری حضرت حبیب عجمی حضرت داود طائی حضرت معروف کرخی حضرت سری سقطی حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی حضرت ابوبکر شبلی حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی حضرت شیخ علی ہنکاری حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزمی حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم میران محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حضرت شیخ عبدالرزاق حضرت شیخ شرف الدین قتال حضرت شیخ عبدالوہاب حضرت شیخ بہاء الدین حضرت سید عقیل حضرت سید شمس الدین صحرائی حضرت سید ابوالحسن حضرت سید گدا رحمن حضرت سید شمس الدین عارف محمود ذکریا حضرت سید گدا رحمن ثانی حضرت شاہ فضیل حضرت شاہ کمال حضرت شاہ سکندر حضرت امام ربانی قیوم زمانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

خلفائی	آبائی
حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم	حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید

ملقب بحضرت ایشان حضرت حجۃ اللہ
خواجہ محمد نقشبند ثانی حضرت قیوم زمان
قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر حضرت محبوب اللہ
خواجہ ضیاء اللہ حضرت حبیب خلاق
شاہ محمد آفاق احمدی رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین

حضرت دلیل اللہ عبد الاحد حضرت
محمد نقی قدس اللہ سرہ العزیز

برادر عزیز مولوی تجمل حسین [illegible]

خواجہ بہاء الدین
منم گدای در
۱۲۹۳

مسکین محمد بہاء الدین احمدی دہلوی

برادر عزیز مولوی تجمل حسین در طریقۂ قادریہ داخل کردہ شد عاقبتش بخیر باد

المرقوم ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ

اور طریقہ بیعت یوں ارشاد فرمایا کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما ہاتھہ اللہ کا اوپر ہاتھہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا اور وہی ہاتھہ حضرت علی مرتضی کے ہاتھہ پر آیا اور وہی ہاتھہ حضرت میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی کے ہاتھہ پر آیا اور وہی ہاتھہ اوپر ہاتھہ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی آیا اور وہی ہاتھہ حضرت خواجہ بہاء الدین کے ہاتھہ پر آیا یہ وہی ہاتھہ تمہاری ہاتھہ پر آیا اور تمکو بیچ طریقۂ قادریہ شریف کے داخل کیا تمنی قبول کیا اور وقت بیعت کرنیکی مرید سے کلمۂ طیبہ اور پانچوں کلمہ پڑھاوے اور آمنت باللہ اور استغفار پڑھا کر بیعت کرے فقط

باب چوتھا ارشادات متفرقہ مین حضرت قبلہ رضؓ کے

شعرزبانی مولوی محمد حسین صاحب

افسوس دلا کہ دوستداران رفتند	سیمین بدنان و گلعذاران رفتند
چون بوی گل آمدند بر باد سوار	در خاک چو قطرہ ہای باران رفتند

ایضاً دیگر از حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب

یہ وہ باغ دنیا ہے بے بقا کہ خزان ہے جسکو لگی ہوئی
اسے دیکھتا تو ارم کو چل جہان تام کو بہی خزان نہین

اشعار فرمودۂ حضرت قبلہ رضؓ

ای دل تو دمی مطیع سبحان نشدی	وزخوی بد خویش پشیمان نشدی
زاہد شدی و شیخ شدی دانشمند	اینجملہ شدی ولی مسلمان نشدی

جب آپکے سامنے طبیب آجاتے تہے تو بہت خوش ہوکر فرماتے کہ ہماری نبض دیکہو جب وہ دوا دیتے یا نسخہ لکہدیتے تو پہر عذر فرماتے کہ یہان بہت دوائیان لوگون نے بہیجی ہین مگر ہم نہین کہاتے ہین گویا اشارۃً اپنے توکل کو ظاہر فرماتے تہے اور مرض اور صحت کو بسبب مقام رضا اور تسلیم کے یکسان سمجہتے تہے پہر فرماتے تہے

نبض میری دیکہہ کر کہنے لگا سازطبیب	مرگیا مارا ہوا مجنون اسی آزار کا

اشعار دیگر

خدا سر دے تو سودا دی تری زلف پریشانکا	جو آنکھین ہون تو نظارہ تیری سنبلستانکا
تا کے از خلق اسیر غم بیہودہ شوی	از ہمہ رو بخدا آرکہ آسودہ شوی
جامی از فقر نسیمی بمشامت نرسد	تا خوش از بودہ و غمناک ز نابودہ شوی
با ترک تعلق نفسے یار نشو	زین بار گران دمے سبکسار نشو

آپ اپنے مرض الموت مین یہ چند اشعار پڑہتے تہے جسکو ایکدوست نے لکہا تہا کہ وہ حاضر تہے

فسہل یا الٰہی کل صعب	بحرمۃ سید الابرار سہل
سرم خاک رہ ہر چار سرور	ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

مولوی عبد المنعم صاحب مہتمم مدرسہ چاٹگام ارادتمندان حضرت قبلہ سے ہین اونکو حضرت قبلہ نے لفظ قرآن کے معنی ارشاد فرمائے دعوت کی چہٹہی اور ایکبار بہشت کا ترجمہ مہمانخانہ فرمایا

نہ ہوای باغ سازد نہ کنار کشت مارا	تو بہر کجا کہ باشی بود آن بہشت مارا
نہ شگوفہ ام نہ برگم نہ درخت سایہ دارم	ہمہ حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت مارا

ارشاد ہوا کہ دیکہو میان تجمل حسین کیا اوسکی قدرت ہی کہ ان دونون آنکھون مین تمام آسمان سماجاتا ہے باوجودیکہ کتنی چہوٹی آنکہہ ہے اور کتنا بڑا آسمان ہی ایک روز فقیر نے خدمت عالی مین عرض کیا کہ آپ لوگ باوجود قرب الٰہی کے مقروض اور پریشان رہتے ہین

فرمایا کہ نفس بسبب مقروض ہونیکے خاکسار رہتا ہے۔ آج کئی روز
ہوئے کہ جناب حافظ فرزند علی صاحب اسٹیشن پر ملے حیدر آباد جاتے تھے
ہمنے اونسے پوچھا کہ جناب مولانا قدس سرہ نے شاہ غلام علی صاحب سے
بہی توجہ لی تہی یا نہین اونہون نے کہا کہ جب وارثان شاہ غلام رسول صاحب
کانپوری نے دعوا کیا کہ ہمارے یہانسے حضرت کو استفادہ تہا تو ہمنے
حضرت قبلہ رض سے دریافت کیا آپنے فرمایا کہ شاہ غلام رسول صاحب سے
اور ہمسے برتاو دوستانہ تہا اس وجہ سے جب ہم کانپور جاتے تہے تو اونکے
ہان اوترتے تہے اور ہمنے بجز حضرت شاہ محمد آفاق رض کے کسی سے توجہ
نہین لی البتہ دہلی مین حضرت شاہ غلام علی صاحب کے ہان گیا تو آپ نے
اپنی مسند پر بٹھلایا اور فرمایا کہ مینے آجتک سوای حضرت شاہ محمد آفاق رض
کے اسپر کسی کو نہین بٹھلایا بعد ازان توجہ دی فقیر سے بہی حضرت نے
ذکر توجہ کا فرمایا تہا ایسا ہی مولانا محمد علی صاحب کے خط سے معلوم ہوا
اور جسوقت کہ مہتمم مطبع نظامی نے درود معظم و مکرم چہاپا تہا حضرت قبلہ رض
کو خلیفہ کرکے لکہا تہا نور میان نے عریضہ اسکے دریافت مین لکہا تہا
اوسکے جواب مین ارشاد ہوا کہ غلط ہی مجہکو بجز حضرت شاہ آفاق رض کے
کسی سے اجازت خلافت نہین ہے مولوی محمد حسین صاحب مدرس بہوپال
سے معلوم ہوا کہ وہ درس حدیث مین حضرت قبلہ رض کے حاضر تہے یہ حدیث

آئی کہ ایک صحابی فرماتے تھے اللھم ارحمنی و محمدا ولا ترحم معنا احدا آپ نے فرمایا کہ صحابہ حسد بغض وغیرہ سے مبرا تھے یہ کلام اونکا بسبب غلبۂ محبت کے تھا حضرت قبلہ رض سے جب ذکر صحابہ اور اہل بیت کا آیا تو آپنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ بیان کر کے فرمایا کہ بعض اہل علم کے نزدیک حضرت عائشہ رض کو سب پر فضیلت ہے۔ دربارہ تعزیہ داری کے ایک استفتا حضرت قبلہ رض کی خدمت مین آیا اوسپر آپنے یون لکھدیا تھا درین باب گفتگو نباید کرد مقام ادب ست۔ بعض تافہمون نے اس سے اجازت تعزیہ داری کی مفہوم کی چنانچہ ارباب مونگیر نے پھر استفتا اس بارہ مین حضرت قبلہ رض کی خدمت مین ارسال کیا آپنے اوسپر یون تحریر فرمایا ما امور مذکورہ را قائل نیم ہر چہ خلاف سنت ست بدعت ست الحاصل حضرت قبلہ حسب استعداد ہر ایک کے ارشاد فرمایا کرتے تھے اوسی سے فیض اوسکو ہوتا تھا۔

بہار عالم حسنش دل و جان زندہ میدارد	برنگ اصحاب صورت ببوار باب معنی را

ایک مرتبہ مونگیر کے ایک مولوی صاحب لکھنو تشریف لائے اونپر محبت اہلبیت غالب تھی فقط ذکر شہادت امام حسین علیہ السلام پر رو دیتے تھے اور اسی اثنا مین مرثیہ خوانی بھی ایک رئیس کے مکان مین ہوئی محرم کا دن تھا دسوین تاریخ کربلا کو چلے تو مولوی صاحب بھی ساتھ چلے اور اس

دعوی کے ثبوت مین حافظ عبد الستار صاحب تاجر کتب شاہد ہین
خدا کی قدرت کہ دو چار ہی روز مین حافظ صاحب کلکتہ کی واپسی
مین مونگیر مین اوترے ہمنے اونسے پوچھا اونہون نے اوسکی
حقیقت بتائی کہ یہ غلط ہی کہ تعزیہ کے ساتھہ ساتھہ چلے مگر اتنا البتہ
ہوا کہ بعد نماز ظہر جلد بند کے مکان پر تشریف لیگئے تہے واپسی مین سڑک
پر تعزیہ چلے جاتے تہے اور اہل تشیع پیٹتے روتے چلے جاتے تہے
آپنے فرمایا کہ آج ہی کا دن ہی کہ صاحبزادہ و نبیرہ پہ مصیبت ہوئی
آنسو چند قطرے چشم مبارک سے نکلے تہے فرمایا کہ اگر اہل تشیع
محبت سے روتے پیٹتے جاتے ہین تو کیا بعید ہے کہ اللہ انکو بخشدے
پہر آپ اپنے ڈیرے مین لوٹ آئے **ایضاً** ایک مرتبہ مراد آباد کی مسجد
مین مولوی عبد الکریم صاحب ابو داؤد جو علم حدیث مین بڑی کتاب
ہے پڑہ رہے تہے ذکر بدعت کا آگیا ہمنے عرض کیا کہ تعزیہ داروں کا
کیا حال ہے حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فاسق
اور جہنمی بیشک ہین پہر عرض کیا کہ چہلم و سوم جو آجکل مسلمانون مین
رواج ہے بدعت ہی یا نہین فرمایا کہ بیشک بدعت ہی راقم کہتا ہی
کہ نفس طعام میت کے لیے چوتہے روز یا چالیسوین روز بخیال ثواب
رسانی کے جائز ہے اور بخیال پابندی رسم یا اوسی دنکو ثواب سمجہنا یہ بیشک

بدعت ہی حضرت کی تقریر مین سنت کا بڑا خیال تہا پہر بعد اوسکے راقم نے
عرض کیا کہ بعد انتقال حضور کے ہملوگونکا اجتماع آپکی مزار پر عرس کے لیے ہو
یا نہین یا یہ بہی بدعت ہی آپنے فرمایا کہ کچہ ضرور نہین ہے ہماری قبر پر
کوئی جمع نہو حضرت احمد میان صاحب نے فرمایا کہ تمام درویشونکا عرس ہوتا ہی لوگون کو
فیض ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ جب کوئی سنے کہ ہم مرگئے اوسیوقت الحمد اور
چار قل پڑھکر ہمکو بخشدے اوسوقت اوسکو فیض پہونچیگا راقم کہتا ہی
کہ حضرت قبلہ کو خیال سنت کا بہت تہا آپنے پیر کا عرس نہین کیا اور
نہ اونکے پیر نے اپنے پیر کا عرس کیا اس مسئلہ عرس مین دو سبب سے
بزرگون نے کنارہ کشی اختیار کی ہے اول یہ کہ اس عرس مین خلاف
شریعت باتین بسبب ہجوم خلق کے ہوجاتی ہین دوسرے یہ کہ اکثر
جاہل لوگ سجدہ کرتے ہین اور بوسہ دیتے ہین اور صدہا چراغ رکہنے لگتے ہین
قوالی ہوتی ہی ستار ڈہولک بجنے لگتی ہین دوسرا سبب کنارہ کشی کا
بزرگون کے یہ بہی تہا کہ اکثر بسبب خرچ کثیر کے نوبت سود پر روپیہ لینے کی
ہوجاتی ہے اور مہمان داری مین ہر وقت اوسکا خیال ہوتا ہے کہ کہان
کسکو جگہہ دین اور کسنے کہایا کسنے نہین کہایا غرض سب باتین تعلق اور
انتشار کی ہوتی ہین جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ نے اس قسم
کی کراہت عرس مین لکہی ہی ورنہ اگر احباب کو کہدیا کہ آج کہانا نہین کہانا

اور کچھہ قرآن خوانی ہوگی اور کوئی بات خلاف شریعت نہین ہوئی تو
پھر اسکے جواز مین کیا عذر ہے ایکبار مٹی کی رکابی مین جو حضرت کے یہان
کھانا کھلانیکا تھا معمول تھا مجکو نفرت معلوم ہوئی آپنے مکاشفہ سے
فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے یہان چینی کی رکابی مین کھانا مکروہ ہی
ایکمرتبہ ارشاد ہوا کہ میان تجمل حسین قرآن مین اللہ تعالی ایک جگہہ فرماتا
ہے لن ترانی اور دوسری جگہہ فرماتا ہے ولکن انظر الی الجبل
عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد فرمائین ارشاد ہوا کہ وہان ذات دیکھنا چاہا تھا
اوسکا انکار ہوا اور صفت دیکھلائی تجلی کا ترجمہ فرمایا کچھہ دیکھا کچھہ نہین
دیکھا تجلی کے معنے ایک یہی ارشاد ہوئے ع

فتنہ تنہا ز جمال تو نہ بر جان شد نیست	دانم از خوی تو صد رخنہ با یمان شد نیست

ارشاد ہوا کہ خاندان شاہ عبد العزیز صاحب مین کئی بزرگ تھے بعضے بانسبت
اور بعضے صالحین تھے شاہ عبد العزیز صاحب اور شاہ اسحق کو صالحین
مین سے فرماتے تھے اور شاہ عبد القادر صاحب کو بانسبت بتاتے تھے ہمنے عرض
کیا کہ بانسبت کے کیا معنے ہین ارشاد ہوا کہ بانسبت ہونا دل لگی تھوڑی ہے
بانسبت اوسکو کہتے ہین کہ اوسکو غفلت بہت کم ہوتی ہو اور اپنی ادنی
ہمت سے سب کام کر لیتا ہو ایسی ایسی باتین خاص لوگون سے
بولتے تھے ورنہ عام مولویون سے نسبت بمعنی مشہور شاہ صاحب مین

بدعت ہی حضرت کی تقریر مین سنت کا بڑا خیال تہا پہر بعد اوسکے راقم نے
عرض کیا کہ بعد انتقال حضور کے ہملوگونکا اجتماع آپکی مزار پر عرس کے لیے ہو
یا نہین یا یہ بہی بدعت ہی آپنے فرمایا کہ کچہ ضرور نہین ہے ہماری قبر پر
کوئی جمع ہو حضرت احمد میانصاحب نے فرمایا کہ تمام درویشونکا عرس ہوتا ہی لوگون کو
فیض ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ جب کوئی سنے کہ ہم مرگئے اوسیوقت الحمد اور
چار قل پڑھکر ہمکو بخشدے اوسوقت اوسکو فیض پہونچیگا راقم کہتا ہی
کہ حضرت قبلہ کو خیال سنت کا بہت تہا آپنے پیر کا عرس نہین کیا اور
نہ اونکے پیر نے اپنے پیر کا عرس کیا اس مسئلہ عرس مین دو سبب سے
بزرگون نے کنارہ کشی اختیار کی ہے اول یہ کہ اس عرس مین خلاف
شریعت باتین بسبب ہجوم خلق کے ہوجاتی ہین دوسرے یہ کہ اکثر
جاہل لوگ سجدہ کرتے ہین اور بوسہ دیتے ہین اور صدہا چراغ رکہنے لگتے ہین
قوالی ہوتی ہی ستار ڈہولک بجنے لگتی ہین دوسرا سبب کنارہ کشی کا
بزرگون کے یہ بہی تہا کہ اکثر بسبب خرچ کثیر کے نوبت سود پر روپیہ لینے کی
ہوجاتی ہے اور مہماندارین ہر وقت اوسکا خیال ہوتا ہے کہ کہان
کسکو جگہہ دین اور کسنے کہایا کسنے نہین کہایا غرض سب باتین تعلق اور
انتشار کی ہوتی ہین جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ نے اس قسم
کی کراہت عرس مین لکہی ہی ورنہ اگر احباب کو کہدیا کہ آج کہانا ہمین کہانا

اور کچھہ قرآن خوانی ہوگی اور کوئی بات خلاف شریعت نہین ہوئی تو
پھر اسکے جواز مین کیا عذر ہے ایکبار مٹی کی رکابی مین جو حضرت کی یہان
کہانا کہلانیکا تہا معمول تہا ہمکو نفرت معلوم ہوئی آپنے مکاشفہ سے
فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے یہان چینی کی رکابی مین کہانا مکروہ ہی
ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ میان تجمل حسین قرآن مین اللہ تعالی ایک جگہہ فرماتا
ہے لن ترانی اور دوسری جگہہ فرماتا ہے ولکن انظر الی الجبل
عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد فرمائین ارشاد ہوا کہ وہان ذات دیکھنا چاہا تہا
اوسکا انکار ہوا اور صفت دیکھلائی تجلی کا ترجمہ فرمایا کچھہ دیکھا کچھہ نہین
دیکھا تجلی کے معنے بلکہ یہی ارشاد ہوئے ہ

وانم از خوبی تو صد رخنہ با یمان شد نیست	فتنہ تنہا ز جمال تو نہ بر جان شد نیست

ارشاد ہوا کہ خاندان شاہ عبد العزیز صاحب مین کئی بزرگ تھے بعضے بانسبت
اور بعضے صالحین تھے شاہ عبد العزیز صاحب اور شاہ اسحق کو صالحین
مین سے فرماتے تھے اور شاہ عبد القادر صاحب کو بانسبت بتاتے تھے ہمنے عرض
کیا کہ بانسبت کے کیا معنے ہین ارشاد ہوا کہ بانسبت ہونا دل لگی تہوڑی ہے
بانسبت اوسکو کہتے ہین کہ اوسکو غفلت بہت کم ہوتی ہوا ور اپنی ادنی
ہمت سے سب کام کر لیتا ہو ایسی ایسی باتین خاص لوگون سے
بولتے تھے ورنہ عام مولویون سے نسبت بمعنی مشہور شاہ صاحب مین

بھی فرما دیتے تھے مگر نسبت جو درویشون مین مستعمل ہے خاص شاہ عبدالقادر صاحب مین بتاتے تھے ایک مرتبہ ہمنے عرض کیا کہ آجکل مجھکو قبض بہت ہے وہ بشاشت جو ابتدا مین تھی وہ نہین ہے فرمایا کہ انبیا اور اولیا کو تین تین برس قبض رہا ہے اور بی بی جب بوڑھی ہوجاتی ہے تو بجای مان کے ہوجاتی ہے یعنی وہ شب اول کے راز و نیاز کہان رہتے ہین معاملات وغیرہ بڑہ جاتے ہین مگر وہ لطف نہین رہتا ہے فرمایا کہ ہم یہان سے پانچسوکوس تک کے مرید کو توجہ دیتے ہین - ایک مرتبہ جناب مولانا لطف اللہ صاحب کانپور مین ملاقات کو حضرت مولانا صاحب قبلہ قدس سرہ کے پاس تشریف لائے آپ عبدالرحمن خان کے مطبع مین ٹھہرے ہوئے تھے مسلم شریف دیکھہ رہے تھے ایک حدیث پڑھی کہ یضربون مشارق الارض ومغاربھا ترجمہ اوسکا فرمایا کہ مارے مارے پھرتے تھے پورب پچھم پھر ذکر شروع ہوا کہ مفتی عنایت احمد مرحوم استاد مولانا لطف اللہ صاحب سمندر مین ڈوب گئے اسپر ارشاد ہوا کہ بولو وہ جو ڈوب گیئے وہ شہید ہوگیے ہمیشہ اونکے لیے حج خدا نے لکھدیا اور سب گناہ اونکے معاف ہوگیے مگر یہ بتاؤ کہ یہ قرض جو حق العباد ہے کیونکر معاف ہوگا پھر خود ہی فرمایا کہ ایک حدیث صحیح ہے کہ اللہ تعالی اوسکو بھی معاف کریگا اپنی رحمت سے اسقدر نالا مال کریگا کہ اپنا دعوی بھول جاویگا

۸۵ شاہ عبدالقادر صاحب علیہ الرحمۃ تیس برس تک مسجد سے حجرے میں یقیم رہے اور اکثر تنہائی میں رہتے تھے آپ بجز ایک تہبند کے کچھ نہیں رکھتے تھے جب غسل کرنے تھے تو اوسی ایک تہبند کو دہوکر پہنتے تھے لوگوں نے بہت کہا کہ ایک تہبند اور رکھیے مگر آپ نے فرمایا کہ سلسلہ اسباب کا بڑھ جاویگا ۱۲

۸۶ پانچسو کوس سے مراد کثرت ہے ۱۲

اور قیامت مین حج کا ثواب اوسکو ملیگا پھر مخاطب ہوئے کہ یہ بتاؤ بیت اللہ
کی زیارت تو ہوئی نہین مگر ہان اللہ پاک مسلّم بیت اللہ سامنے لاکر کھڑا کر دیتا
ہے کہ لو زیارت کر لو جناب مولانا لطف اللہ صاحب یہہ بھی فرماتے تھے
کہ ان شہید صاحب کو سایہ ملیگا اوس روز کہ کہین سایہ نہوگا بعد اوسکے
دو زانو بیٹھکر آنکھہ بند کر کے بڑے خوف اور ادب سے حدیث پڑہی کہ
چہرہ اونکا زرد ہو گیا یہانتک کہ عبد الرحمن خان پر خوف طاری ہوا میرا
ہاتھہ پکڑ کر کہا کہ اب یہان سے بھاگیے ہم دونون آدمی چپ چاپ کوٹھے سے
چلے آئے اور دلمین سمجھہ لیا کہ اصل محدث اور بزرگ پر اثر حدیث کا بہت سخت
پڑتا ہے۔ ایک دعا جو عنوان کتاب پر لکھی ہے یعنی اللھم انی اسألك
من فضلك الخ فرمایا کہ اسکے پڑہنے سے نسبت مین ترقی ہوتی ہے
ہمنے معنے نسبت کے پوچھے ارشاد ہوا کہ نسبت کے معنے لگاؤ ہین ایکبار
بوقت رخصت ارشاد ہوا

دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست	تا نہ پنداری کہ تنہا میروی

زمانۂ علالت مین کوئی صاحب حاضر ہوئے بہر تسکین اونکے فرمایا

عاشقانرا درد و غم حلوا بود	گرچہ با دیگر کسان بلوا بود

ایک روز ذکر محبت الٰہی کا آیا اور آپکو بڑی کیفیت طاری ہوئی فرمایا

بیکلی ایسی گیا ہی سونپ وہ گلرو مجھی	کل نہین پڑتی کسی کروٹ کسی پہلو مجھی

ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کریں تجھپر	مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں

ارشاد ہوا اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا جب ہمنے آہٹ پائی محمد رسول اللہ کا ترجمہ محمد صاحب جو سندیسے گئے ہیں تمہارے طرف یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوةِ الخ کا ترجمہ ای دہرمی لوگو جب سکروار کے پوجے کی پکار ہو تب من موہن کی یاد میں جھپٹ کر چلو اور چھوڑ دو کار و بار کو شاید کہ تمہارا بھلا ہو جائے درود کا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب کا دولارا اور پیارا محمد صاحب پر فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ کا ترجمہ فرمایا جب اونکا نور اجیالا ہوا۔ ایکبار مجھکو غفلت آگئی دیکھتا ہوں کہ بڑا مجمع اولیاء اللہ کا ہے اور صحن میں حضرت قبلہ مولانا قدس سرہ ٹہل رہے ہیں آپنے ہاتھ پکڑ لیا کہ کیا چاہتے ہو اندر مکان کے ایک بزرگ کو دیکھا اور عمدہ لمپ بیچ میں روشن تھا دوسرے دن پھر دیکھا کہ وہ مجھکو توجہ دے رہے ہیں بعد بیدار ہونیکے پندرہ منٹ تک سکر کی کیفیت طاری رہی حضرت سے پوچھا ارشاد ہوا کہ کبھی اپنی پیر کی صورت کو دوسروں میں دیکھتا ہے اور حقیقت میں پیر و مرشد ہے ٥

ہمہ شہر پر ز خوبان منم و خیال ماہے	چکنم کہ چشم بدخو نکند بکس نگاہے

وہ شجرہ[۲] جو نظم میں نور میاں نے چھپوایا تھا اوسمیں چند اشعار پر نشان دیکر فرمایا کہ پڑھا کرو ٥

بحق خواجۂ ما شاہ آفاق	نکر پر ز جرا حتہای عشاق

[۱] یعنی وہ تجلی جو حضرت موسیٰ ع کو ہوئی یہ اونکا مقدرہ تھا اسلیے اوسکو آہٹ کرکے تعبیر فرمایا ۱۲

[۲] ہمارے بعض احباب کو حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ وقت مصیبت اس شجرہ کو پڑھکر امداد مانگو اللہ تعالیٰ مصیبت دفع کر دیگا ۱۲

بامدادش زخود آزاد گردان	گرفتار خودم کن شاد گردان
تہیدستنیم از فقر و ریاضت	گنہگاریم بی زہد و عبادت
جمال مصطفے در سینۂ او	جلال کبریا آئینۂ او
بود ہر چند او خود بی نشانی	نشانی دارد از ہر خاندانی
نباشد درد ما را ہیچ درمان	مگر تیر نگاہ فضل رحمان

ہمنے جواز قیام مولد شریف مین عرض کیا فرمایا کہ اگر کوئی محبت مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹہہ کہڑا ہو تو کہڑا ہونی دو مت روکو۔ ایک مرتبہ ترجمہ قرآن شریف کا ہو رہا تہا اوس مین متقیون کا بیان آیا حضرت قبلہ قدس سرہ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمایا کہ خدا نے بہ سبب تقوی کے ایسا مرتبہ دیا تہا کہ آپکے جلسہ درس مین ایک طالب العلم کو حاجت پایخانہ کی ہوئی اور بڑا صاحب غیرت تہا آپنے اپنے کشف سے دریافت کرکے ایک بیغیرت طالب العلم کو فرمایا کہ چلے جاؤ پایخانہ پہر آؤ اسکے پیٹ کا پایخانہ اوسکے پیٹ مین چلا گیا اور پہر دوسری مرتبہ پیشاب معلوم ہوا آپنے بکرے کیطرف خیال کیا اوسکے پیٹ مین چلا گیا ہمنے عرض کیا کہ حضرت اس قسم کے مراتب کیونکر حاصل ہون آپنے فرمایا محض فضل اللہ کا درکار ہے بغیر عنایت اوسکے کچہہ نہین ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ توکل اور قناعت کا

ذکر آیا فرمایا کہ ایک روز خانقاہ مین حضرت شاہ محمد آفاق علیہ الرحمہ
کے کھانے کو نہین تھا داروغہ نے عرض کیا کہ حضرت آج کچھ کھانے کو
نہین ہے شاید تین بار کہا بعد اوسکے آپ مسجد جانے لگے راہ مین ایک
گھانس تھی آپنے فرمایا اسکو پیسے پر گھس ڈالو یہ گھانس کہتی ہے کہ ہم
سونا بنا دیتے ہین مگر پھر اسکو نہ چھونا چنانچہ داروغہ نے اوسپر گھس دیا
سونا ہوگیا بازار سے سودلے آئے۔ شعر فرمودۂ حضرت قبلہ رض

ای محمد ترے در سے یہ کہان جائے غریب	پادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری

ایکبار مدرس کانپور آپکی خدمت مین پہونچے آپنے حسب عادت پوچھا کہ کیا
پڑھاتے ہو اونہون نے سب علمون کا نام بتایا معقول کو زائد بتایا
آپنے فرمایا کہ منطق کے زیادہ پڑھانے مین قلب سیاہ ہوجاتا ہے
حدیث فقہ پڑھایا کرو دیکھو اگر کسی کو آنکھہ ہو تو ہم بتاوین اور دکھاوین
کہ مولوی عبدالحی مرحوم کی قبر مین کیا حالت ہوئی کہ قبر اونکی منور ہے
بسبب ہدایہ کے حاشیہ لکھنے کے اللہ نے اونکے تئین اسدرجہ مین کیا ہے
قاضی مبارک کی قبر کو دیکھو کہ معقول کے اشتغال سے کیا حالت ہوئی

علمِ معقولات علمِ اشقیاست　　علمِ منقولات علمِ انبیاست
گر باستدلال کارِ دین بودی　　فخر رازی رازدارِ دین بودی

کسی نے حضرت کی مجلس مین شاہ وارث علی صاحب کی شکایت کی کہ نماز نہین پڑھتے ہین

اور طوائفون کو مرید کرتے ہین پہر کسی نے کہدیا کہ مولوی تجمل حسین بہی انکی
معتقد ہین آپ خفا ہوئے مگر تنہائی مین بلاکر فرمایا کہ مجذوبون سے
بدگمانی نکرے اور اونکے پاس عرس مین جاؤ بہی نہین مجذوبون کے
پاس بیٹھنے سے نقصان ہونچتا ہے اور فرمانے لگے کہ وہ میرے پاس
آتے ہین تو نماز بہی پڑہتے ہین اور غور تو نکی تجلی پر جو اونکا دل آیا تو بہت
محبت پاک بہی ہوتی ہے بعض وقت اپنی ہی بی بی کی ساتھ اختلاط منع ہی
عرض کیا کہ کب حکم ہوا کہ حالت حیض مین مخالطت منع ہی غیر کے حسن کے
دیکہنے والے کتنے بہشتی ہوگئے اللہ جمیل ویحب الجمال مشہور ہے
غرض حضرت کی یہ تہی کہ توجیہ ہر مسلمان کے فعل کی کرے حاجی صاحب
موصوف فقط جمال کے نظارہ پر محض مظہر صفت آلہی سمجھکر متوجہ ہوئے
اور بواسطہ اسکے ذات حق مین ڈوب گئے تو کیا نقصان ہوا ایکمرتبہ
ہمنے عرض کیا حضرت یہ مسئلہ نسا ہی عجیب ہے یعنی تجلی حسن کی انپر ہے اور
اور مظہر صفت اسم الباطن کی بیشک ہین چنانچہ حضرت مجدد رض ہی لکہتے ہین
کہ جلوۂ محبوبیت انپر ہے حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ بہی جواب مین لکہتے ہین
کہ تجلی محبوبیت کی بیشک انپر ہے فرمایا ٹہیک ہی اور آپنے فرمایا کہ گھورا
مت کرو اچانا نظر پڑجائے تو کچہہ مضایقہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نظر مبارک جمال پر زوجہ زید بن ثابت کی پڑی تو آپنے فتبارک اللہ

احسن الخالقین پڑھا تم ہی پڑھ لیا کرو

ہرچہ گیرد علتے علت شود	کفر گیرد کاملے ملت شود
کار پاکان را قیاس از خود مگیر	گرچہ ماند در نوشتن شیر شیر
شیر آن باشد کہ اندر بادیہ	شیر آن باشد کہ اندر بادیہ
آن یکی شیر یکہ مردم میخورد	وان دگر شیر یکہ مردم میخورد
آنچنان دیوانگی بگسست بند	کہ ہمہ دیوانگان پندم دہند
ہمسری با انبیا برداشتند	اولیا را ہمچو خود پنداشتند

ایکبار ہمنے عرض کیا کہ حضرت اس زمانہ کے آدمی اعتراض کرتے ہین کہ حضرت مولانا کا سب عمل سنت پر ہے مگر مخلوق سے اسقدر بگڑنا کیسی سنت ہے آپنے مسکرا کر فرمایا کہ میان ادہر آؤ اور کان مین فرمایا کہ اوپر کے جی سے مین لڑا کا کرتا ہون اور ہمنے اپنے خالق سے پہلے ہی دعا کرلی ہے کہ جسکے لیے مین بد دعا کرون وہ دعا سمجھی جائے ورنہ ہجوم خلق سے نماز پڑھنا مشکل ہو دہقانی لوگ بہت تنگ کرین شعر نور میان صاحب

دیوانگی ہی اپنی ہی تجویز عقل سے	دانائیون سے ہنستے ہین نادانیون مین ہم
جا ہی خیال غیر کہ فرصت یہان نہین	ہین جلوۂ نگار کی مہمانیون مین ہم

راقم الحروف نے کتب تصوف مین دیکھا ہے کہ ہر ایک صوفیہ کرام کا مشرب مختلف ہوتا ہے مگر نسبت خاصہ مین اتحاد ہے ترجمہ مکتوب مین لکھا ہے کہ فیضان

شیخ کے لیے ہیبت کا ہونا بھی ضرور ہی جس مرید پر ہیبت اور ادب کا
غلبہ نہین ہے اوسکو بہت بڑا نقصان ہی مرید کو نفع نہین پہونچسکتا ہی
یہانتک کہ شیخ کے مصلی پر اپنی نماز نفل کو ادا نہ کرے آپنے جناب
احمد میانصاحب کی والدۂ مطہرہ کا ذکر فرمایا کہ وہ ایسی بزرگ تھین
کہ گھر مین ہم اور وہ بیٹھے تھے کہ تمام مکان مین خوشبو پھیلگئی اور
ان آنکھونسے بیداری مین پیغمبر علیہ السلام کو دیکھا بلکہ خوف سے
اندر کوٹھریکے گھس گئین وہ ایک بزرگ عورت تھین پچاس برس ہماری اور
اونکی سنگت رہی اسپر راقم کو کچھ وسوسہ دل مین آیا آپکو مکاشفہ سے
معلوم ہوا بڑے جلال مین آئے اور فرمایا کہ بعضی بات کہنے کی نہین
ہوتی کسی سے کہنا نہین اسطرح کا جملہ اکثر فرما دیتے تھے بہر کیف فرمایا
کہ درود کی کثرت وہ چیز ہے کہ جنابت کی حالت مین ہمنے حضرت کی زیارت کی
ہمنے عرض کیا کہ حضور نے اہل و عیال کو بذریعۂ نوکری چاکری کے
رزق پہونچایا ہے یا بذریعۂ توکل کے جواب مین اسکے آپنے فرمایا کہ ہمنے
کبھی نوکری نہین کی مگر جب مین دہلی گیا تو البتہ کتاب تصحیح کرنیکے لیے لوگ
کچھ مقرر کر دیتے تھے دو ڈھائی روپیہ کم و بیش مزدوری فرمائی۔ ایکبار
ارشاد ہوا کہ اب فرنگیون نے منی آڈر جاری کیے ہین پہلے یہ سب نہین تھے
مگر ہان ہمارے پیر و مرشد حضرت شاہ آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ لاؤ میان فضل رحمن تمہاری والدہ کو روپیہ پہونچا دین تین یا پانچ روپیہ فرمائے ظہر کے وقت اپنی کرامت سے والدہ صاحبہ کے پاس پہونچے اور آواز دیا کہ فلان شخص نے یہ روپیہ دیا ہے اور پہر آپ مسجد مین موجود تہے۔ ایکبار ہمنے عرض کیا کہ حضرت دس بارہ برس پہلے کہانیمین بڑا لطف آتا تہا اب یہان کے کہانیمین وہ لطف نہین آپ پر کیفیت غم کی طاری ہوئی اور آہ کرکے دیوار سے لگ گئے فرمایا کہ مجہکو چہوڑ کر چلی گئین میان اونہین کی برکت تہی وہ بزرگ تہین اور ہما اونکی ساتہہ کی نمازی تہجد گذار تہی فرمایا کہ گہرمین ہر وقت باوضو رہتی تہین اور پکانیوالی وضو سے پکاتی تہی۔ ایکبار بخاری شریف کا سبق ہوتا تہا بڑے بڑے لوگ اوسمین موجود تہے کسی نے پوچہا کہ وجود حضرت خضر علیہ السلام کا ثابت ہے یا نہین آپ نے فرمایا کہ اسمین بزرگون کا اختلاف ہے اور ہمنے ایکبار زیارت بہی کی ہے بیچ جنگل مین ہوکا تہا کہ ایک شخص سبز عمامہ باندہے کہانا لائے ایسا کہانا اور پانی نہین پیا تہا جب مین دہلی گیا تو اوسوقت کے بزرگون سے بیان کیا اونہون نے کہا کہ وہ سبز عمامہ باندہے خضر علیہ السلام تہے ہمکو بہت افسوس ہوا اور فرمایا کہ بعض بزرگ ایسے تہے کہ لطف توحید مین آکر فرماتے تہے کہ یا حضرت خضر اسوقت تشریف لیجایئے

ایک مرتبہ آپکی خدمت مین جناب حاجی وارث علی صاحب کی
شکایت آئی کہ خلاف شرع ہین فرمایا کہ میان کسیکو برا نہ سمجھو ایک کافر
مرگیا مگر باطن مین مسلمان تھا ہمکو خواب مین دکھلایا کہ مین خوش ہون
نہین معلوم کون کس حالت مین رہتا ہے رنڈیان تو مجھسے بھی مرید ہوئین
مگر بسر اوقات اپنی چرخی وغیرہ پر رکھتی ہین ہمنے عرض کیا کہ حضرت حاجی
صاحب کی مرید نڈیان تو ابتک ناچ کرتی ہین فرمایا کہ حرام کرتی ہین
سزا پاوینگی ظہر کے وقت سبق بخاری شریف کا پیش ہوا جب حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا تو ایک مولوی صاحب سے آپنے فرمایا
کہ تمنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا ہے اونھون نے کہا
کہ جی نہین آپکی جب شفقت ہوگی تو زیارت ہو جائیگی فرمایا کہ خدا کا
فضل چاہیے ہمسے کیا ہو سکتا ہے راقم کی طرف متوجہ ہوئے کہ کسی نے
خواب مین حضرت خضر علیہ السلام کی اس مجلس کے لوگون مین سے زیارت
کی ہے راقم نے عرض کیا کہ درود لقای حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آپنے
تعلیم فرمایا تھا پڑھ کر سورہا بجای حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضرت خضر
علیہ السلام کی زیارت ہوئی ارشاد ہوا کہ سچ ہی پھر عرض کیا کہ اس درود
مین کسی لفظ مین شبہہ تھا عریضہ بدریافت اوسکے بھیجا جواب سے
اوسکے محروم رہا۔ درباب درود کے ارشاد ہوا کہ جسقدر ہو سکے پڑھو عرض کیا

کہ حضور نے کونسا عمل عمدہ فرمایا ہے کہ اس درجہ کو پہونچے ارشاد ہوا
کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے سے ؎

اے محمد جان من بر تو فدا	آمدی از بحر وحدت خوش لقا

ایکبار ارشاد ہوا کہ گنگا اور جمنا دونون ایک بزرگ کا نام لیا کہ اونکی
ملاقات کو آئین تھین راقم کہتا ہے غالباً حقیقت گنگا اور جمنا آپ کے
پاس حاضر ہوئی ہون۔ ارشاد ہوا کہ ایکبار درمیان دہلی اور مرادآباد
کے ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی دہلی مین جب ہم پہونچے تو وہان
کے بزرگون نے کہا کہ تمسے حضرت خضر سے ملاقات ہوئی تہی ہمارے
اطراف بہار مین ایک مولوی صاحب بڑے خاندانی ہین اونکی نوجوان بی بی
کا انتقال ہوا اونکا مزاج خراب ہو گیا اور ہر وقت یہ خیال ہوتا تہا کہ
وہ چلی آتی ہین چنانچہ ایک چہار دیواری کھینچنے کا عزم ہوا تا کہ ہماری طرف
چلی نہ آوین بالآخر مرادآباد شریف پہونچے اور حضرت مولانا صاحب
سے کہنے نہین پائے تہے کہ خیال دل سے جاتا رہا پہر فرمایا کہ درود
بکثرت پڑہو کہ جو کچھ ہمنے پایا درود سے پایا اور درود یہ تہا اَللّٰھُمَّ
صل علی محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک۔ کسی نے آپکے سامنے
شکایت غیر مقلدین کی بیان کی کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ
بے ادبی کرتے ہین آپنے کمال رنج اور جلال مین فرمایا کہ انکو چھوڑا رافضی سمجھو

اور ہمیشہ جھگڑے اور مناظرے جو لوگ آپس مین مقلدین غیر مقلدین
کیا کرتے ہین تم ہرگز نکرنا قلب سیاہ ہوجاتا ہے شعر نور میان صاحب

نیو چھور سم و راہ اشقان ای مدرسے والو	معافی کا نہین کچھو واسطی پروانہ آتا ہے
لگا رکھا ہی دلکو ہی نے اپنی خانۂ تن مین	عجب روزن ہے جس سے جلوہ جانانہ آتا ہے
نہین میخانۂ الفت سی بہتر کوئی جا ای دل	سنا ہی ساقی کوثر کا یہان پیمانہ آتا ہے

کسی نے بیان کیا کہ خواب مین دیکھا ہی کہ آرہ کی جامع مسجد کے بیچ در مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہین مگر چہرۂ مبارک کی گوشت نہین ہی اور ہمنے بھی عرض کیا کہ ہمنے اپنے مکانمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسی حالت مین کہ آپکی روح قبض ہو رہی تھی اور صحابہ بھی کھڑے تھے آپنے فرمایا کہ آجکل جو آپس مین جھگڑا ہو رہا ہی اور حدیث و فقہ کے ساتھ بے ادبی کرتے ہین اسوجہ سے حضرت صلعم کو بڑا صدمہ ہی اُس مسجد مین امام شافعی رح اور امام اعظم رح تشریف لاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کیا ہوگیا سخت فتنہ برپا ہوا فرمایا کہ مین خود حنفی المذہب ہون اور احتیاط حنفیت مین ہی بڑے بڑے اولیاء اللہ مذہب حنفی مین تھے ایکبار آپنے حدیث کے فیضان کو فرمایا کہ شیخ عبدالحق محدث جہان حدیث شریف پڑھاتے تھے ایک بزرگ نے دیکھا کہ وہان انوار آسمان سے زمین تک نازل ہو رہے ہین دریافت کیا

تو معلوم ہوا کہ یہان درس حدیث ہوتا تھا اب وہان گنوار رہتے ہین مولوی نذیر حسین صاحب نے حضرت قبلہؒ کو بڑی تعظیم سے خط لکہا تھا اور اپنے بہانجے یا بہتیجے کو مرید کروانے بہیجا تہا اور لکہا تہا کہ یہ آپکے شوق مین حاضر ہوتے ہین درویشی کی تعلیم انکو فرمائیے آپنے اونکو مرید کیا اور اللہ کا نام بتلایا۔ ایک مرتبہ مسئلہ وحدت الوجود کا ذکر آیا حضرت سے عرض کیا کہ اس مسئلہ مین لوگ مجہکو بہت چہیڑتے ہین فرمایا کہ اس مسئلہ مین ہرگز خیال نکرو جو کوئی تمسے کہے اوسکو کہو کہ وحدۃ الوجود کے معنے یہ ہین کہ خدا اپنے وجود مین واحد ہے فرمایا کہ وہ وحدہ لاشریک ہے اور بیچون وبیچگون ہی اور فرمایا کہ آفتاب مین اور چراغ مین دونون مین نور ہے مگر آفتاب کی روشنی کو چراغ کی روشنی سے کیا مناسبت ہے یہ بہی فرمایا کہ تمام آسمان زمین مین اوسی کا نور ہے

خدا سر دی تو سودا دی تری زلف پریشا نکا	جو آنکہین ہون تو نظارہ ہو ایسے سنبلستا نکا
وہ زلفین کہولکر میرے جنازہ پر یہ کہتی ہین	مسافر پہنس گیا ہی دام مین شہر خموشا نکا
آرزو دارم کہ مہمانت کنم	جان و دل ای دوست قربانت کنم
گر کمر بندی بخدمت ہمچو مور	ملکہا بخشم سلیمانت کنم

وہ یگانہ ہے وہ یکتا اوسے کون دیکہہ سکتا

جو دوئی کی بو بہی ہوتی تو کہین دوچار ہوتا

کسی نے حضرت مولانا قدس سرہ سے پوچھا کہ حضرت شاہ محمد آفاق
قدس سرہ اس مسئلہ مین کیا فرماتے تھے آپنے ٹالدیا اور یہ فرمایا کہ خدا
ایک اور رسول برحق اسکے سوا کچھہ نہین فرماتے تھے نور میانصاحب
نے نقل کیا کہ ایک مجددی نے حضرت سے وحدت وجود و شہود کا
سوال کیا تھا آپنے فرمایا کہ ہمارے حضرت کے یہان ان باتون کا
ذکر نہین مسئلہ مسائل کا ذکر ہے فقط اسمین شک نہین کہ یہ دونون
مسئلہ مذہب اولیاء اللہ کے ہین ہماری فہم سے باہر ہین حقائق
کے مسئلہ مین مبتدی یکایک آپڑتے ہین باوجودیکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسکے لیے مبعوث نہین ایمان اجمالی کافی ہے عشق و محبت
حضرت حق سے پیدا کرنا البتہ اتفاقی ہے جناب حضرت شاہ
امداد اللہ صاحب سے مین جب مکہ معظمہ مین مثنوی پڑہتا تھا تو آپنے
ایک روز جوش مین آکر مسائل حقائق کو نہایت ادب کے لباس
مین بیان فرمایا کہ اکثر کی سمجھہ مین نہین آیا کیونکہ لوگ اسکے قابل نتھے
گویا نابالغ تھے صفات کے ظہور مین آپنے فرمایا کہ ہادی اگر کوئی
تشکل اختیار کرے تو یہی صورت امدادیہ وغیرہ اختیار کرے اور پھر
کچھہ حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدی کا ذکر آیا کہ مولانا شاہ عبدالغنی علیہ
الرحمۃ نے مدینۂ منورہ مین کسی اہل استفتا سے فرمایا تھا کہ شاہ امداد اللہ صاحب

سے بہی دستخط کروالو آپ کے پاس جب پہونچا آپنے پہلے معذرت کی
کہ ہماری استعداد اسکے سمجہنے کی نہین ہے جب اصرار ہوا تب آپکو غصہ
آگیا کہ حقیقت محمدی ہر حقیقت سے بڑہی ہوئی ہے ادنی نفس مومن
حقیقت کعبہ سے بڑھا ہوا ہے اور حدیث کا بہی مضمون ہی پہر جب
آپ پر حقیقت صلوٰۃ و صوم کہلے گی تو اوسوقت پہر اسکو سب پر بڑھاوینگے
یہ کہکر آپنے سکوت کیا ہان اوپر کے مسئلہ حقائق کے بیان کے وقت آپنے
یہ بہی فرمایا کہ اتنا کبہی مین نہین بولا تہا ہماری طرف اشارہ کرکے فرمایا
کہ انکی کشش نے اسقدر آج بلوایا بعد اوسکے ہند کے طالبونکی شکایت
بیان فرمائی کہ پہلے پہلے جب اس مسئلہ مین نیا آدمی آتا ہی چونکہ کوئی لفظ
اوسکو ملتا نہین کیونکہ یہ کیفیت ہی تب زندیق ہوجائیگا اوسکے خوف
سے اس مسئلۂ وحدۃ الوجود کے لیے کوئی لفظ مقرر نہین آپنے اوپر کی
تقریر کے ساتھہ یہ بہی فرمایا تہا کہ قرآن تام معنی کا ہی مگر اوس معنی کا
اس شکل مین ظہور ہوا مثلاً معنے الحمد کا ام امر یت تہا جب عالم خلق
مین آیا تو بصورت الف لام ح م دال کے ظہور ہوا اب اس لفظ کی بہی
عظمت ہوگئی اور قرآن کہلایا یہانتک کہ کاغذ جس مین ظہور لفظ
کا ہوا اوسکی بہی عظمت ہوئی فقط ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ صحابہ کا توکل
اس مرتبہ کا تہا کہ آٹھہ دن کے بھوکے تہے اور لڑائی سے واپس آ

گانووالون نے سمجھا کہ محمد صاحب کا لشکر بھو کا آتا ہی کھجوروں کو
لوٹ لینگے مگر جب یہ لوگ گانو پر پہونچے تو باوجودیکہ درختون مین کھجورین
بھری تھین مگر کسی نے نگاہ اوٹھا کر نہین دیکھا کیونکہ بغیر جہاد کے لوٹ
نہین کرتے تھے نفس کی غذا یعنی حرص سے بری تھے ایک مرتبہ فرمایا
کہ ایک درویش کی ملاقات کو ایک شخص آئے اونکے کوٹھون کی کھڑکیون
مین حسین حسین عورتین زیور سے مرصع کہ جھانک رہی تھین دیکھا انکو
کمال رنج ہوا بعد ملاقات کے یہ ذکر بھی کیا کہ آپ کے مکان کی عورتین
بڑی بے غیرت ہین کہ کھڑکی سے جھانکتی ہین درویش نے کہا کہ جائیے
دیکھیے اسمین کوئی عورت نہین مین اہل وعیال نہین رکھتا ہون جا کر دیکھا
تو کچھہ نہین تھا تب وہ سخت پریشان ہوئے درویش نے کہا کہ حورین
میری ملاقات کو بہشت سے آئی تھین انکو ہمسے محبت تھی تمکو بھی
میرے سبب سے نظر آگئیں آپ سے جب ہم لوگ اس قسم کی حکایت پر پوچھتی
تھے کہ یہ کیا نسبت ہے ہملوگو نکو کیسی حاصل ہوگی اوسکے جواب مین ہمیشہ
یہی فرماتے تھے کہ بغیر فضل آلٰہی کچھہ نہین ہوتا ہے سنا ہی کہ حضرت مجدد
الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت باقی باللہ رح کی ملاقات کو آئے تو بعض
لڑکے حضرت مجدد صاحب اور بعض حضرت باقی باللہ رح کے نماز مغرب کے
وقت کہ نماز جماعت سے ہو رہی تھی لڑکون نے کھیل شروع کیا کہ نمازیون

کے جوتے برابر کر کے رکھو ایک لڑکے نے کہا کہ اسطرح سے نہین
بلکہ دوزخی کے جوتے کو نیچے سیڑھی کے رکھو اور بہشتی کے اوپر رکھو بعد
نماز حضرت باقی باللہ رح نے خادم سے کہا کہ دو پیسہ کی روٹی ان بچون کو
بازار سے لاکر کھلادو جب کھلائی گئی وہ کشف جاتا رہا بتائیے کہ اون
بچون نے کون سی ریاضت کی تہی اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ بازار کی چیز
سخت مکروہ ہی اسیطرح جب شاہ امداد اللہ صاحب ہندوستان مین
حلقہ کر کے توجہ دیتے تھے تو ایک دہقانی کا لڑکا بہی بٹھلایا گیا اوسپر
مقام شہدا کھلگیا کتنے سر کٹے کٹے نظر آتے تہے وہ لڑکا چیخا اسکے افشا
پر ڈانٹ دیا گیا ایکدن ہمنے ذکر مراقبہ معیت و اقربیت کا کیا کہ اس زمانہ
مین لوگ نہایت فخر سے ذکر کرتے ہین کہ ہم لوگون مین مراقبہ معیت و اقربیت
وغیرہ کا ہوتا ہے اور تم لوگون مین کم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا وَاذْكُرْ
رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً پس یہ تو قرآن شریف سے ثابت ہے
ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ جو ذکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے
نکلا اوسکو سب پر فضیلت ہے جیسے اللہ الصمد پانچسو مرتبہ حضرات چشت
مین مقرر ہے کہ بعد ظہر کے پڑہے فرمایا کہ پڑہنا جائز ہے مگر قل ہو اللہ احد
الخ پڑہنا حدیث سے ثابت ہی اسکا فیضان اور قسم کا ہی ہمنے بعد وفات
حضرت قبلہ رض کے خواب مین دیکھا کہ آپ مسجد سے چلے آتے ہین اور

پیچھے پیچھے جناب احمد میان صاحب میلا کپڑا پہنے ہوئے مثل ماتم زدون کے
ہین فرمایا کہ سب پرسے مین آئے مگر تم نہین آئے یہانتک کہ آپ مقبرہ
مین چلے گئے اور خواب مین ہم روئے اور جواب دیا کہ حضرت اسلیے نہین آئے
کہ خدانخواستہ آپکی عظمت نہین تہی بلکہ اسلیے کہ حضور کا مزار دیکہا نہین
جاویگا فقط آخر مین مزار پر حاضر ہوا پہلے حضرت احمد میان صاحب
کی زیارت ہوئی ہم وہ لپٹ کر خوب روئے ہ
کشتۂ عشق دارد نگذارد بدینسان بجنازہ گرنیائی بمزار خواہی آمد
ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ کسی کا مرید اگر کسی دوسرے مشائخ کے پاس جاوے
جو شیخ اول سے دونون تعلق رکہتے ہون تو شیخ کا فیضان بواسطہ
اسکے آتا ہے چنانچہ ایکبار جناب مولانا احمد حسن صاحب نے جناب شاہ
امداد اللہ صاحب کو لکہا تہا کہ چونکہ آپ بہت دور رہتے ہین اور
حضرت مولانا صاحب قریب رہتے ہین اسلیے اگر آپکی اجازت ہو تو
مولانا مدظلہ سے بیعت و استفادہ کرین مجہسے بہی مولانا احمد حسن
صاحب نے حضرت مولانا رض سے کہلوایا تہا کہ مرید کرلین آپنے انکار فرمایا
بہرکیف جناب شاہ امداد اللہ صاحب نے مجہسے فرمایا کہ مولوی احمد حسن
صاحب سے کہدینا کہ جہان تمکو نفع ہو وہان سے حاصل کرو اور تمنے جو لکہا ہے
کہ جب ہم مولانا صاحب کے یہان پہونچے تو ایک تجلی نظر آئی وہ تجلی برقی تہی

اور وہ فیضان بصورت تجلی حقیقت مین شیخ اول کا تھا یعنی حضرت شاہ محمد آفاق
صاحب رض کا۔ آپنی تفکر کی بہت تعریف کی کہ منازل توحید اس سے بہت طے
ہوتے مین مثل اس آیت کے کہ ایۃ لھم الارض المیتۃ دوسرے والشمس
تجری لمستقر لھا فرمایا کہ ہر کس و ناکس سے ملنے جلنے مین عالم ہی
کیون نہو قبض ہو جاتا ہے ناجنس سے ہرگز نہین ملے فقیر کو بجز شاہ امداد اللہ
صاحب کے کسی سے ملنے کی اجازت نہین دی ایک بار ہمنے عرض
کیا کہ دنیا کی واسطے ہمکو دعا مانگتے شرم آتی ہی ارشاد ہوا کہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ
حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ شعر حضرت خواجہ بہاؤالدین صاحب دام برکاتہ
غریق بحر وحدت ام بگرداب در افتادہ ٭ ہزاران موج ازان
خیزد بہر موجش گرفتارم ٭ مولوی نور محمد صاحب مدرس فتحپوری فرماتے تھی
کہ ایکبار زمانہ قربانی کا تہا کہ ہم حاضر خدمت ہوئے اتفاق سے
کہانا آیا اور اوسمین گای کا گوشت بہی تہا فرمایا کہ آؤ یہ گوشت کہاؤ
کہ حلال ہے پہر دوسرے دن پنجشنبہ کا دن تہا کہانا آیا فرمایا کہ آجکے
دن بزرگان دین نے اسکے کہانے سے احتراز کیا ہے ایکبار
ہم مرادآباد شریف پہونچے ہم نے مقبرہ مین چارپائی اوسی جگہہ
تبرکا بچہائی جہان حضرت آرام فرماتے تہے بیس بائیس آدمی گورکھپور کے

حضرت کے مرید ہوئے مگر ہیبت سے کچھ ورد وظیفہ حضرت سے
پوچھ نہ سکے وہان سے آکر آپس مین قیل و قال کر رہے تھے ہمنے پوچھا
کیون بحث کرتے ہو انہون نے حال بیان کیا کہ ہم کچھ نہین پوچھ سکے
پھر ہمنے کہا کہ جس شخص کو جو بات پوچھنا ہو ہمسے پوچھے چنانچہ ہر شخص نے
مختلف باتین وظائف وغیرہ کی پوچھین ہمنے حسب حال ہر ایک کے
تعلیم کر دیا بہت نذر جمع ہو گئی حضرت احمد میان صاحب اور حضرت قبلہ رض
کو معلوم ہوا تو بہت خوش ہوئے۔ شاہ محمد مونگیری نے ہمسے بیان کیا
کہ حضرت نے علالت مین ایک مسئلہ شافعیہ پر عمل فرمایا جب ہم حاضر
ہوئے تو ہمنے عرض کیا کہ اس مسئلہ مین حضور کے عمل کرنے سے ہمکو
خطرہ ہوا حضرت نے فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی ہمکو زیارت ہوئی
فرمایا کہ تم بیمار ہو اس مسئلہ مین ہماری طریقہ پر عمل کر لو ہمنے کہا کہ بہت
اچھا آداب سوجہ سے ہمنے عمل کر لیا جب دوسری بار ہم حاضر ہوئے
تو پھر ہمنے اسی مسئلہ کو حضرت سے پوچھا کہ اس مسئلہ مین امام شافعی
رحمہ اللہ کو تفرد ہے اور قوی مسئلہ حنفیہ کا ہے فرمایا کہ اچھا ہوا تم آئی
ہمکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت ہوئی اور فرمایا کہ وہ لڑکا اس مسئلہ
مین حق کہتا ہے پھر ارشاد ہوا کہ ہمنے بسبب علالت کے عمل کر لیا تھا
اب بطریق حنفیہ ہمیشہ عمل کیا کرینگے اور راقم کو حضرت نے کلمات حضرت علی رض

اور وہ فیضان بصورت تجلی حقیقت مین شیخ اول کا تھا یعنی حضرت شاہ محمد آفاق
صاحب رضہ کا۔ آپنے تفکر کی بہت تعریف کی کہ منازل توحید اس سے بہت طے
ہوتے ہین مثل اس آیت کے کہ ایة لھم الارض المیتة دوسرے والشمس
تجری لمستقر لھا فرمایا کہ ہر کس و ناکس سے ملنے جلنے مین عالم ہی
کیون نہو قبض ہوجاتا ہے ناجنس سے ہرگز نہین ملے فقیر کو بجز شاہ امداد اللہ
صاحب کے کسی سے ملنے کی اجازت نہین دی ایک بار ہمنے عرض
کیا کہ دنیا کی واسطے ہمکو دعا مانگتے شرم آتی ہی ارشاد ہوا کہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ شعر حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ
غریق بحر وحدت ام بگرداب بے در افتادہ ؁ ہزاران موج ازان
خیزد بہر موجش گرفتارم ؁ مولوی نور محمد صاحب مدرس فتحپوری فرماتے تھے
کہ ایک بار زمانہ قربانی کا تھا کہ ہم حاضر خدمت ہوے اتفاق سے
کھانا آیا اور اوسمین گای کا گوشت بہی تھا فرمایا کہ آؤ یہ گوشت کھاؤ
کہ حلال ہے پھر دوسرے دن پنجشنبہ کا دن تھا کھانا آیا فرمایا کہ آجکے
دن بزرگان دین نے اسکے کھانے سے احتراز کیا ہے ایکبار
ہم مراد آباد شریف پہونچے ہم نے مقبرہ مین چارپائی اوسی جگہہ
تبرکا بچھائی جہان حضرت آرام فرماتے تھے بیس بائیس آدمی گورکھپور کے

حضرت کے مرید ہوئے مگر ہیبت سے کچھ ورد وظیفہ حضرت سے
پوچھہ نہ سکے وہان سے آکر آپس مین قیل و قال کر رہے تھے ہمنے پوچھا
کیون بحث کرتے ہو اونہون نے حال بیان کیا کہ ہم کچھ نہین پوچھہ سکے
پھر ہمنے کہا کہ جس شخص کو جو بات پوچھنا ہو ہمسے پوچھے چنانچہ ہر شخص نے
مختلف باتین وظائف وغیرہ کی پوچھین ہمنے حسب حال ہر ایک کے
تعلیم کر دیا بہت نذر جمع ہو گئی حضرت احمد میان صاحب اور حضرت قبلہ رض
کو معلوم ہوا تو بہت خوش ہوئے۔ شاہ محمد مونگیری نے ہمسے بیان کیا
کہ حضرت نے علالت مین ایک مسئلہ شافعیہ پر عمل فرمایا جب ہم حاضر
ہوئے تو ہمنے عرض کیا کہ اس مسئلہ مین حضور کے عمل کرنے سے ہمکو
خطرہ ہوا حضرت نے فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی ہمکو زیارت ہوئی
فرمایا کہ تم بیمار ہو اس مسئلہ مین ہماری طریقہ پر عمل کر لو ہمنے کہا کہ بہت
اچھا آداب سوجہ سے ہمنے عمل کر لیا جب دوسری بار ہم حاضر ہوئے
تو پھر ہمنے اسی مسئلہ کو حضرت سے پوچھا کہ اس مسئلہ مین امام شافعی
رحمہ اللہ کو تفرد ہے اور قوی مسئلہ حنفیہ کا ہے فرمایا کہ اچھا ہوا تم آئی
ہمکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت ہوئی اور فرمایا کہ وہ لڑکا اس مسئلہ
مین حق کہتا ہے پھر ارشاد ہوا کہ ہمنے بسبب علالت کے عمل کر لیا تھا
اب بطریق حنفیہ ہمیشہ عمل کیا کرینگے اور راقم کو حضرت نے کلمات حضرت علی رض

رضی اللہ عنہ سے ایسا کلمہ بہی فرمایا تہا جس سے ہمکو اپنے سید ہونیکا اور
اونکی محبت کا یقین ہو گیا ہمنے عرض کیا کہ اس کلمہ کو لکہدیجیے کہ قیامت
کے روز اسی کے ذریعہ سے بخشایش چاہینگے اسپر آپ بہت خوش
ہوئے اور ہمیشہ بعد اس حکایت کے بہت محبت سے پیش آتے تہے
یہانتک کہ ایکبار مجمع عام مین آپنے اپنی چار پائی پر مجھکو بٹھلا یا اسکے
بعد ایک بار شیخ احمد مکی صاحب سے آپنے فرمایا تہا کہ تم انسے بہی ملتے
ہو اونہون نے کہا محل مین رہتے ہین انسے کیونکر مل سکتے ہین اور باہر
بگھیون مین پہرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ یہ بادشاہ ہین ہم تم سب انکی
رعیت ہین بعد ازان آپنے بمقابلہ مولوی سلیمان صاحب وغیرہ کے ہاتہ
اوٹھاکر دعا فرمائی کہ الٰہی انکی بگہی اور جوڑی اور محل سب انکو ہمیشہ میسر رہے
بموجب وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے یہ سب لکھا گیا اور پورا سید
ہونا ہمارا اس سے واضح ہوا۔ ایکبار ہمنے وقت رخصت کے عرض کیا کہ کچہ
نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا واذکر اللہ عند کل شجر وحجر یہ اشارہ
طرف ذکر دائمی کے تہا اور کتاب حدیث نسائی شریف کو کچہ پڑھوا کر
مجھکو دیا اور فرمایا کہ ہر روز کچہ پڑہ لیا کرو یہ کتاب حضرت
کے دست مبارک کی صحیح کی ہوئی ہے ایک مرید نے حضرت قبلہ
سے عرض کیا کہ آپ کتابین دیکھا نہین کرتے اور ہر ایک سوال کا فوراً جواب

شافی فرما دیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مجھکو حضرت علی رضؓ خود بتلا جاتی ہین

وصل

باب ارشادات متفرقہ تمامی پر تہا کہ بعض روایات دیگر تحقیق مین آئین لہذا درج ہوتی ہین درر المعارف مؤلفہ شاہ رؤف احمد صاحب مجددی مشتمل بر ملفوظات حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ ہے اون ملفوظات مین یہ تذکرہ سر دفتر اولیاء اللہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کا نظر سے گذرا در تعریف حضرت خواجہ ضیاء اللہ کہ از اعاظم خلفاء حضرت قبلۂ عالم بودند فرمودند کہ ہر کہ دیدن نسبت مجددی مجسم خواہد حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ را بیند و نیز فرمودند کہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ در آخر شب گریہ وزاری میکردند و مردمان را زجر و تنبیہا بیدار میساختند و میگفتند کہ ای وای بر شما کہ دعوی محبت آلہی مینمائید و یار و محبوب شما بیدار ست و متوجہ بشما ست و شما خفتہ اید و غافل از و دعوی محبت شما دروغگو اید والا حال عاشقان این ست ع

مجنون بخیال زلف لیلی در دشت	در دشت بجستجوی لیلی میگشت
میگشت بدشت بر زبانش لیلی	لیلی میگفت تا زبانش میگشت

تذکرۂ اعلیحضرت شاہ آفاق رضی اللہ تعالے عنہ

ایکبار اعلیحضرت رضؓ کا اثنای سفر مین مکن پور سے گذر ہوا آپ مزار

شریف حضرت شاہ مدار رضی اللہ عنہ پر ایک ایک پہر مراقب رہتے تھے
کھانا اون دنون ترک ہوگیا تھا فقط اعلیحضرت رضؓ سے مولوی محبوب علی صاحب
دہلوی و مولوی نصیر الدین صاحب ثانی اور حضرات علما سے چار شخص اور
یہ سب لوگ ایکوقت مین مرید ہوئے ایک عورت نے اعلیحضرت رضؓ کی خدمت
مین اولاد کی درخواست کے آپنے اگال پان کا عنایت فرمایا وہ عورت
اگال وہین بوریے کے نیچے رکھکر چلی گئین پہر چار پانچ مہینے مین آئین
اور اولاد کی درخواست کی حضرت نے فرمایا بوریا اوٹہا کر دیکھو اونہون
نے بوریا اوٹہا کر دیکھا تو وہی اگال بچہ ایک بالشت کا بنکر رہ گیا تہا

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود	گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

شعر حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب خلیفہ اعلیحضرت رضؓ

چو خود فرمود در قرآن نفخت فیہ من روحی	بیقینم شد بحمد اللہ کہ من زان روح یزدانم

حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب علیہ الرحمہ

برادر خرد حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب آپکو بیعت و اجازت جناب
اعلیحضرت رضؓ سے تہی تعلیم تلقین حضرت خواجہ علاء الدین علیہ الرحمہ سے
پائی تہی آپ وعظ فرمایا کرتے تہے خود آپکا مدرسہ تہا درس حدیث و فقہ
و تصوف کا دیا کرتے تہے حلقۂ توجہ بہی ہوتا تہا اوائل مین تیس تیس
آدمی حلقہ مین بیٹھتے تہے حضرت کی گزران توکل پر تہی اور نواب چہتاری

آپ کی خدمت کیا کرتا تھا حضرت باقی باللہ رض کے مزار کے پاس سامنے
مسجد کے آپکے قبر شریف ہی۔ ایک شخص آپکو غائبانہ سخت و درشت کہا
کرتا تھا اور کسی بیشرع ننگے فقیر کا معتقد تھا حضرت سے جب کہا گیا
آپ ہنس دیتے تھے جب باصرار عرض کیا گیا فرمایا کہ اوسکو کسی طرح سے
یہان لے آو جب آپکے سامنے لائے اوسپر ایسی ہیبت طاری ہوئی
کہ فوراً مرید ہوگیا اور صاحب صوم وصلوٰۃ تمام عمر رہا کہتا تھا کہ جب
حضرت کو مینے حجرہ مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ کوئی شیر بیٹھا ہے ؎

ہیبت حق ست این از خلق نیست	ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

ایکبار پانچ چھہ آدمی آپکے مارنے کے قصد سے آئے جب سامنا ہوا تو
فوراً مرید ہوگئے ایک روز قریب عصر کے ایک پیر مرد حاضر ہوئے اور
بیان کیا کہ میرا لڑکا کہین چلا گیا ہے اوسکی لیے مین اور اوسکی والدہ سب
پریشان ہین حضرت رض نے فرمایا کہ اوسکو خدا لے آویگا عرض کیا کہ کچھہ پڑھنے کو
بتا دیجیے فرمایا کہ اپہا گیارہ بار درود اوپر پچیس بار سورۂ والضحی مع بسم اللہ اور
پچیس بار یہ دعا اللھم رد علی ضالتی پھر پچیس بار سورۂ والضحی مع بسم اللہ اور
درود گیارہ بار پڑہو صبح کو وہ صاحب آئے اور عرض کیا کہ شب کو عشا کیوقت
میرا لڑکا آگیا اور اوسنے بیان کیا کہ مین بائیس میل چلکر آیا ہون عصر کے
وقت میرا جی گھبرایا اور یہی خیال آیا کہ گھر کو چلو راستہ مین تیز رفتار ہوگیا تھا نتک

کہ اسوقت آن پہونچا - ایک مسماۃ نے اپنے فرزند کو آپکی خدمت مین بہیجا کہ میرا داماد خفا ہوکر چلا گیا آپ کچھہ وظیفہ بتلائین کہ وہ بغیر میرے بلائے خود چلا آئے حضرت نے فرمایا بعد نماز عشا کے دوسو بار پڑہو یا مقلب القلوب والابصار قلب قلبہ الی بالخیر اوسکے گھر کیطرف پڑہتے وقت مونہہ کرکے بیٹھنا اللہ تعالے اوسکو لے آئیگا اول و آخر درود اسمین بہی بتایا تہا صبح کو اوسنے کہلا بہیجا کہ حضرت کی برکت سے میرا داماد نماز کے وقت صبح کو آگیا اور مجھسے اپنی قصور کی معافی چاہی حضرت ملا احمد صاحب دہلوی علیہ الرحمہ خلفا اعلیحضرت رض سے تہے تہجد گزار اور جبتک طاقت رہی پنجگانہ نماز جامع مسجد دہلی مین ادا فرماتے تہے آخر عمر مین حج کو روانہ ہوئے اور جدہ سے پیادہ پا مدینہ منورہ گئے اور وہان سے بیت اللہ تشریف لائے جب حج کرکے دہلی مین آئے وہین انتقال فرمایا لوگون نے بعد تجہیز و تکفین کے کسی مقام پر ارادہ دفن کرنیکا کیا لیکن جب قبر کھودی گئی کوئی لاش نکل آئی اور ایک قبر بعد کھودنیکے ڈہا گئی پہر ایک قبر کھودی گئی اوسمین بہی لاش نکل آئی یہانتک کہ دن تمامی کے قریب آگیا آخر اونکی فرزند نے ظاہر کیا کہ انکی وصیت تہی کہ پائین مزار حضرت باقی باللہ رض کی دفن کرنا لیکن اونہون نے پہلے سے اسوجہ سے ظاہر نہین کیا تہا کہ تکلیف صرف کسیکو نکرنا پڑی بالجملہ وہان ایک شخص حاضرین سے تہے کہ اونہونے پائین مزار حضرت باقی باللہ رض کے زمین قبر کے واسطے خرید لی تہی وہ شخص بولے کہ مینے وہ زمین خدا کے واسطے انکو دیدی چنانچہ وہین آپ کو دفن کردیا علیہ الرحمۃ

باب پانچوان کرامات مین حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے

ایکبار ہم اور شاہ احمد سعید صاحب اور شاہ عبد اللطیف صاحب مونگیر سے
بعزم مراد آباد چلے راستہ مین آپسمین یہ مشورت ٹھیری کہ حضرت کو کیا نذر
کرین راقم نے کہا کہ یہ شال چادر جو آپکے والد نے آپکے عقد مین دی ہے
اسی کو پیش کرین اسکے عوض کوئی کپڑا دولائی حضرت کی مانگینگے بعد
پہونچنے مراد آباد شریف کے یہ سب مشورہ بھول گئے بعد مغرب کے
شاہ احمد سعید صاحب و شاہ عبد اللطیف پیر دبانیکو گئے آپنے وہی
ذکر نکالا اور فرمایا کہ بہت لوگ شال لاتے ہین مگر ہمکو روئی دار
کپڑے سے رغبت ہے کہ جاڑا جاتا ہے حیدر آباد سے کوئی شخص بہت کپڑے
شال کے پیر کے لیے لائے تھے مگر ہمنے پسند نہین کیا بعد اسکے حضرت قبلہ نے
نے اون دونون سے فرمایا کہ تمہارے مولوی صاحب کے پاس کیا دولائی
نہین ہے یہ دونون میرے شاگرد بھی ہین خیال انکار اہ کی تقریر کی طرف
نہین گیا جب لوگ حجرے سے آئے تب ہم طلب ہوئے پھر ہمسے بھی
فرمایا کیا دولائی تمہارے پاس نہین ہے عرض کیا کہ بوجہ بار سفر کے
جاڑے کی دولائی نہین لائے ہین مگر متعدد کپڑے از قسم شال وغیرہ
ہین ہان یہ تمنا تھی کہ حضور ہمارا دوشالہ قبول فرماوین مگر میرے دلمین

دولائی لینے کی تمنا تہی الغرض آپ دولائی بغل مین لیے ہوئے مسجد مین
تشریف لائے اور مجھے پکارا اور فرمایا یہ دولائی کو کسی سے بیان نکرنا اور ہمنے
بہت برس اسکو اوڑھا ہے بعد ازان ارشاد ہوا کہ اسکو اوڑہ کر امامت کیا
کرو اور مراقبہ کیا کرو اور ہمنے تمکو یہ خرقہ دیا یہہ بھی ارشاد ہوا کہ نجس جگہہ اسکو اور مکہہ
نجانا ایکبار چودہری حشمت علی صاحب مرحوم حضرت قبلہ کی خدمت مین
حاضر ہوئے اونکے ساتہہ پچاس ساٹہہ آدمی تہے اور ایک ہاتھی بہی تہا
حضرت نے بنیون سے خوراک عمدہ ہاتہی کیواسطے دلوادی اور یہ سب لوگ
مسجد مین آکر بیٹھے اوسوقت کہانا اوسقدر موجود تہا حضرت رضؓ کی والدہ
صاحبہ علیہا الرحمہ نے آپکو پکار کر کھانا دیا دو روٹیان اور دو کریلے تہے
آپنے چودھری صاحب کے سامنے رکھدیا اور فرمایا کھاؤ اونھون نے کچہہ تامل
کیا فرمایا کم ہے اس خیال سے نہین کہاتے ہو پہر رومال سے اوسکو ڈہانکدیا
اور رومال کے اندر سے نصف نصف روٹی اور نصف نصف کریلا اون
سب لوگون کو کہ پچاس ساٹہہ آدمی تہے بانٹ دیا بعد فراغ طعام کے
چودہری صاحب کو از بس تعجب ہوا عرض کیا رومال کو اوٹہا کر دیکھلون
آپنے فرمایا کیا مین منع کرتا ہون بالجملہ اونھون نے رومال کو اوٹہا کر دیکھا
تو دونون روٹیان اور دونون کریلے مسلّم موجود تہے چودہری صاحب کو
ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ بدن مین لرزہ آگیا ایسا ہی حضرت قبلہؒ نے

ایک مٹی کی بدھنے مین شربت بناکراون سب آدمیونکو پلایا اور شربت سے
وہ بدھنا ویسا ہی لبریز تھا ایکبار وزیر لکھنؤ پر عتاب شاہی ہوا وہ
ازبس متفکر تھے سیف الدولہ مرحوم کہ حضرت قبلہ سے عقیدت رکھتے تھے
اونھون نے وزیر صاحب سے کہا کہ اب کوئی چارہ کار نہین اندنون حضرت
لکھنؤ مین آئے ہوئے ہین انسے اگر التجا کیجیے تو یہ کام ہو جائے بالجملہ
وہ حضرت قبلہ رض کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض مطلب کیا حضرت نے
بشارت فرمائی بادشاہ نے وزیر صاحب کو بلاکر اعزاز بخشا وزیر صاحب
دو ہزار روپیہ نذرانہ لائے حضرت نے فرمایا روپیہ ہم کیا کرینگے تم اس
روپیہ کے قرآن شریف چھپوادو پھر آپ لکھنؤ سے چلے گئے اور ایک
برس کے بعد پھر لکھنؤ آنیکا آپکو اتفاق ہوا وہان قرآن شریف چھپے ہوئے
طیار تھے وزیر صاحب کو خبر ہوئی ایک اونٹ پر تمام جلدین قرآن کی
لدواکر اور بمزید انبساط ایک گھوڑا مع سازویراق ساتھ لیکر آئے اور نذر
کیا حضرت بہت خوش ہوئے اور وہان سے سندیلہ کیطرف روانہ ہوئے
اور سندیلہ تک سارے قرآن شریف بانٹتے آئے بلکہ اونٹ بھی دیدیا
اور محتاجونکو گھوڑے کا سازویراق تک تقسیم کردیا اور آخر مین گھوڑا
بھی کسیکو عطا فرمادیا مولانا محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت
قبلہ رض عالم سیاحت مین ایک گانوکے کنوین پر پہونچے وہان ایک لڑکا

پانی بہر رہا تہا آپنے اوس سے پانی طلب کیا اوسنے نہین دیا آپ زنخدان
مبارک عصا پر ٹیک کر کھڑے ہو گئے اوس کنوین مین جوش آیا اور سقدر
پانی نکلا کہ وہ لڑکا بہ گیا مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ حضرت
قبلہ رض کو عالم سیاحت مین ایک مقام پر دو شخص پیش آئے اونہوں نے عرض کیا
کہ ہمارا مقدمہ ضلع مین ہے اور آج ہمارے پاس سمن آیا کہ اسی تاریخ حاضر
کچہری ہو اور بُعد مسافت اسقدر ہے کہ آج ہم وہان کسیطرح پہونچ
نہین سکتے حضرت نے فرمایا آنکہین بند کرو اونہوں نے آنکہین بند
کرلین جب آنکہین کہولین تو کچہری کے دروازے پر کھڑے تھے مولوی
عبدالسبحان صاحب نے پٹنہ مین ابوسعید خانکی بیٹی سے خفیہ عقد کیا تمام لوگ
اونکی برادری کے اور اہل شہر اونکے درپے قتل کے ہوئے کیونکہ وہان
رواج نکاح ثانی کا نتہا اور اس سبب سے کہ اتنے بڑی رئیسہ سے کیون عقد کیا
حکام شہر بہی رنجیدہ تہے اور چاہتے تہے کہ کسی طرح وہ قید ہو جائین
اور ریاست پر قابض نہون مولوی عبدالسبحان صاحب نے اپنے ایک
دوست کو حضرت قبلہ رض کیخدمت مین واسطے استمداد کے بہیجا حضرت
نے مجمع عام مین فرمایا اگر اونسے نکاح کیا ہے تو کسی کی عداوت سی
کچہہ نہوگا لوگ خود شرمندہ ہونگے اور اگر نکاح نہین کیا ہی تو البتہ
تباہ ہوگا اللہ کی قدرت کہ لاکہون روپیہ اوسکے رشتہ دارونکا صرف ہوا

اور سب حاکم ایکدل تھے اور قسم قسم کے جھوٹے مقدمات خونریزی
وغیرہ کے اونپر قائم کیے گئے لیکن مولوی صاحب ویسے رہے مولوی
عبدالسبحان صاحب نے اوسی زمانہ مقدمات مین حضرت قبلہؒ کو
جلد تفسیر کبیر اور تبنبا کو بھیجی تھی آپکی خدمت مین پیش کی گئی تھوڑی
دیر آپ تفسیر دیکھتے رہے پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا
کہ تفسیر کبیر جو امام فخرالدین رازی نے لکھی ہے اس سے اچھا مین
لکھہ سکتا ہون یا نہین راقم متحیر ہوا کہ اسکا جواب کیا دون عرض کیا
کہ بیشک حضور بہی نکات علمی بیان فرماسکتے ہین مگر اس کتاب مین علوم
بلاغت وغیرہ ہین آپنے فرمایا ع

گر باستدلال کار دین بودی	فخر رازی راز دار دین بودی
علم منقولات علم انبیاست	علم معقولات علم اشقیاست

پھر ہوا ایسی چلی کہ ورق اوڑ گئے حضرت نے فرمایا کہ ورق پراگندہ
کو تم ملا سکتے ہو جب ہمنے اوراق کو جمع کیا تو فرمایا کہ اسکا مطلب بہی
بیان کرسکتے ہو اون اوراق مین سے سُوْرَۃٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا الخ
کو فرمایا کہ اسکے معنے کہہ سکتے ہو عرض کیا کہ ہمارے شاگرد طالب العلم
اسکے معنی مع تفسیر کہہ سکتے ہین فرمایا کہ اچھا کہو تمام علم ہمارا سلب ہوگیا
حتی کہ لفظ بہی سمجہہ مین نہین آتے تھے فرمایا کہ اسکی ترکیب ہی کہدو

آپ دست مبارک مونہہ پر رکھکر مسکراتی جاتی تھے ہمنے عرض کیا کہ یہ حضور
کی ولایت اور کرامت ہی ورنہ ہمارے شاگرد تفسیر بیضاوی کا مطلب
کہدیتے ہین حضرت قبلہ رض مقبرے مین آرام فرماتے تھے اخیر شب
قریب سحر کے ایک مرید آپکا مقبرہ مین گیا تو دیکھا کہ چارپائی پر لیٹے
ہین لیکن سر مبارک مونڈھے پر جدا رکھا ہی وہ گھبرا کر وہان سے مسجد
مین آئے اور بسبب خوف کے کسی پر ظاہر نکر سکے جب صبح کی اذان ہوئی تو
دیکھا کہ آپ مقبرہ سے باہر نکلے حضرت سے یہ واقعہ دیکھا ہوا اپنا عرض کیا
آپ خفا ہوئے اور فرمایا کہ ہرگز کسی سے نکہنا لیکن فلان شخص سے کہدیا
ہم مونگیر سے مراد آباد شریف کو آئے غم رہا کرتا تہا کہ ہر ایک کو مکہ مدینہ
جانیکا شوق رہا کرتا ہے ہمکو کیون نہین ہوتا ہی کیا ہمکو ایمان نہین ہے
حضرت مسجد مین تشریف لائے اور حسب معمول مولوی عبد الکریم صاحب
کو فرمایا کہ قرآن شریف لاؤ عبد الرحمن خان بھی تھے مجھسے کہین پوچھ بیٹھے
کہ اس لفظ کو قرای سبعہ نے کیسے پڑہا ہے ہمسے کب بیان ہو سکتا تہا آپ
خفا ہوئے کہ ہاے تمنے لکھا پڑھا سب چوپٹ کردیا اور فرمایا کہ ایسے
لوگونکو باندہ کر ہم یہ لفظ سنکر ڈرے کہ بد دعا کرتے ہین مسکرا کر فرمانے
لگے کہ اور نہین بس انکو باندہ کر مکہ مدینے بھیجدے خدا کی قدرت کہ اوسی
مہینے یا کچھہ کم وبیش مین راقم کو سفر حجاز پیش ہوا اور زیارت حرمین نصیب ہوئی

چودھری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ کہتے تھے کہ جب حضرت سندیلہ
مین تشریف لاتے تھے اوسوقت ایک مجذوب ننگے پھرا کرتے تھے ہملوگ
کمسن تھے مجذوب صاحب سے ہمنے کہا کہ اس مکان مین چلیے حضرت بسبب
سردی کی دولائی اوڑہے ہوئے دہوپ مین لیٹے تھے جب آپکی نظر پڑی
تو فرمایا کہ تمکو شرم نہین آتی ہی بڑے بیغیرت ہو او نکو ہوش آگیا اور کپڑا پہنا
پھر کبھی چودھری صاحب سے اور اونسے ملاقات ہوئی تو کہتے تھے تم مجھکو
ہوش مین لائے۔ **حضرت قبلہ** رضہ ایک مقام پر کھڑے تھے سامنے سی
ایک جنازہ نکلا آپنے لوگون سے پوچھا کہ جنازہ کسکا ہے عرض کیا کہ یہہ
ایک لڑکی جوان تھی اوسکا جنازہ ہے حضرت نے فرمایا یہ تو زندہ ہے
لوگون نے جنازہ رکھکر موتہہ کھولکر دیکھا تو سانس کی آمدورفت معلوم
ہوئی گھر لیگئے پھر وہ لڑکی اچھی ہو گئی ایک شخص آپکے معتقد تھے آپنے
خواب مین اونکو کچھہ پڑہنے کو فرمایا لیکن سالہا سال گزر گئے بسبب
موانع کے حاضر خدمت نہو سکے جب حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ مجھکو
کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ اتنے برس ہوئے ہمنے
تمکو بتلایا تھا اور وہی الفاظ پڑھکر سنائے جو خواب مین تعلیم فرمائی تھی
منجملہ کرامات آپکے یہ ہی کہ قریب چار لاکھہ آدمیون کے آپکے مرید ہوئے
ساٹھہ برس تک آپنے ارشاد فرمایا آپکے مریدون مین بہت سے علما و فضلا ہین

ازانجملہ چند حضرات کے اسمار درج ہوتے ہین جناب مولوی
لطف اللہ صاحب مدظلہ خود فرماتے تہے کہ مین مرادآباد مین حاضر
ہوا کہ آپ کا قلب نہایت صاف ہے ہماری ظلمت قلب سے فوراً مطلع
ہوتے اوسوقت ہمکو بڑی ندامت ہوتی اور فرمایا کہ ہمکو بیعت عثمانی
حضرت سے حاصل ہے اور مین اونکا مرید ہون پہر فرمایا کہ ایک روز
خواب مین دیکہا کہ آپ تخت پر بیٹھے ہین مسکراکر کسی سے فرماتے ہین کہ
لوگ کہتے ہین کہ یہ بہی ہمارے مرید ہین اور اشارہ مرید ہونے کا ہماری
طرف فرمایا مولانا عبدالکریم صاحب کہ فی الحال ساکن مرادآباد شریف
ہین اور مدت دراز حضرت قبلہ رض کی صحبت مین رہے ہے مولانا نورمحمد صاحب
مدرس اول فتحپور خلص مریدان حضرت قبلہ سے ہین مولانا حاجی سید
ظہورالاسلام صاحب مقیم فتحپور خواص مریدان حضرت قبلہ سے ہین
مولوی سعادت حسین صاحب مدرس کلکتہ انکے شاگرد سیکڑون
عالم ہین مولوی کمال صاحب مدرس پٹنہ انکے بہی صدہا شاگرد ہین
اور خود مولانا عالم علی مرحوم کے شاگرد ہین مولوی جان علی صاحب
محدث سنبہل مرادآبادی مہاجر مکہ معظمہ مولوی عبدالغنی صاحب
ساکن ڈمرانوان ضلع عظیم آباد پٹنہ مولوی حکیم علی حیدرخان صاحب
کہ بڑے مست و مدہوش اور قدیم ارادتمندون مین ہین اہل بیت کی محبت انپر

غالب ہے مولانا عبد الشکور صاحب ساکن ہرگانوان ضلع عظیم آباد
مولانا محمد عمر صاحب ولایتی مدرس اول مونگیر مولانا حکیم لطف الرحمن
صاحب فی الحال ساکن پٹنہ مولانا عبد الغنی صاحب مدرس اول
ریاست حیدر آباد انکے صدہا شاگرد ہیں مولوی ابو سعید صاحب
ساکن ایرایان مولوی عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی مشاہیر
علما سے ہیں مولوی امیر احمد صاحب مرحوم مولوی حفیظ اللہ
صاحب فی الحال ساکن پٹنہ مولوی ظہیر احسن صاحب نیموی مناظر صاحب تصنیف
مولوی مسیح الزمان صاحب شاہجہانپوری استاد نواب نظام حیدر آباد
مولوی جسیم الدین صاحب واعظ مولوی وحید الزمان صاحب
جامع معقول و منقول مولوی حکیم رشید النبی صاحب ساکن ضلع عظیم آباد
پٹنہ مولوی محمد حنیف صاحب مقیم کانپور مولوی عبد الحکیم صاحب
ساکن آرہ مولانا التفات احمد صاحب بسوہ فتحپوری مولوی نور الدین
صاحب پنجابی مولوی نور محمد صاحب ثانی مولوی قاسم علی صاحب
فرزند اکبر مولانا عالم علی صاحب مرحوم مولوی عبد السبحان صاحب رئیس پٹنہ
مولوی عبد الصمد صاحب مدرس دانا پور مولوی محمد ناظر صاحب
بہاری مولوی محمد رضا صاحب کانپوری مولوی رضا علی صاحب
بریلوی مولوی وصی احمد صاحب مدرس پیلی بھیت مولوی

عبد الغنی صاحب مرحوم بہاری اجلۂ علما سے تھے حضرت سے اجازت
رکھتے تھے صاحب تصنیف وارشاد تھے مولوی محمد علی صاحب
مرحوم مرادآبادی صاحب کلمات طیبات مولوی محمد علی صاحب رد مولوی
مولوی حکیم عظمت حسین صاحب کہ صحبت مین حضرت قبلہ رضؓ کے رہے
اور حدیث شریف پڑھی مولوی عین الدین صاحب مرحوم واعظ
مولوی لطف علی صاحب مرحوم عظیم آبادی اکثر علما اونکی شاگرد
تھے مولوی حیدر علی صاحب چاٹگامی مولوی عبد المنعم صاحب
سپرنٹنڈنٹ مدرسۂ چاٹگام مولوی سید ذوالفقار احمد
صاحب بھوپالی ادیب صاحب تصنیف ہین حافظ علی حسین صاحب
خوشنویس خط نسخ ونستعلیق کاتب کتاب ہذا سید محمد قاسم خلف مصنف کتاب ہذا
ہم جب حاضر خدمت ہوئے تو عرض کیا کہ یہ لڑکا ہمارا ہے دس برس کی اسکی عمر ہی
حضرت انس رضؓ نے دس برس کی عمر مین آنحضرت صلعم سے بیعت کی تہی اسکو بہی مرید
کر لیجیے اور دعا کیجیے کہ عالم ہوجائے حضرت قبلہ رضؓ نے سر پر ہاتھ پہیرا اور
فرمایا مرید ہوگئے اور مولوی ہون یا نہون مگر متقی ضرور ہوجائین
ایک روز حضرت قبلہ رضؓ نے ہمارے خطرہ پر مطلع ہوکر ارشاد فرمایا
کہ مین خدا نہین ہون میرا کام دعا کرنا ہے اور فرمایا خدا ہر جگہ ہی اوسی
سے معاملہ رکھو ہمنے عرض کیا بہت اچھا اور چار قدم چلے پھر آپنے مسکراکر

ارشاد فرمایا کہ سال مین دو مرتبہ آجایا کرو گندہی کی دوکان پر آنیسے
کچھہ نہ کچھہ بو آہی جاتی ہے اور جاؤ یہان آنیمین تمہارا کبھی خرچ نہین ہوگا
چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا ؎ گلے خوشبوی درحمام روزے * رسید
از دست محبوبے بدستم * بدو گفتم کہ مشکے یا عبیری * کہ از بوی دلاویز تو مستم *
بگفتا من گلی ناچیز بودم * ولیکن مدتے با گل نشستم * جمال ہمنشین
درمن اثر کرد * وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم * منشی منیر الدین صاحب
کہتے تھے کہ داناپور کے رئیس نے آپکو خط لکھا کہ ہماری لڑکی بہت بیمار ہے دعا
فرمائیے کہ صحت ہو آپکے پاس خط پہونچنے نہین پایا تھا کہ وہ لڑکی مرگئی
آپنے جواب خط مین لکھا کہ ہم اوسکے مغفرت کی دعا کرتے ہین نقل ہی
کہ جب چودہری حشمت علی صاحب مرحوم رئیس سندیلہ ملانوان مین تہے ہمراہ اونکے
چودہری نصرت علی صاحب بہی تہے یہ حضرت قبلہ رض سے مشکوۃ شریف
پڑہتے تہے ایک شب حضرت قبلہ رض نے چودہری نصرت علی صاحب سے
فرمایا کہ کل صبح کو یہان بہت شور و غل ہوگا کہ سندیلہ مین چودہری صاحب
کے مکان مین کوئی مرگیا ہے تو دیکھو سبق نہ چھوڑنا تمہاری چچی مرگئین
ہین اور کوئی نہین مرا ہے واقعی صبح کو کسی نے کہا کہ سندیلہ مین حادثہ
ہوگیا ہے ایک روز ہمنے عرض کیا کہ ہماری زوجہ آپسے غائبانہ بیعت
رکھتی ہین اونکی اطراف چشم سے ریم نکلتا ہے حضرت قبلہ رض نے یہ علاج ارشاد فرمایا

کہ کتھا پیشانی پر اور اطراف چشم پر لگاوین چلو اچھی ہو جاوینگی پھر ایسی علاج سے اچھی ہو گئین نماز عشا کا وقت تھا جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو حضرت نے تکبیر کا حکم دیا آپ بھی وضو کر رہے تھے پھر ایک بنیے نے عرض کیا کہ حسب الحکم ارہر کی دال حویلی مین بھیجدیا آپ نے فرمایا کہ بغیر قیمت طے کیے ہوے کے تو نے کیون بھیجا ہو آپ نے ہدایہ کا حوالہ دیا کہ اوسمین لکھا ہے کہ بغیر قیمت طے کیے کوئی چیز نہ لے کہ نزاع کا احتمال ہے اور تکبیر مسجد مین ختم ہو گئی مگر حضرت اوسکے جزئیات کو ہم سبھونکی تعلیم کے خیال سے وسیع فرماتے جاتے تھے اودھر ہمارا حال بسبب تاخیر تکبیر کے برا تھا آپ جب مصلے پر تشریف لائے تو عالمونکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اگر تکبیر ہو جائے اور مسئلہ ضروری پیش ہو تو مسئلہ کو طے کر لے کیونکہ تاخیر تکبیر سے معصیت نہین ہوتی اور یہ اسلیے کہدیا کہ انکو شیطان نہ بہکائے یعنی راقم کو بعد نماز کے مولوی نور محمد صاحب مدرس فتحپور نے ہمسے پوچھا کہ آپکو تردد تھا کہ کیون تاخیر کر رہے ہین ہمنے کہا کہ تردد کیا بلکہ بہت غصہ آرہا تھا اس مجمع مین قریب دس عالمونکے تھے ایک روز بڑا مجمع اہل علم اور غیر اہل علمونکا تھا آپنے باواز بلند فرمایا کہ وہ واجد علی شاہ بخشا گیا سب کو تعجب ہوا کہ ابھی مرنیکی خبر کلکتہ سے آئی نہین اتنے مین ہمنے عرض کیا کہ بہت سستا چھوٹا آپنے فرمایا کہ اونسنے مرنے سے پہلے توبہ کر لی تھی یا اللہ کا

فضل ہے جسکو چاہے بخشدے دو ایک روز کے بعد خبر آئی کہ اونکا
انتقال ہوگیا غالبًا وہی وقت ہوگا جسوقت یہان حضرت نے فرمایا تہا
راقم کو ایک شخص سے معلوم ہوا کہ قبل از انتقال عادت نماز و تلاوت قرآن
کی اونکو ہوگئی تہی رسالہ سب و شتم وصحابہ کا بہی چاک کروادیا تہا ؎

در راہِ خدا جملہ ادب باید بود	تا جان باقیست در طلب باید بود
دریا دریا اگر بکامت ریزند	از غلبۂ شوق تشنہ لب باید بود

ایک مرتبہ ابتدائی زمانہ مین بعد مغرب کے مجہپر گریہ طاری ہوا کہ حضرت قبلہ
سے بیعت تو کرلی مگر جلال اس درجہ کا ہے کہ بات کرنا مشکل ہے آپ اس
خطرہ پر آگاہ ہوئے اور خادم سے فرمایا کہ وہ جو مولوی صاحب آئی ہین
اونکو بلا وو وہ مراد آباد کے مولوی صاحب کو بلا لائے آپنے فرمایا انکو نہین
پہر دوسرے آئے یہانتک کہ نو یا دس مولوی صاحب آئی پہر آپنے فرمایا
کہ مونگیر کیطرف کے مولوی صاحب کو لاؤ مین سن رہا تہا حاضر خدمت ہوا
آپ سورۂ یٰس کے معنے مع تفسیر بیان کرنیلگے اور پہر اوسمین نکتے
اور لطائف بیان فرماتے جاتے تہے کہ کہو امام فخر الدین رازی نے
بہی ایسا بیان کیا ہے الغرض مغرب سے دس بجے رات تک بیان ہوتا رہا خلاف
عادت دس بجے رات کو نماز عشا ہوئی پہر فقیر کو بخوبی تسکین ہوگئی ؎

چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جلگیا	مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہین سو ہری رہی

جناب شاہ امداد اللہ صاحب قبلہ نے بوقت رخصت اجازت تعلیم
خاندان چشتیہ کی دیگر کتاب وظائف کی حوالے کی اور ایک عصا اور
ایک تسبیح عنایت کی راہ مین وہ عصا اور تسبیح دونون گم ہوگئے مولانا
صاحب کو کشف سے معلوم ہوگیا آپنے چلتے وقت مجھسے فرمایا کہ ہمارا
عصا لیلو کہ عصای پیر بجای پیر اور تسبیح بھی عنایت فرمائی رمضانخا
صاحب مرحوم سے روایت ہی کہ حضرت قبلہ رض نے فرمایا کہ مجھسے ہر مہینا
رخصت ہوکر جاتا ہے یعنی صورت مثالی اوسکی حاضر ہوتی تھی ایکبار
چند مجددی مسجد مراد آباد مین آئے آپ باہر آکر بیٹھے اور فرمایا کہ بوی
مجددی مسجد سے آتی ہے جب وہ لوگ نماز پڑھکر سامنے آئی آپنے
اونسے فرمایا کہ تین چیز جو میرے لیے لائے ہو دیدو اور ہاتھ بدنپر
ملکر اشارہ فرمایا کہ لاؤ ملنے سے اشارہ صابون اور عطر کیطرف تھا
جو وہ لائے تھے پھر ارشاد ہوا کہ کل ہم بھی آم کھلاوینگے
کئی ٹوکرے آوینگے چنانچہ واقعی صبح کو کانپور سے کئی ٹوکرے
آم آئے قاضی بشیر الدین قنوجی کہتے تھے کہ مولانا صاحب کا کشف
بہت صحیح ہی ہم مراد آباد مین مسجد کے اندر کسی عبارت پر دیر سے
اولجھ رہے تھے مولانا صاحب نے دور سے پکار کر فرمایا کہ میان بشیر الدین
کیا اس مقام مین اولجھ رہے ہو ادہر آؤ اسکا مطلب یہ ہی بس تشفی ہوگئی

قاضی صاحب مذکور کہتے تہے کہ ایک صاحب نوٹ اپنی جیب مین لیئے ہوے
باوجودیکہ حضرت کے لیے لائے تہے لیکن پیش کرنا بہول گئے تہے آپ فرمانے
لگے کہ اب یہ زمانہ آگیا کہ لوگ جیبونمین نوٹ رکہتے ہین اونکو یاد آگیا نوٹ
پیش کردیا حضرت نے بنئیے کو دیدیا۔ ظفریاب خان اکابر نیچریہ سے
تہے خواب مین جہنم کو دیکہا اور ایک بزرگ کہڑے تہے فرمانے لگے کہ اس
سے بچو گر جاؤگے اونہون نے یہ خواب مولانا لطف اللہ صاحب سے
بیان کیا اور اون بزرگ کی ہیئت بیان کی مولوی صاحب نے
فرمایا کہ یہ بزرگ مولانا صاحب قبلہ ہین اونکے پاس جاؤ وہ حاضر
خدمت ہوئے اور مرید ہوگئے مفصل قصہ اخبار نورالانوار مین چہپ چکا ہے
المختصر ایسا ہی ہر فرقے کے لوگ چنانچہ شیعہ وغیر مقلد و نیچری و وہابی
و بدعتی وغیرہ بلکہ اکثر ہنود و نصاریٰ آپ کے معتقد ہوئے اور
ہدایت پائی اگر تفصیل اسکی لکہی جائے تو ایک دفتر عظیم الشان ہو جائے
اور اکثر سجادہ نشین پورب و دکہن وغیرہ کے اور مشایخ دوسرے
خاندانون کے حاضر خدمت ہو کر فیضیاب ہوئے **شعر**

وہ کون ہے جو دل سے ترا مبتلا نہین　　کسکی زبان پہ یار ترا تذکرا نہین

والسلام علی من اتبع الہدیٰ والصلوٰۃ علی نبیہ سیدنا و مولانا
محمد خیر الوریٰ و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ و احبابہ دائما ابدا

خاتمة الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب مستطاب فضل رحمانی مؤلفہ
ومصنفہ حضرت حاجی حافظ مولانا سید شاہ تجمل حسین
صاحب بہاری دسنوی عظیم آبادی مدظلہ کہ از اعاظم خلفای
حضرت قطب الاقطاب محبوب رب الارباب سیدنا و مولانا
حضرت شاہ فضل رحمن صاحب آفاقی قدس اللہ روحہ
بفرمایش جناب معلی القاب نواب ابوالخیر مولوی سید نور الحسن خان صاحب
عرف نور میان صاحب دام اقبالہ در مطبع شاہجہانی واقع شہر
بھوپال باہتمام حافظ کرامت اللہ صاحب مہتمم مطابع ریاست و
بکتابت کلک جواہر سلک کاتب لائق ماہر خط نسخ و نستعلیق حافظ
علی حسین صاحب لکھنوی مطبوع گردیدہ نافع خاص و عام باد فقط

تاریخ طبع از کاتب کتاب ہذا

یہ فتاوی ظاہر و باطن کا ہے	جامع علم و ولایت ہی کتاب
لفظ ہین مفہوم قرآن و حدیث	کہل گیا ہی عالم معنی کا باب
از سر برکات آفاقی کہو +	فضل رحمانی چھپی کیا لاجواب

۱۳۱۵ ھ

صحت نامۂ کتاب فضل رحمانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۴	جانان پر	جانان پہ	۳۰	۱	نواب لکھنوی	نواب لکھنوبھی
۱۳	۷	قُل وَلَئِن	قُل لَئِنِ اجتمعت	.	.	،	شاگرد تہے
۱۵	۱۰	نبوت اور ولایت کہتے ہین	نبوت اور ولایت کہتے	۳۳	۳	کہ تمنے	کہ کیا تمنے
.	.	.	ہین نچھوڑنا	〃	۵	غفورالرحیم	غفور رحیم
۱۷	۱۴	اورنجباری	اونجیاری	۳۵	۵	مرقبہ	مراقبہ
۱۷	۱۶	شہر	شہرہا	۳۹	۱۲	اونکےبہی	اونکوبہی
۱۸	۱۶	نہین	نہین	〃	۱۶	خطرہ کے	خطرہ کا
۱۸	۱۶	کہ اورحضور	اورحضورنی	۴۳	۱۴	ملنے بوڑہا	مین بوڑہا
۱۹	۱۷	،	دیگر بالای شعر باید ۱۲	۴۴	۱۷	اون	اوسوقت اون
۲۰	۱۵	ہوا ہوگا	ہوا	۴۵	۴	سبز ہو	سرسبز سبزہ ہو
				۴۸	۳	ہے	ہین
۲۱	۱۶	جیکو	جہکو	۴۸	۱۰	نکتہ	نکات
۲۲	۸	ناریخی	تاریخی	۴۹	۲	اونکو	اونکو
۲۳	۱۶	کہان	کہان	〃	۱۱	اوسے	اونسے
۲۴	۶ حاشیہ	نانده	بانده	۵۰	۹	جاجی	حاجی
〃	۱۳	بین	مین	۵۲	۱۰	آمدشد	آمدوشد
۲۶	۱۱	کوئین	کوئی	〃	۱۱	فرقہ	ہرفرقے
۲۷	۷	چودہریان	چودہریصاحبان	۵۳	۴	بنہر	پتہر
۲۸	۷	حوآج	جوآج	〃	۱۶	گویا کہ آنکو خلوت در انجمن کا مضمون حاصل تہا	اسلیے کہ آپ پر محویت ونسیان ماسوا اللہ طاری ہوتا تہا
〃	〃	آج جویلی	آج حویلی				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۷	۱۰	جاہ جلال	جاہ وجلال
۵۹	۴	گاون	گانون
۶۰	۱۰	مطلاگ	مطلا
۶۱	۴	لے	نے
//	۹	دال	دل
//	۱۲	وجہ	وجہ کا
۶۳	۲	شاہ صاحب	دوسری قرینہ
۶۵	۸	حانان	جانان
//	۹	اولد	اولاد
۶۷	۷	کیطرف	کیطرف سے
۶۹	۳	برائیونپہ	برائیونپیر
//	۴	بروی	برروی
//	۷	دیگر	دگر
//	۸	العریض	اور
۷۰	۱۰	رحمہ اللہ	رحمۃ اللہ
//	حاشیہ ۲۴	داواند	دادہ اند
//	۱۱	خفی اور اخفی	خفی اور اخفی
۷۲	۱۰	جاشدہ	جان شدو
۷۳	۵	رگ پا	رگ وپے
//	۶	تگ پوی	تگ وپوی
۷۴	۱۷	مین	سے
۷۶	۵	سطرحیر	اسطرحپر
۷۷	حاشیہ پہلا سطر ۶	بلندی	بلندیے
۷۸	۳	کبارے	کبارکے
۸۰	۱۱	اللہ	اللہ رکھے
۸۳	۲	مطلع	اوسپر مطلع
//	۱۳	ملے	نہ ملنے
۸۶	۱	صبح	صبح
//	۹	تعلبم	تعلیم
۸۷	حاشیہ سطر ۱۰	بکا	کا
//	۱۲	سے	سے ہے
۸۹	۱۲	کرامات	کرامت
۹۰	۱	معذرت بخط جلی چاہیے	
۹۱	۱	رحمہ اللہ	رحمۃ اللہ
۹۲	حاشیہ ۳	اصحابہ	صحابہ
//	۱۵	طلبیدن	تپیدن
۹۶	۱۳	النس سے	النس
۹۷	۹	برقی کے طور	برقی طور
۱۰۰	حاشیہ ۴	علیہ رحمۃ	علیہ الرحمہ
//	۴	مراقبہ صرفہ	مراقبہ صرفہ
//	۸	۵	الخ
//	۱۳	خود	×
۱۰۱	۲	نہی اور	نہی راقم کہتا ہے کہ سیر اسما او

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
130	17	کہ نواسے	نواسے
132	17	اور اس	اور کہا کہ اس
134	12	دوسرے سبب	تیسرا سبب
135	3	کہلانیکا تہا	کہلانیکا
149	9	نہین	نہین ہوئے
150	1	خوف تہی	خوف ہوتا ہی
151	9	نہین رکہتا	نہین رکہتا
·	·	ہون	ہون نہ مکان
·	·	·	رکہتا ہون
153	5	فقط	فقط بعض
·	·	·	لفظ صریح کی راقم
·	·	·	گویا دنہین رہے
156	7	اونہون نے	اونہون ہی نے
·	·	کہا	کہا کہ یہ
164	5	بیٹی سے	بی بی سے
167	4	بیٹے تہے	بیٹھے ہوئے
·	·	·	مشکوٰۃ شریف
·	·	·	دیکھہ رہے تہے
168	تہا	مولانا عالم علی	حضرت مولانا
·	·	مرحوم	عالم علی محدث
·	·	·	دام برکاتہ
169	12	ساکن آرہ	ساکن بنگالہ

[illegible]

[illegible] مدعی ملین

[illegible] بخط شہر لعد

[illegible] کا بعد وبیا

[illegible] حال آچکا

[illegible]

[illegible] مطبوع

[illegible] مع

[illegible] مطلوب من طلب

[illegible] اک کے

[illegible]